اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُهَا

سلسلۂ نصابِ تعلیم تنظیم المکاتب

امامیہ دینیات

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

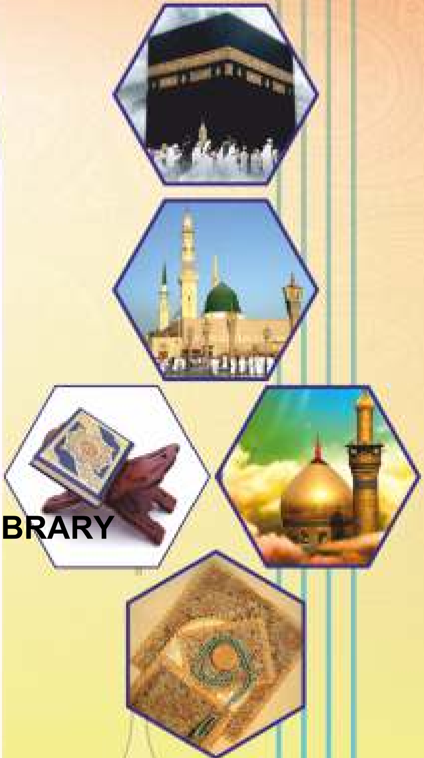

درجۂ چہارم

شایع کردہ

تنظیم المکاتب

ہندوستان

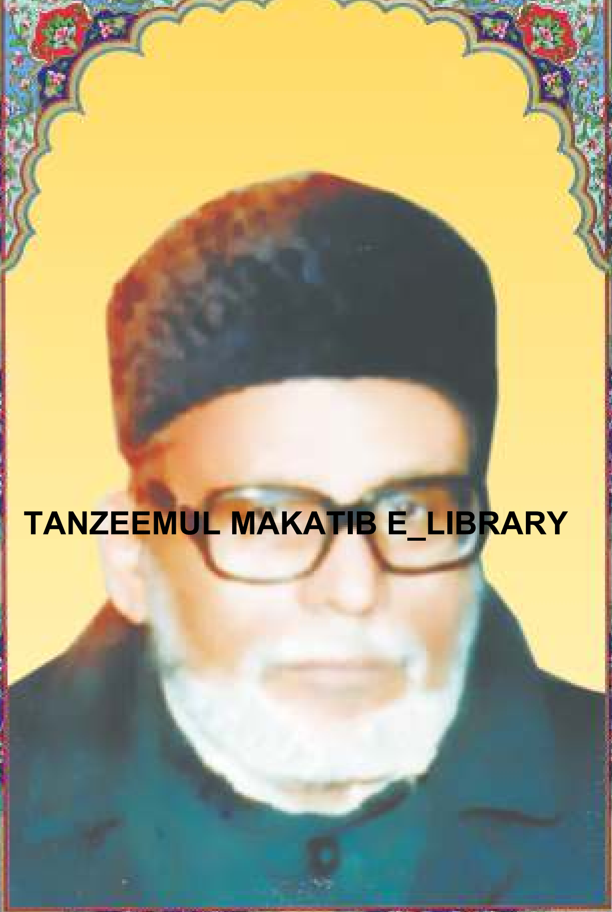

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

بانئ تنظیم المکاتب، سربراہ تحریک دینداری، خطیب اعظم

مولانا سید غلام عسکری اعلیٰ اللہ مقامہ

انا مدینة العلم و علیٌ بابها

سلسلۂ نصابِ تعلیمِ تنظیم المکاتب

امامیہ دینیات

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

درجۂ چہارم

شایع کردہ

تنظیم المکاتب

ہندوستان

امامیہ دینیات

درجۂ چہارم

نام کتاب	امامیہ دینیات (چہارم)
کمپوزنگ اور ڈزائننگ	علی مہذب نقوی خرد
ماہ و سنہ طباعت	جنوری ۲۰۱۸ء (پہلا ایڈیشن)
تعداد	پانچ ہزار
ناشر	تنظیم المکاتب لکھنؤ۔ ہندوستان
قیمت	₹80/-

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

تمام نشریات و مطبوعات ادارۂ تنظیم المکاتب کے جملہ حقوقِ طباعت بحق ادارۂ تنظیم المکاتب محفوظ ہیں۔ بغیر اجازت کل یا جز کی اشاعت پر قانونی چارہ جوئی لکھنؤ عدالت میں کی جاسکتی ہے۔ ادارہ

فہرست

نمبر شمار	اسباق	صفحہ
۱	ضرورتِ مذہب	۷
۲	کیا خدا نہیں ہے	۸
۳	اگر دو خدا ہوتے	۱۰
۴	تقلید	۱۱
۵	جبیرہ	۱۵
۶	نماز کے خصوصیات	
۷	معصومینؑ کی نمازیں	
۸	غیب پر ایمان	
۹	توکل	
۱۰	قبلہ	
۱۱	لباسِ نماز	
۱۲	مکانِ نماز یعنی نماز کی جگہ	
۱۳	خدا عادل ہے	
۱۴	واجباتِ نماز	
۱۵	مبطلاتِ نماز	
۱۶	نُبوَّت	
۱۷	نبی کے اوصاف	
۱۸	نبی کی پہچان	
۱۹	نمازِ قضا	
۲۰	نماز کی غلطیاں	
۲۱	سجدۂ سہو اور نماز احتیاط	
۲۲	آدابِ ذکر و قرأت کے متعلق کچھ باتیں	
۲۳	ہمارے آخری نبیؐ	
۲۴	عصمت	
۲۵	جماعت اور امام جماعت کے شرائط	
۲۶	نمازِ جماعت کے احکام	
۲۷	نمازِ جماعت میں شرکت کے احکام	
۲۸	نمازِ قصر	
۲۹	قصر اور سفر کے احکام	
۳۰	امامت	
۳۱	امام کا ہونا ضروری ہے	
۳۲	ولایتِ فقیہ	
۳۳	دنیا کا آخری انجام	
۳۴	نمازِ ہدیۂ والدین	
۳۵	تعقیباتِ نمازِ پنجگانہ	
۳۶	زیارتیں	
۳۷	سوالنامہ	

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

عرض تنظیم

جس طرح ادارۂ تنظیم المکاتب کا قیام بانیٔ تنظیم مولانا سید غلام عسکری اعلیٰ اللہ مقامہ کی انفرادی سوچ کا نتیجہ تھا۔ اُسی طرح مکاتب امامیہ کے لئے نصاب تعلیم کی تشکیل بھی انکی فکر یگانہ کی دین تھی۔ نصاب کی ترتیب میں ان کے ساتھ تجربہ کار علماء، اہل قلم اور ماہرین تعلیم شامل تھے، جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آج سے تقریباً ۵۰ سال پہلے ۵ سال سے ۱۲ سال کے بچوں کے لئے عالم تشیع کا پہلا دینی نصاب عالم وجود میں آیا جو آج تک بے مثل و بے نظیر ہے۔

جس طرح ادارہ کے قیام کے بعد متعدد علاقائی ادارے عالم وجود میں آئے چاہے وہ معیار برقرار نہ رکھ سکے ہوں جو ادارۂ تنظیم المکاتب نے قائم کیا تھا۔ اُسی طرح متعدد نصاب تعلیم بھی معرض وجود میں آچکے ہیں۔ اگر چہ زیادہ تر ادارۂ تنظیم المکاتب کے نصاب کو [illegible] کوشش کی گئی ہے تو نہ بچوں کی زبان باقی رہ سکی ہے اور نہ سن و سال کے لحاظ سے مضامین کی ترتیب برقرار رہی ہے۔ بعض نصابی کتب ایسی بھی شایع ہوئی ہیں جن میں تصاویر، مثالیں اور زبان بھی ایسی ہے جو مومنین ہند کے مزاج و احساس پر گراں گذرتی ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

ادارہ نے اپنی نصابی کتب میں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا کہ کم سے کم قیمت میں کتابیں بچوں تک پہنچ سکیں رنگین طباعت اور آرٹ پیپر کے بجائے نارمل کاغذ، بلیک اینڈ وہائٹ طباعت کرا کے کتب شائع کی گئیں۔ مگر بعض جوہر ناشناس افراد نے شور کرنا شروع کر دیا کہ تنظیم المکاتب کا نصاب بہت قدیم ہے، اس کو بدل دیا جانا چاہئے۔ جبکہ ایسا نہیں تھا کہ ۵۰ سال پہلے کا نصاب من و عن شائع ہو رہا ہو بلکہ ہر بار طباعت سے قبل حتی الامکان نظر ثانی کر کے تجدید کر دی جاتی تھی۔

ادارہ بھی عرصہ سے اس ضرورت کا احساس کر رہا تھا کہ بچوں کی نصابی کتب کی ظاہری شکل و صورت بھی ایسی ہونا چاہیئے جو اسکولوں کی کتابوں کی طرح جاذب نظر اور دیدہ زیب ہو مگر ایسا کرنے سے قیمت میں کئی گنا اضافہ تردد کا شکار کئے ہوئے تھا۔ لیکن جب یہ محسوس ہوا کہ صرف ظاہری شکل و صورت کو دیکھ کر نصاب تعلیم کے قدیم ہونے کا پروپگنڈہ اطفال قوم کو ایک اچھے نصاب تعلیم سے محروم کر دے گا۔ تو یہ فیصلہ لیا گیا کہ رنگین اور باتصویر نصاب شایع کیا جائے جس کے لئے ڈزائننگ کے ساتھ پھر سے کمپوزنگ کرائی گئی جس پر کافی اخراجات آئے ہیں۔ اس لئے کتابوں کی قیمت میں کئی گنا اضافہ ہو رہا ہے امید ہے کہ سرپرست حضرات اسے برداشت کریں گے۔

جدید اشاعت میں حسب ذیل امور پر خصوصی توجہ دی گئی ہے

- تمام اسباق جدید ترین معلومات اور نظریات پر مشتمل ہوں، مثالیں عصر حاضر سے ہم آہنگ ہوں تا کہ بچہ آسانی سے سمجھ سکے۔

اسباق میں ایسی تصاویر شامل ہوں جو اسباق کے سمجھنے میں بچوں کی مددگار ہوں اور سبق کے پیغام کو بچے کے ذہن تک منتقل کر دیں۔

- جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں زبان میں بھی تبدیلی کی گئی ہے اور حتی الامکان سخت الفاظ کو آسان الفاظ میں بدلنے کی کوشش کی گئی ہے۔
- بعض ایسے موضوعات پر اسباق شامل کئے گئے ہیں جن پر نصاب محیط نہیں تھا۔ اسی طرح بعض موضوعات پر حسب ضرورت اسباق کا اضافہ کیا گیا ہے۔
- ہر کتاب کے ساتھ مشق کی کاپی (Exercise Book) بھی تیار کی گئی ہے۔ ان کاپیوں کی اشاعت بھی انشاء اللہ نصاب کی اشاعت مکمل ہونے کے بعد آہستہ آہستہ کی جائے گی۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- نصاب میں دینیات کی کتابوں کو اصول، فروع، تاریخ اور اخلاق چار حصوں میں تقسیم کرکے ان کے اسباق کو الگ الگ کر دیا گیا تھا۔ موجودہ ترتیب میں ان موضوعات کو مخلوط جیسی شکل دی گئی ہے تا کہ ایک تو بچہ ایک ہی طرح کا موضوع پڑھتے پڑھتے تکان اور بددلی نہ محسوس کرے نیز امتحان میں ایک ہی موضوع پر کامیاب ہونے بھر کے نمبر حاصل کر کے باقی موضوعات سے ناواقف نہ رہ جائے۔ بلکہ ہر موضوع پر اس کے ذہن میں کچھ نہ کچھ معلومات آجائیں۔
- ذوق تعلیم وتدریس رکھنے والے مومنین بالخصوص علماء کرام اور مدرسین عظام سے گذارش ہے کہ مکاتب امامیہ کے نصاب کو بہتر بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں۔ آپ کی تجاویز ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

والسلام

(سید صفی حیدر)

سکریٹری

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ

ہدایات برائے معلمین ومعلمات

- سبق کی عبارت خود نہ پڑھیں بلکہ بچوں سے باری باری پڑھوائیں پھر سمجھائیں۔
- سبق پڑھانے کے بعد بچوں سے ایسے سوالات کئے جائیں جنکے ذریعہ وہ سبق کے مفہوم کو سمجھ کر اپنے الفاظ میں بیان کریں۔
- صرف سبق کے بعد لکھے ہوئے سوالات کے جوابات یاد کرانے پر اکتفانہ کریں۔ بلکہ سبق سے مزید سوالات تلاش کر کے بچوں کو جواب لکھائیں نہیں بلکہ سکھائیں۔
- امتحان میں سبق سے کوئی بھی سوال پوچھا جاسکتا ہے چاہے وہ کتاب میں موجود نہ ہو۔
- عملی مسائل مثلاً وضو، تیمم، غسل ونماز وغیرہ کی عملی تعلیم ضرور دیں۔صرف زبانی طریقہ نہ یاد کرائیں۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- بعض مدرسین ابتدائی درجات کے اسباق بچوں کو رٹا دیتے ہیں نتیجۃً بچے پہچان کر اور سمجھ کر نہیں پڑھتے۔لہٰذا اس سے گریز کریں۔خاص کر اردو اور عربی قاعدہ میں یہ صورتحال دیکھنے کو ملتی ہے۔لہٰذا اردو اور عربی قاعدہ میں حروف اور الفاظ کی باقاعدہ شناخت کرائیں۔ پڑھانے کے بعد درمیان سے الفاظ پڑھوائیں۔
- یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض مدرسین ابتدائی درجات کے اسباق یاد کرانے کے لئے کلاس کے سارے بچوں کو کچھ دوسرے بچوں کے حوالہ کر دیتے ہیں۔یہ طریقہ مناسب نہیں ہے اور اصول تدریس کے خلاف ہے۔ہر سبق خود مدرس کو پڑھانا چاہئے یہاں تک کہ کلمہ، اذان واقامت اور سوروں وغیرہ کو بھی مدرس ہی یاد کرائے تاکہ آغاز سے ہی غلط یاد نہ کریں۔کیونکہ بعد میں درست ہونا مشکل ہوتا ہے۔

پہلا سبق

۱

ضرورتِ مذہب

درخت جنگل میں بھی اُگتے ہیں، باغ اور پارک میں بھی لگائے جاتے ہیں لیکن جنگل میں آدمی جاتے ہوئے ڈرتا ہے جبکہ باغ اور پارک میں [illegible]

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- یہ صرف اس لئے ہے کہ جنگل میں کسی قاعدہ اور قانون کے بغیر درخت اُگتے ہیں جبکہ باغ اور پارک میں باقاعدہ لگائے جاتے ہیں۔
- جنگل میں کوئی مالی درختوں کی دیکھ بھال نہیں کرتا جبکہ باغ اور پارک میں مالی درختوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔
- انسانوں کو اگر بغیر قاعدہ اور قانون کے جینے کا موقع دیا جائے تو ان کی آبادی بھی جنگل کا نمونہ بن جائے گی۔

اور اگر قاعدہ اور قانون سے لوگ زندگی بسر کریں تو انسانی بستیاں جنت کا نمونہ بن جائیں۔

- لہٰذا ضرورت ہے ایک ایسے قانون کی جو انسانوں کو جینے کا طریقہ اور سلیقہ بتائے اسی قانون کا نام مذہب ہے۔

انسانوں کے اسی باغ اور پارک کے نگہبان نبی اور امام ہوتے ہیں جن کو خدا ہمیشہ ہماری ہدایت کے لئے بھیجتا رہا ہے۔

کیا خدا نہیں ہے

● اس دنیا میں جہاں بے شمار ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو کسی نہ کسی مذہب کو مانتے ہیں وہاں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو کسی دین و مذہب کو نہیں مانتے۔ یہ لوگ "دہریہ" اور Athiest کہلاتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ یہ دنیا بغیر کسی خدا کے ایک دن آپ ہی آپ پیدا ہوگئی ہے اور ایک دن آئے گا جب آپ ہی آپ مٹ جائے گی۔

TANZEEMUL MAKATIB E LIBRARY

● اگرچہ اِن لوگوں کے سامنے دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے لئے کہا جا سکے کہ یہ خود بخود پیدا ہوگئی ہے پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ پوری دنیا بغیر پیدا کرنے والے کے پیدا ہوگئی ہے۔

● ہمارے چھٹے امام حضرت جعفر صادق علیہ السلام کے پاس ایک دہریہ آیا جس کا نام "عبداللہ دَیصانی" تھا۔

اس نے اصحاب کے سامنے حضرت سے خدا کے بارے میں بحث کرنا چاہی۔

آپ نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟

وہ جواب دیئے بغیر چلا گیا۔

اصحاب نے حیرت سے پوچھا: حضور! یہ شخص کیوں چلا گیا؟! یہ تو آپ سے بحث کرنے آیا تھا!

آپ نے فرمایا: بحث ختم ہوگئی اور وہ اپنی بحث میں ہار گیا، اس لئے شرمندہ ہوکر چلا گیا۔

اصحاب نے عرض کی:

مولا! اس نے تو کوئی بات ہی نہیں کی! پھر بحث کیسے ختم ہوگئی؟

آپ نے فرمایا: میں نے اس کا نام پوچھ لیا۔ وہ سمجھ گیا کہ نام بتانے پر میں فوراً اس سے سوال کروں گا کہ اگر اللہ نہیں ہے تو پھر تو عبداللہ کیونکر ہے؟ عبداللہ کے معنی ہیں **"اللہ کا بندہ"**۔ جب اللہ ہی نہیں تو بندہ کہاں سے آ گیا؟!

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

حضرت یہ سمجھانا چاہتے تھے کہ بغیر خدا کے بندے کا وجود محال ہے اور جب بندے موجود ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا پیدا کرنے والا خدا بھی موجود ہے۔

تیسرا سبق

۳

اگر دو خدا ہوتے

■ ہم نے دنیا میں یہ تجربہ کیا ہے کہ جب کسی کام کو دو آدمی مل کر انجام دیتے ہیں تو ان میں کبھی آپس میں میل جول رہتا ہے اور کبھی اختلاف ہو جاتا ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

میل جول کی صورت میں دونوں ایک دوسرے کی رائے کے پابند اور ایک دوسرے کے مشورہ کے محتاج رہتے ہیں اور اختلاف کی صورت میں کوئی کام انجام تک نہیں پہنچ پاتا ہے۔

■ یہی حال دو خداؤں کا ہوتا۔ اگر دو خدا ہوتے تو آپس میں اتفاق ہوتا یا اختلاف۔

■ اگر دونوں میں اتفاق ہوتا تو دونوں ایک دوسرے کے محتاج اور ایک دوسرے کی رائے کے پابند ہوتے اور محتاجی و پابندی صرف بندوں میں پائی جاسکتی ہے۔ خدا میں نہیں پائی جاسکتی۔ خدا نہ کبھی کسی کا محتاج ہوسکتا ہے اور نہ پابند، ورنہ وہ **خدا** نہ رہے گا اور اگر دونوں میں اختلاف ہوگیا اور ایک نے کہا پانی برسنا چاہئے، دوسرے نے کہا نہیں برسنا چاہئے تو اس جھگڑے میں دنیا کا کاروبار درہم برہم ہوجائے گا کیونکہ دونوں کی بات تو چل نہیں سکتی، ایک ہی کی چلے گی۔

■ جس کی بات چلے گی وہ طاقتور ہوگا اور جس کی بات نہیں چلے گی وہ کمزور ہوگا۔ جو طاقتور ہوگا اسی کی خدائی باقی رہے گی اور جو کمزور ہوگا اس کی خدائی ختم ہوجائے گی۔ اس لئے ہم کو ماننا پڑتا ہے کہ خدا ایک ہے۔

چوتھا سبق

۴

تقلید

پیارے بچو! آپ اچھے بچے ہیں۔ گھر میں آپ ماں باپ کے کہنے پر چلتے ہیں۔ مکتب اور اسکول میں مدرس اور ٹیچر کی بات مانتے ہیں۔ اگر کوئی بیمار ہو جاتا ہے تو اُسے ڈاکٹر کو دکھایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر کی بتائی ہوئی دوائیں ہی اُسے دی جاتی ہیں، کھانے پینے میں بھی ڈاکٹر کا بتایا ہوا پرہیز کرایا جاتا ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- آپ نے سوچا ہوگا کہ گھر کے معاملے میں ماں باپ کی بات کیوں مانی جاتی ہے؟ تعلیم کے سلسلہ میں مدرس اور ٹیچر کے کہنے پر کیوں چلا جاتا ہے؟ بیماری میں ڈاکٹر کی بات کیوں چلتی ہے؟

- بات یہ ہے کہ گھر کو ماں باپ زیادہ جانتے اور سمجھتے ہیں، پڑھائی کے بارے میں مدرس اور ٹیچر زیادہ جاننے والے اور سمجھنے والے ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر کو مرض اور علاج کی زیادہ سوجھ بوجھ ہوتی ہے۔ اسی لئے ہم ہر معاملہ میں اس کے زیادہ جاننے والے اور سمجھنے والے کی ہر بات مانتے ہیں۔ اس کی بات پر چلتے ہیں۔ اس پر پورا بھروسہ کرنا ہوتا ہے۔ زندگی میں قدم قدم پر ضرورتیں پڑتی رہتی ہیں۔ ہر موقع پر ہم اسی قاعدہ پر چلتے ہیں۔

◆ اسی طرح دین کے سلسلہ میں دین کے زیادہ جاننے والے، سمجھنے والے اوراس کی اچھی سوجھ بوجھ رکھنے والے کی بات ماننا اوراس کے کہنے پر چلنا ہوتا ہے۔ اس پر بھروسہ کرنا ہوتا ہے۔ بھروسہ کرکے اسی ماننے اور چلنے کو تقلید کہتے ہیں۔ **تقلید** کرنے والے کو **مُقلِّد** اور جس کی تقلید کی جائے، اسے **مُقلَّد** کہتے ہیں۔ تقلید ہماری ضرورت بھی ہے اور مذہب کے اعتبار سے لازمی بھی ہے۔

◆ دین کے علاوہ بھی دنیا کے مسئلوں میں لوگ عام طور پر کسی نہ کسی کی تقلید کرتے ہیں۔ ایسی تقلید کئی طرح کی ہوتی ہے۔ ایک نہ جاننے والا دوسرے نہ جاننے والے کی بات پر چلتا ہے، اسے ناسمجھی ہی کہیں گے۔ ویسے ہی اگر جاننے والا کسی جاہل کی تقلید کرنے لگے تو اور بڑی حماقت ہوگی۔ نہ جاننے والا کسی جاننے والے کی تقلید کرے، تو یہ صحیح ہے۔ کوئی جاننے والا کسی دوسرے جاننے والے کی تقلید کرتا ہے تو یہ بھی فضول ہے۔ ہاں! عالمانہ صلاح ومشورہ کی بات الگ ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

◆ دین کے احکام کے سلسلہ میں کس کی تقلید کی جائے، یہ اہم مسئلہ ہے۔ آپ یہ تو سمجھ گئے ہوں گے کہ تقلید دین کے سب سے زیادہ جاننے والے یعنی **اعلم** اور سمجھنے والے یعنی بڑے **فقیہ** کی ہونی چاہئے۔ ساتھ ہی اُس میں یہ صلاحیت ہونی چاہئے کہ قرآن اور احادیثِ معصومینؑ کی روشنی میں احکام دین نکال سکے۔ کیونکہ اسے حکم خدا بتانا ہوتا ہے اپنی رائے نہیں دینا ہوتی ہے۔ اس صلاحیت کو **اجتہاد** کہتے ہیں۔ وہ جو اجتہاد کرے، اسے **صاحب اجتہاد** یا **مجتہد** کہتے ہیں۔

◆ اس کے علاوہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں مُقلَّد میں لازمی طور سے کچھ اور خصوصیات بھی ہونا چاہئے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فقیہوں میں جو بھی اپنے نفس پر حاکم، دین کا محافظ، خواہشِ نفس کا مخالف اور مطیعِ مولا ہو، تو عوام پر لازمی ہے کہ اس کی تقلید کریں۔ امام عصرؑ کا یہ ارشاد ہے کہ مختلف باتوں اور مسئلوں

میں ہماری حدیث کے راویوں (مجتہد جامع الشرائط) سے رجوع کرو کہ وہ تم پر حجت ہیں اور مَیں اُن پر خدا کی حجت ہوں۔

اس طرح مُقَلِّدْ کو ان شرطوں پر کھرا اترنا چاہئے:

۱ زندہ ہو ۲ مرد ہو ۳ بالغ ہو ۴ عالم ہو ۵ مجتہد ہو ۶ عاقل ہو

۷ عادل ہو ۸ متقی و پرہیزگار ہو: احتیاطِ واجب کی بنا پر دنیا، مال و دولت اور منصب کا لالچی نہ ہو۔

۹ احتیاطِ واجب کی بنا پر اعلم ہو: یعنی قرآن واحادیث کو جاننے اور سمجھنے اور ان کی روشنی میں دین کے احکام نکالنے میں دوسروں سے زیادہ عالم اور ماہر ہو۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

● یہاں تک آگئے تو تقلید کی بارے میں بنیادی احکام بھی جانتے چلئے۔ یہ درجِ ذیل ہیں:

■ احکام میں تقلید واجبات اور محرمات سے مخصوص نہیں ہے، بلکہ مکروہات اور مباحات میں بھی جاری ہے۔ اگر کسی مسئلہ میں مجتہد کا فتویٰ بدل جائے، تو اس کے نئے فتوے پر عمل کرنا واجب ہے اور گذشتہ فتوے پر باقی رہنا جائز نہیں ہے۔

■ جو شخص ایک مدت تک بغیر تقلید کے عمل انجام دے، اگر اسے معلوم ہو جائے کہ اس نے اپنی واقعی ذمہ داری پر عمل کیا ہے اور اس کا عمل اس مجتہد کے فتوے کے مطابق نکل آئے جس کی تقلید اس کا فریضہ تھا، یا اس کے اعمال احتیاط کے مطابق تھے، تو اس کے گذشتہ اعمال صحیح ہیں۔ اگر مکلف کو معلوم ہو جائے کہ جس زمانے میں وہ تقلید نہیں کر رہا تھا، اس کے اعمال باطل تھے، تو وہ ان کی قضا کرے۔

● اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومینؑ کے زمانہ میں بھی مسلمان تقلید کرتے تھے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ تقلید رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومینؑ کے زمانے میں بھی ہوتی تھی۔ کبھی کبھی خود ائمہ علیہم السلام لوگوں کو فتویٰ اور احکام دریافت کرنے کے لئے اپنے بعض اصحاب کی طرف مراجعہ کا حکم دیتے تھے۔

اہم ذمہ داری: مکلف پر واجب ہے کہ **اعلم مجتہد** کو پہچاننے کے لئے تحقیق و جستجو کرے۔

- اعلم وہ ہے جو مسئلہ کا جواب حاصل کرنے والے قواعد و مدارک کو دوسروں سے بہتر طریقہ سے جانتا ہو اور اس طرح کے مسائل سے بھرپور طور پر واقف ہو۔ نیز روایات کو بھی بہتر طریقے سے سمجھتا ہو۔ مختصر یہ کہ اعلم وہ ہے جو قرآن و حدیث وغیرہ سے احکام دین کے سمجھنے میں سب سے زیادہ ماہر ہو۔
- مرحوم مجتہد کی تقلید سے آغاز تقلید کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی زندگی میں کسی مجتہد کی تقلید کر رہا تھا اور اس کے فتوؤں یا بعض فتوؤں پر عمل کر چکا ہے، تو وہ اس مجتہد کے انتقال کے بعد اس کی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسائل جن پر اس نے مجتہد کی زندگی میں عمل نہیں کیا ہے، ان میں بھی مرحوم مجتہد کی تقلید کر سکتا ہے۔ البتہ مرحوم مجتہد کی تقلید پر باقی رہنا زندہ مجتہد [illegible] زندہ مجتہد کی تقلید ہوگی۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- جو شخص مرحوم مجتہد کی تقلید پر باقی ہو، وہ مسائل جن میں مرحوم مجتہد نے کوئی فتویٰ نہیں دیا ہے، ان میں وہ زندہ مجتہد کی تقلید کرے گا۔

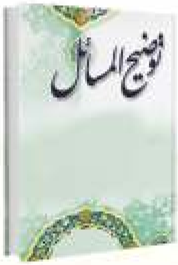

فتویٰ معلوم کرنے کے طریقے:

۱. خود مجتہد سے سننا۔
۲. دو یا ایک عادل آدمی سے سننا۔
۳. ایک قابلِ اعتماد جانکار سے سننا۔
۴. مجتہد کی توضیح المسائل میں فتویٰ دیکھنا۔

پانچواں سبق

۵

جَبِیرَہ

- وضو کرنے والے کے اعضائے وضو یا غسل کرنے والے کے بدن کے کسی حصہ پر بھی زخم ہوتا ہے یا پٹی یا پلاسٹر بندھا ہوتا ہے تو اکثر لوگ فوراً تیمم کر کے نماز پڑھ لیتے ہیں جب کہ یہ درست نہیں ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E LIBRARY

- شریعت نے ان حالات کے لئے الگ احکام دیا ہے جن کا جاننا ضروری ہے۔
- ان احکام کو "احکامِ جَبِیرَہ" کہتے ہیں۔

جبیرہ وہ چیز ہے جس سے زخم یا ٹوٹی ہوئی ہڈی باندھی جاتی ہے اور وہ دوا جو زخم یا ایسی ہی کسی چیز پر لگائی جاتی ہے "جبیرہ" کہلاتی ہے۔

وضو کے اعضاء میں سے اگر کسی پر زخم یا پھوڑا ہو یا ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو اور اس کا منھ کھلا ہوا ہو اور پانی اس کے لئے مضر نہ ہو تو اسی طرح وضو کرنا ضروری ہے جیسے عام طور پر کیا جاتا ہے۔

- کسی شخص کے چہرے اور ہاتھوں پر اگر زخم یا پھوڑا ہو اور اس کا منھ کھلا ہوا ہو اور اس پر پانی ڈالنا نقصان دہ ہو تو اسے زخم یا پھوڑے کے آس پاس کا حصہ اس طرح اوپر سے نیچے کو دھونا چاہئے جیسا وضو کے بارے میں بتایا گیا ہے اور بہتر یہ ہے کہ اگر اس پر تر ہاتھ کھینچنا نقصان دہ نہ ہو تو تر ہاتھ اس پر کھینچے اور اس کے بعد پاک کپڑا اس پر ڈال دے اور گیلا ہاتھ اس کپڑے پر کھینچے۔ البتہ اگر ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو اور اس کا منھ کھلا ہو اور پانی ڈالنا نقصان دہ ہو تو تیمم کرنا لازم ہے۔

- زخم یا پھوڑا یا ٹوٹی ہوئی ہڈی اگر کسی شخص کے سر کے اگلے حصے یا پاؤں پر ہو اور اس کا منھ کھلا ہوا ہو اور وہ اس پر مسح نہ کر سکتا ہو کیونکہ زخم مسح کی پوری جگہ پر پھیلا ہوا ہو یا مسح کی جگہ کا جو حصہ صحیح و سالم ہو اس پر مسح کرنا بھی اس کی قدرت سے باہر ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ تیمم کرے اور احتیاط مستحب کی بنا پر وضو بھی کرے اور پاک کپڑا زخم وغیرہ پر رکھے اور وضو کے پانی کی تری سے جو ہاتھوں پر لگی ہو کپڑے پر مسح کرے۔

- پھوڑے یا زخم یا ٹوٹی ہوئی ہڈی کا منھ اگر کسی چیز سے بند ہو اور اس کا کھولنا بغیر تکلیف کے ممکن ہو اور پانی بھی اس کے لئے مضر نہ ہو تو اسے کھول کر وضو کرنا ضروری ہے خواہ زخم وغیرہ چہرے اور ہاتھوں پر ہو یا سر کے اگلے حصے اور پاؤں کے اوپری حصے پر ہو۔

◆ کسی شخص کا زخم یا پھوڑا یا ٹوٹی ہوئی ہڈی جو کسی چیز سے بندھی ہوئی ہو اگر اس کے چہرے یا ہاتھوں پر ہو اور اس کا کھولنا اور اس پر پانی ڈالنا مضر ہو تو ضروری ہے کہ آس پاس کے جتنے حصے کو دھونا ممکن ہو اسے دھوئے اور جبیرہ پر مسح کرے۔

◆ کسی شخص کے پاؤں کے اوپر والے حصے پر اگر جبیرہ ہو لیکن کچھ حصہ انگلیوں کی طرف سے اور کچھ حصہ پاؤں کے اوپر والے حصے کی طرف سے کھلا ہو تو جو جگہیں کھلی ہیں وہاں پاؤں کے اوپر والے حصے پر اور جن جگہوں پر جبیرہ ہے وہاں جبیرہ پر مسح کرنا ضروری ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

◆ اگر وضو کے اعضاء کی کسی رگ سے خون نکل آیا ہو اور اسے دھونا ممکن نہ ہو تو تیمم کرنا لازم ہے لیکن۔ اگر پانی اس کے لئے مضر ہو تو جبیرہ کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔

- وضو یا غسل کی جگہ پر کوئی ایسی چیز چپک گئی ہو جس کا ہٹانا ممکن نہ ہو یا اسے ہٹانے کی تکلیف ناقابل برداشت ہو تو متعلقہ شخص کا فریضہ تیمم ہے۔ لیکن اگر چپکی ہوئی چیز تیمم کے مقامات پر ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ وضو اور تیمم دونوں کرے اور اگر چپکی ہوئی چیز دوا ہو تو وہ جبیرہ کے حکم میں آتی ہے۔

◆ غسل مس میت کے علاوہ تمام قسم کے غسلوں میں **غسل جبیرہ** **وضوئے جبیرہ** کی طرح ہے۔ لیکن احتیاط لازم کی بنا پر مکلف شخص کے لئے ضروری ہے کہ غسلِ ترتیبی کرے ارتماسی نہ کرے۔

◆ جس شخص کا وظیفہ تیمم ہو اگر اس کی تیمم کی بعض جگہوں پر زخم یا پھوڑا ہو یا ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو تو ضروری ہے کہ وضوئے جبیرہ کے احکام کے مطابق تیمم جبیرہ کرے۔

نماز کے خُصُوصیّات

ہمارا فریضہ

ماں باپ، بھائی بہن، علم اور ترقی، دولت اور عزت ہمیں جو کچھ ملتا ہے خدا سے ملتا ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- خدا ہمارے ماں باپ سے زیادہ ہم سے محبت کرنے والا ہے۔ ہمیں بھی اُس محبت کرنے والے خدا سے محبت کرنا چاہئے۔ خدا سے محبت کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ ہم اس کو ہمیشہ راضی رکھیں۔ اُس کو راضی رکھنے کا نام عبادت ہے۔ اس لئے عبادت کرنا ہمارا فریضہ ہے۔

- نماز سب سے بڑی عبادت ہے۔ قیامت میں سب سے پہلے اسکے بارے میں پوچھا جائے گا۔ یہ قبول ہوگی تو سارے اعمال قبول ہوں گے۔ یہ واپس کردی جائے گی تو کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

- نماز ہمیں برائیوں سے روکتی ہے۔
- نماز میں دنیا اور آخرت کے بہت سے فائدے ہیں۔
- نماز پڑھنے سے ہم میں وقت کی پابندی کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

- نماز پڑھنے والے کا بدن صاف اور دل پاک رہتا ہے۔
- نماز سے خدا علم، ایمان اور روزی میں برکت دیتا ہے۔
- نماز پڑھنے والے سے اللہ بھی خوش، رسولؐ بھی خوش، ائمہؑ بھی خوش اور ایمان والے بھی خوش رہتے ہیں۔
- نماز سے انسانی روح میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔
- نماز جہنم سے نجات کا وسیلہ اور جنت میں جانے کا ذریعہ ہے۔
- جس کی نماز قبول اس کا ہر نیک عمل قبول ہوتا ہے، جس کی نماز قبول نہیں اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔
- نماز سے بلائیں دور ہوتی ہیں، زندگی کے مشکلات ختم ہوجاتے ہیں۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- نماز کو جو شخص ترک کرے وہ فاسق ہے۔ اُسے سخت سزا ملے گی۔
- جس نے نماز کا انکار کیا اس نے قرآن کا انکار کیا اور جس نے قرآن کا انکار کیا اس نے خدا کا انکار کیا اور جس نے خدا کا انکار کیا وہ مسلمان نہیں۔

- جو شخص نماز کو ہلکا سمجھے وہ کافر ہے۔
- جو نماز کو سبک سمجھے اس کو شفاعت نصیب نہ ہوگی۔
- کفر اور ایمان کے درمیان صرف نماز کا فاصلہ ہے۔
- ترکِ نماز سے ایمان چھن جاتا ہے۔
- نماز، جماعت کے ساتھ پڑھنے سے آپس میں اتحاد اور بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے۔
- نماز کا ایک قاعدہ مقرر ہے اور سب کو اسی طریقہ پر نماز ادا کرنا چاہئے اس میں کوئی تبدیلی یا بے ترتیبی نہیں ہو سکتی۔

TANZEEMUL MAKATIB E-LIBRARY

زندگی کے دوسرے کاموں میں بھی اگر نماز جیسا طریقہ اور نماز جیسی ترتیب برتی جائے تو ہر کام میں کامیابی یقینی ہے۔

ساتواں سبق

۷

معصومینؑ کی نمازیں

نماز کی شان:

- نماز میں بس اللہ کو یاد کرنا چاہئے۔ ادھر اُدھر کا کوئی خیال دل میں نہیں آنے دینا چاہئے۔
- اگر کوئی فکر ہے تو نماز کے بعد دعا کرنا چاہئے۔ اللہ اس فکر کو دور کردے گا۔ نماز میں بس اللہ کا دھیان رکھنا نماز کی شان ہے۔ دوسری باتیں سوچنے کے لئے دوسرا وقت موجود ہے۔ اللہ کے اچھے بندے نماز میں صرف اللہ سے لو لگاتے ہیں۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- اگر ہم اپنے رسولؐ اور اماموںؑ کے سچے ماننے والے ہیں تو ہم کو نماز کبھی نہ چھوڑنا چاہئے۔ اول وقت نماز کو ادا کرنا چاہئے اور نماز کے دوران ہمارے دل میں اللہ کے سوا کوئی اور خیال نہ آنا چاہئے۔

جیسا کہ معصومین علیہم السلام کی نمازوں میں ہمیں یہی سبق ملتا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز

ہمارے نبیؐ ساری رات نماز میں مشغول رہتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے پیروں پر ورم آجاتا تھا۔

اللہ نے فرمایا:

يَآ أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۲﴾

"اے میرے چادر لپیٹنے والے رات کو اٹھو مگر ذرا کم۔"

پہلے امام علیہ السلام کی نماز

◆ نماز کی حالت میں ہمارے پہلے امام حضرت علی علیہ السلام پر ایسا خوف طاری ہوتا تھا کہ لوگ سمجھتے تھے کہ آپ کا انتقال ہو گیا ہے۔ ایک جنگ میں آپ کے پیر میں تیر لگ گیا تھا۔ تیر نکالنے کیلئے اسکو چھونے سے بھی شدید تکلیف ہوتی تھی۔ حکم پیغمبرؐ سے نماز کا وقت آنے پر تیر کھینچ لیا گیا اور آپ کو پتہ بھی نہ چلا۔

◆ ایک بار گھمسان کی جنگ میں نماز کا وقت آنے پر آپ نے نماز شروع کر دی۔ گھمسان کا رن پڑ رہا تھا، دشمن آپ کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے مگر آپ کو اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہیں تھا۔ اس لئے پورے اطمینان سے نماز تمام کی۔

◆ **جب آپ نماز پڑھ چکے تو ایک صحابی نے پوچھا:**

یا علیؑ اس گھمسان کی جنگ میں بھی آپ نے جان کی پروا نہیں کی اور نماز میں مشغول ہو گئے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

◆ **آپ نے جواب دیا:**

"ہم اسی نماز کو قائم کرنے کے لئے جنگ کر رہے ہیں"

تیسرے امام علیہ السلام کی نماز

● ہمارے تیسرے امام حضرت امام حسین علیہ السلام کو ہزاروں دشمنوں نے کربلا میں گھیر لیا تھا اور آپ کو قتل کرنا

چاہتے تھے۔ محرم کی دس تاریخ کو جب ظہر کا وقت آ گیا تو آپ نے جماعت قائم کی۔ آپ کے دو ساتھی آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے تا کہ وہ دشمنوں کے حملوں کو روکیں آپ کو نہ ہزاروں دشمنوں کا خوف ہوا نہ برستے تیروں کا ڈر۔ نہ موت کی فکر اور نہ زخمی ہونے کا خیال۔ آپ نے تیروں کی بوچھار میں نماز پوری کی۔

- دشمنوں نے عصر کے وقت آپ کو شہید کیا تو آپ کا سر سجدہ میں تھا۔ آپ نے سجدہ میں سر کٹا کر ہمیں بتایا کہ جان جا سکتی ہے مگر بندگی نہیں جا سکتی۔

چوتھے امام علیہ السلام کی نماز:

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہمارے چوتھے امام ہیں۔ آپ دن رات اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔

ابو حمزہ ثمالیؒ کا بیان ہے کہ ایک بار ایسا ہوا کہ امامؑ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے شانہ سے ردا گر گئی لیکن آپ نے اسکی طرف کوئی توجہ نہیں کی اور جب تک نماز ختم نہیں ہو گئی آپ نے دوبارہ شانہ پر ردا نہیں ڈالی۔

- جب آپ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ کیسی بات ہے کیا تمھیں نہیں معلوم کہ میں کس کی بارگاہ میں کھڑا تھا؟ بندہ کی نماز صرف اتنی قبول ہوتی جتنی دیر وہ حضور قلبی اور خدا کی طرف توجہ کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔

ابو حمزہؒ نے عرض کیا آپ پر ہماری جان قربان ہو پھر تو ہم سب کے سب تباہ ہو گئے۔

اس موقع پر امامؑ نے فرمایا:

نہیں ایسا نہیں ہے پروردگار عالم اپنے کرم سے ایسی نمازوں کی کمی مستحبی نمازوں کے ذریعہ پورا کر دیتا ہے۔

آٹھواں سبق

۸

غیب پر ایمان

◆ اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے جہاں انسانوں کو آنکھوں سے کام لینا سکھایا ہے وہیں عقل سے کام لینے کا بھی حکم دیا ہے۔

◆ آنکھ کا کام ان چیزوں کو دیکھنا ہے جو ظاہر ہیں اور عقل کا کام ان چیزوں کو دیکھنا ہے جو غائب ہیں اور آنکھوں سے نظر نہیں آسکتیں۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

◆ دنیا میں بہت سی چیزیں آنکھ سے دیکھنے کے بعد مانی جاتی ہیں مثلاً سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، سمندر وغیرہ۔

اور کچھ چیزیں ایسی ہیں جو آج تک کسی کو دکھائی نہیں دی ہیں مگر ان کو بغیر دیکھے مانتے ہیں

جیسے: کرنٹ ◄ روح ◄ عقل ◄ وغیرہ۔

◆ ہم نے بجلی کے تار دیکھے ہیں مگر اس میں دوڑتی ہوئی بجلی نہیں دیکھی۔ روح کی وجہ سے ہم سب زندہ ہیں مگر کسی نے روح دیکھی نہیں۔ عقل سے سب کام لیتے ہیں مگر عقل کو آج تک کسی نے نہیں دیکھا۔

◆ اسی طرح مذہب نے بھی کچھ چیزیں بتائی ہیں جن کا ماننا اور ان کے ہونے پر یقین و ایمان رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے اس لئے کہ یہ باتیں خدا اور رسولؐ کی بتائی ہوئی ہیں جو سچے ہیں اور ان کی بیان کی ہوئی کوئی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔

◆ جنّ، ملائکہ، حور، غلمان، جنت، دوزخ، کوثر وغیرہ جیسی بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کو خدا نے پیدا کیا ہے مگر وہ نظر نہیں آتیں۔ لیکن ہم مسلمان ان کے وجود کا اقرار کرتے ہیں کیونکہ خدا اور رسولؐ نے بتایا ہے کہ یہ چیزیں موجود ہیں۔

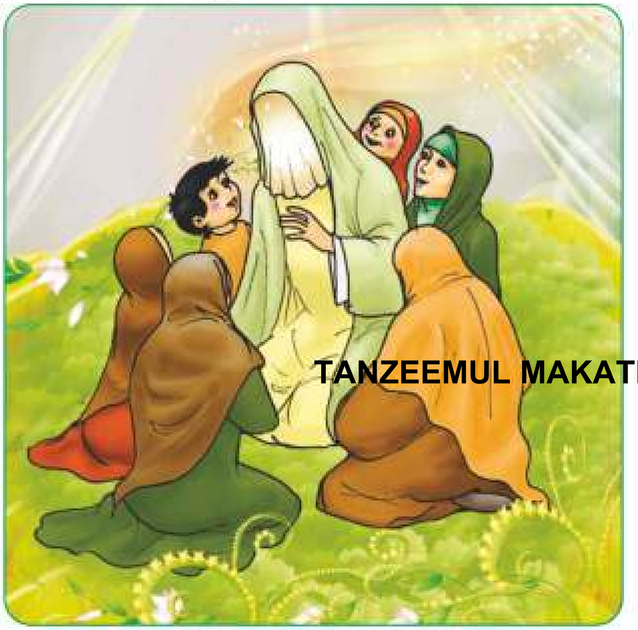

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

قرآن مجید میں اللہ نے آغاز ہی میں ہدایت یافتہ لوگوں کے صفات بیان کرتے ہوئے

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

یعنی

قرآن سارے متقی لوگوں کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔

کہکر اس بات کی وضاحت کردی ہے کہ

◆ **غیب پر ایمان** کے بغیر نہ انسان **مومن** بن سکتا ہے نہ **متقی** اور نہ **ہدایت یافتہ**۔

◆ غیب پر ایمان کے بغیر نہ اسلام کا آغاز ہو سکتا ہے اور نہ اسلام کی تکمیل ہو سکتی ہے۔

- اسلام خدا کے یقین سے شروع ہوا ہے جو غائب ہے اور قیامت اصول دین کی آخری بات ہے جو ہماری آنکھوں کے سامنے نہیں ہے۔
- اسی طرح بارہویں امام بھی غائب ہیں اور بحکم خدا نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ آپ کی غیبت پر ایمان اور آپ کے وجود پر یقین رکھے بغیر بھی اسلام مکمل نہیں ہوسکتا۔

غیب پر ایمان کی کمزوری زندگی کے ضروری اعمال اور دنیا و آخرت کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں کمزوری کا سبب ہوتی ہے۔ اگر غیب پر ایمان قوی ہو تو نہ کوئی نماز، روزہ کو ترک کرے اور نہ حج اور زکوۃ و خمس کی ادائیگی سے غافل اور بے پرواہو۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

نواں سبق

۹

تَوَکُّل

خوشی اور خوشحالی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے تمام اسباب ہمارے لئے فراہم ہیں اور ان اسباب کا فراہم کرنے والا اور ان میں ہماری ضرورتوں کو پورا کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے والا خدا ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- پانی بھی اسی نے پیدا کیا ہے اور پانی میں پیاس بجھانے کی صلاحیت بھی اسی نے دی ہے۔ جڑی بوٹیاں بھی اسی نے اگائی ہیں اور ان میں بیماریوں کو دور کرنے کی قوت بھی اسی نے دی ہے۔ غرض کہ دولت، طاقت، عزت، شہرت اور تمام نعمتیں اسی کی عطا کی ہوئی ہیں۔ لیکن کبھی کبھی انسان ان اسباب کے فراہم کرنے والے کو بھول کر انھیں اسباب کو سب کچھ سمجھنے لگتا ہے اور ان چیزوں کو پا کر مغرور اور ان چیزوں سے محروم ہونے پر مایوس ہو جاتا ہے۔

- عقلمندی کا تقاضا ہے کہ طاقت و دولت اور عزت و شہرت جیسی فنا ہو جانے والی چیزوں پر بھروسہ کرنے کے بجائے اس ذات پر بھروسہ کیا جائے جو ان نعمتوں کو عطا کرنے والی اور اُنکو باقی رکھنے والی ہو اور وہ ذات صرف خدا کی ہے۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ ہر حال میں اللہ پر بھروسہ کرے۔

- اللہ سے بڑھ کر کوئی طاقت نہیں اس کے علاوہ ہر چیز فنا ہو جانے والی ہے۔ ساری نعمتیں چھن جائیں تو بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے اور ساری دنیا مخالف ہو جائے تو بھی ڈرنا نہیں چاہئے اور نعمتوں کی فراوانی ہو تو بھی مغرور نہیں ہونا چاہئے کیونکہ نعمتیں لازوال نہیں ہیں اور کسی لمحے بھی چھن سکتی ہیں۔

• بھروسہ کے لائق صرف خدا ہے جو مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب ہے اور سارے اسباب کا پیدا کرنے والا وہی ہے۔ اسی مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب خدا پر بھروسہ کا نام توکُّل ہے۔

• جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے وہ بڑی بڑی مشکلوں میں بھی گھبراتا نہیں اس لئے کہ اُس کو یقین ہوتا ہے کہ ہر نفع اور نقصان خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جسے خدا بچائے اسے کوئی مٹا نہیں سکتا اور جسے خدا مٹائے اسے کوئی بچا نہیں سکتا۔

• اسی طرح خدا جسے محروم کردے اسے کوئی کچھ دے نہیں سکتا اور جسے خدا مالا مال کردے اس سے کوئی کچھ چھین نہیں سکتا۔

• جو صرف خدا سے امید رکھتا ہے وہ بندوں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا، بندوں کی خوشامد کرنے کے بجائے اپنے خدا کے سامنے گڑگڑاتا ہے، ناامیدیوں میں بھی مایوس نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کو خدا بندوں کے سامنے ذلیل نہیں کرتا۔

• جناب ابراہیم علیہ السلام کو جب نمرود اور اس کی قوم نے لاکھوں ٹن آگ میں ڈالا تھا تو آگ کے شعلوں میں جاتے ہوئے آپ نہیں گھبرائے کیونکہ آپ کو صرف خدا پر بھروسہ تھا۔ شعلوں میں جانے کے بعد بھی جناب ابراہیمؑ مایوس نہیں ہوئے کیونکہ آپ صرف خدا سے امید رکھتے تھے۔ اللہ نے بھی آگ کو ٹھنڈا کر کے جناب ابراہیمؑ کو بچا لیا۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

بچو! تم اللہ پر توکُّل کرو گے تو کبھی ناکامیاب نہیں ہو گے اور ترقی کرتے چلے جاؤ گے۔

قبلہ

◆ مسلمان کی زندگی میں قبلہ کی سمت جاننے کی جگہ جگہ پر ضرورت پڑتی ہے۔

■ **اِحتِضَار** یعنی جان نکلنے کے وقت مرنے والے کو قبلہ رخ لٹانا واجب ہے۔ اسی طرح میت کو قبر میں قبلہ رخ لٹانا واجب ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

■ **بَیتُ الخَلَاء** میں قبلہ کی طرف رخ کرنا یا پشت کرنا حرام ہے۔ جانور کو ذبح کرنے میں بھی ضروری ہے کہ جانور کا رخ اور اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلہ کی طرف ہو۔

اسی طرح نماز میں قبلہ کی طرف رخ کرنا ضروری ہے۔

- **قبلہ** وہ جگہ ہے جہاں خانۂ کعبہ واقع ہے۔ خانۂ کعبہ کے آس پاس کے رہنے والے جو بآسانی کعبہ کے رخ کو معلوم کر سکتے ہیں ان پر واجب ہے کہ کعبہ کے مقابل کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔ اور جو کعبہ سے دور ہیں ان کو کعبہ کی سمت رخ کر کے نماز پڑھنا چاہئے۔

قبلہ کے معلوم کرنے کے بہت سے ذرائع ہیں مثلاً:

یہ دیکھیں کہ

- اس جگہ کے مسلمانوں کی مسجدیں کس رُخ پر بنی ہوئی ہیں۔
- مسجد نہ ہو تو یہ پتہ چلائیں کہ اس جگہ کے مسلمان کس سمت منھ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔
- مسلمانوں کی قبروں کو دیکھیں کہ کس رُخ پر بنائی گئی ہیں۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- تمام وہ ذرائع جن سے سمت قبلہ کا گمان حاصل ہو سکتا ہو جیسے قطب نما یا مقامی باشندہ کا خبر دینا جس کے کہنے سے گمان پیدا ہو جائے۔

- جب قبلہ کے تعین کا یقین یا گمان کسی طرح بھی ممکن نہ ہو تو قبلہ کی طرف رخ کرنا واجب نہ رہے گا اور کسی ایک طرف نماز پڑھ لینا کافی ہوگا۔ اگر چہ ایسی صورت میں بہتر یہی ہے کہ نماز کو چاروں طرف پڑھے۔

لباسِ نماز

■ نماز کی حالت میں مردوں کے لئے اپنی اگلی پچھلی شرمگاہ کا چھپانا واجب ہے اور عورتوں کے لئے پورے جسم کا چھپانا واجب ہے یہاں تک کہ بال بھی چھپے رہیں چاہے کوئی دیکھنے والا ہو یا نہ ہو۔ صرف اتنا چہرہ کھلا رہ سکتا ہے جو وضو میں دھویا جاتا ہے اور گٹے تک ہاتھ اور ٹخنوں تک پیروں کا ظاہری حصہ کھلا رہ سکتا ہے جب وہاں کوئی نامحرم نہ ہو۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

■ اگر کوئی نامحرم دیکھ رہا ہو تو پیروں کے تلووں اور ظاہری حصے کو بھی چھپانا واجب ہے۔

لباس کے بارے میں چند شرطوں کا لحاظ ضروری ہے:

۱ لباس جسم کو چھپا سکتا ہو:

▪ یعنی ہلکے نائلون یا ہلکے ململ وغیرہ کے کپڑے پہن کر عورتوں کے لئے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے جب تک کہ الگ سے چادر وغیرہ نہ اوڑھیں چاہے دیکھنے والا موجود نہ ہو۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

۲ لباس پاک ہو:

▪ یعنی نجس لباس میں نماز جائز نہیں ہے ہاں اگر پاک کرنے کا امکان نہ ہو اور وقت تنگ ہو تو اسی کپڑے میں نماز پڑھنا ہوگی۔

۳ مباح ہو:

▪ یعنی لباس نماز پڑھنے والے کی ملکیت ہو یا مالک کی اجازت ہو۔ اگر بغیر خمس و زکوٰۃ دیئے ہوئے کسی رقم سے لباس خریدا گیا ہو یا کسی ایسے شخص کے ترکہ سے جس پر خمس و زکوٰۃ واجب تھا اور اس نے ادائیگی نہ کی ہو کوئی لباس خریدا گیا ہے تو ایسے لباس میں نماز باطل ہے۔

۴ مردار کی کھال کا نہ ہو:

▪ یعنی اس جانور کا ہو جسے شرعی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہو۔ مردار سے بچنے کا ذریعہ صرف یہ ہے کہ مسلمان سے خریدا گیا ہو۔ غیر مسلم سے خریدے ہوئے چمڑے میں نماز صحیح نہیں ہے جب تک کہ اس کے صحیح ذبح ہونے کا علم نہ ہو۔

۵ حرام گوشت جانور کا کوئی جزء نہ ہو:

■ یعنی حرام گوشت جانور کے معمولی جزء سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اکثر فقہاء کا نظریہ ہے کہ نماز میں کپڑے پر کتے یا بلی کا ایک بال بھی پڑ جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

۶ خالص ریشم کا نہ ہو:

■ یعنی مردوں کے لئے خالص ریشم کے کپڑے کا پہننا حرام ہے خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں۔ ہاں اگر اس میں کوئی دوسری چیز اتنی ملادی جائے کہ وہ ریشمی نہ کہلائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

۷ سونے کے تاروں کا بنا نہ ہو:

■ یعنی سونے کے تاروں سے بنے ہوئے کپڑوں کا استعمال مردوں کے لئے حرام ہے اسی طرح مردوں کے لئے سونے سے زینت اور آرائش بھی ناجائز ہے۔ جیسے سونے کی انگوٹھی، چین، چشمہ کا فریم، گھڑی، بٹن وغیرہ۔ عورتوں کے لئے یہ تمام باتیں جائز ہیں۔

مردوں کے لئے سونے کا استعمال نماز اور غیر نماز دونوں حالتوں میں حرام ہے۔ چاہے وہ منت کے کڑے اور چھلے ہی کیوں نہ ہوں لیکن یہ بھی یاد رہے کہ سونے میں خالص کی قید نہیں بلکہ اگر مخلوط بھی ہے تو بھی ناجائز ہے۔ جب تک کہ اس میں کوئی دوسری دھات اتنی نہ ملادی جائے کہ اسے سونا نہ کہہ سکیں۔

۱۲

بارہواں سبق

مکانِ نماز یعنی نماز کی جگہ

مکانِ نماز سے مراد وہ جگہ ہے جہاں کھڑے ہوکر انسان نماز ادا کرتا ہے۔ اس جگہ کے لئے پاک ہونے کی کوئی قید نہیں ہے بلکہ نجس جگہ پر بھی نماز ہوسکتی ہے، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ جگہ کی تری بدن اور کپڑے تک یا بدن اور کپڑے کی تری جگہ تک نہ پہنچ جائے۔ مگر سجدہ کی جگہ کا پاک ہونا بہر حال ضروری ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

نماز کی جگہ میں حسب ذیل شرائط ضروری ہیں:

۱ مباح و جائز ہو یعنی دوسرے کی زمین پر یا مشترکہ آراضی میں بغیر مالک و شریک کی اجازت کے نماز باطل ہے۔

- عام موقوفات یعنی مسجد وغیرہ میں جو پہلے جگہ لے لے اُسے اُس کی جگہ سے ہٹایا نہیں جاسکتا، ایسا کرنے سے ہٹانے والے کی نماز باطل ہوجائے گی۔ بعض لوگ مسجد وغیرہ میں اپنی ایک مستقل جگہ اس طرح بنا لیتے ہیں کہ چاہے نماز پڑھ رہے ہوں یا نہ پڑھ رہے ہوں اُن کا قبضہ رہتا ہے، یہ درست نہیں ہے۔

- اجازت کے صریحی بیان کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مالک کے راضی ہونے کا یقین ہونا کافی ہے۔

۲ نماز میں معصومؑ کی قبر آگے نہ ہونا چاہئے بلکہ پیچھے پڑھے یا زیادہ سے زیادہ برابر کھڑا ہو۔
ہاں اگر کافی فاصلہ ہو جائے یا درمیان میں کوئی چیز حائل ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

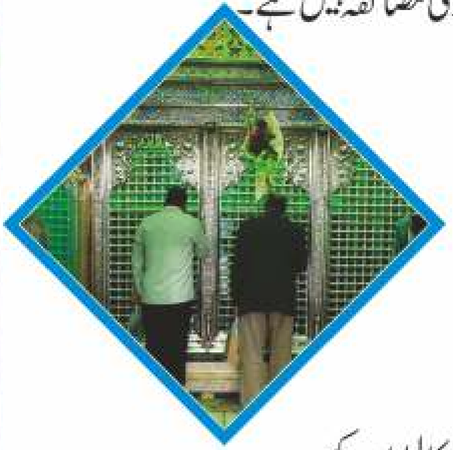

۳ نماز کی جگہ کو ساکن اور ٹھہرا ہوا ہونا چاہئے۔ چلتی سواری پر اس وقت تک نماز نا جائز ہے جب تک نماز کے آخر وقت تک اُتر کر یا رُکی ہوئی سواری میں نماز پڑھنا ممکن رہے۔

- اگر مجبوری کی صورت ہو تو جہاں تک ممکن ہو سکون و استقرار اور قبلہ کا لحاظ رکھے۔
- نماز کے لئے کوئی خاص جگہ معین نہیں ہے۔ لیکن مسجد کو دیگر مقامات پر فوقیت و فضیلت حاصل ہے۔ چاہے وہاں نماز جماعت ہو یا نہ ہو۔ جماعت کا ہونا مزید ثواب و برکت کا باعث ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- مسجد کی عظمت یہ ہے کہ عام مسجدوں میں ایک نماز پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جامع مسجد میں ایک نماز سو نمازوں کے برابر ہے۔ مسجد کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز بغیر مسجد میں پڑھے مقبول نہیں ہو سکتی سوا اس کے کہ کوئی مجبوری ہو۔
- دوسری روایت یہ ہے کہ مسجد روز قیامت ان نمازیوں سے فریاد کرے گی جو نماز پڑھتے تھے لیکن مسجد میں نہیں آتے تھے۔

خدا عادل ہے

* خدا ہر برائی سے پاک ہے اور اس میں ہر کمال موجود ہے۔ نہ وہ کوئی برا کام کرسکتا ہے اور نہ کسی ایسے کام کو ترک کرسکتا ہے جس کا کرنا ضروری ہو۔

لہٰذا نہ خدا ظلم کرسکتا ہے اور نہ ظالم کو بغیر سزا دیئے چھوڑ سکتا ہے۔ یہی خدا کے عادل ہونے کا مطلب ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

کوئی بھی برا کام کوئی شخص تب کرتا ہے جب اسے اسکی برائی معلوم نہ ہو یا برائی تو جانتا ہو لیکن اپنے خیال میں اُس برائی کو کر کے کوئی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہو۔

◆ خدا کے لئے یہ دونوں باتیں ممکن نہیں ۔ وہ عالم ہے لہٰذا ہر برائی کو جانتا ہے اور غنی ہے لہٰذا اسکو کسی چیز کی ضرورت ہے نہ کسی چیز کا لالچ ۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا عادل ہے۔

◆ خدا نے بندوں کو حکم دیا ہے کہ ظلم نہ کریں۔ قرآن مجید میں بھی یہ حکم بار بار آیا ہے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں اور بارہ اماموں نے بھی اُس کا یہ حکم بیان کیا ہے لہٰذا دوسروں کو ظلم نہ کرنے کا حکم دے کر وہ خود کیسے ظلم کر سکتا ہے؟

لہٰذا ماننا پڑتا ہے کہ خدا عادل ہے۔

بچو!

- تم عدل وانصاف کی عادت ڈالو۔
- کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرو۔
- کسی کا حق نہ مارو۔
- کسی کی جھوٹی شکایت نہ کرو۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

◆ اللہ کا قرآن میں ارشاد ہے:

▪ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ کُوْنُوْا قَوّٰامِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ (مائدہ۔۸)

اے ایمان والو! ہمیشہ اللہ کے لئے قیام کرنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنے رہو اور خبردار! لوگوں کی دشمنی تمھیں انصاف چھوڑنے پر آمادہ نہ کردے۔

▪ اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی (مائدہ۔۸)

عدل کی عادت ڈالو، یہی تقویٰ سے قریب تر ہے۔

◆ **یاد رکھو!** اللہ عادل بھی ہے اور فضل وکرم کرنے والا بھی۔ وہ ہمارا باریکی سے حساب رکھنے والا بھی ہے اور ہماری نیکیوں کی حقیقت اور خطاؤں کی کثرت پوری طرح جاننے کے باوجود ہمارے ساتھ اپنے فضل وکرم کا برتاؤ کرتا ہے اور ہماری خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے اور ہماری حقیر اور گنتی کی نیکیوں کا بے حساب اجر وثواب عطا کرتا ہے جسکے ہم حقدار نہیں ہوتے۔ مگر وہ اپنا فضل ہمارے شامل حال کر دیتا ہے۔ اگر وہ صرف عدل سے کام لے تو ہم کسی ثواب کے بجائے صرف عذاب کے حقدار ہو سکتے ہیں اور جہنم ہمارا ٹھکانہ ہو سکتا ہے۔

اس لئے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے:

رَبِّ عَامِلْنَا بِفَضْلِكَ وَلَا تُعَامِلْنَا بِعَدْلِكَ

اے پروردگار! ہمارے ساتھ اپنے فضل کا معاملہ کرنا اپنے عدل کا معاملہ نہ کرنا۔

لہٰذا

TANZEEMUL MAKATIB E- LIBRARY

◆ ہمیں لوگوں کی چھوٹی بڑی غلطی پر ناراض نہ ہونا چاہئے بلکہ معاف کر دینا چاہئے۔ ہم اللہ کے بندوں کی غلطیوں کو معاف کر دیں گے تو اللہ بھی اپنے فضل سے کام لے گا اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔

◆ خدا کے عادل ہونے کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ خدا نے کہا ہے کہ برے کام کرنے والوں کو دوزخ میں ڈالوں گا اور اچھے کام کرنے والوں کو جنت دوں گا۔

انسان جنت کی لالچ اور دوزخ کے خوف کی وجہ سے اچھے کام کرتے ہیں اور برے کاموں کو چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ ان کو خدا کی بات پر بھروسہ ہے۔ لیکن اگر خدا عادل نہ ہو بلکہ ظالم ہو تو ہم سوچ سکتے ہیں کہ ممکن ہے ہم اچھے کام کریں پھر بھی خدا دوزخ میں ڈال دے۔

یہ سوچنے کے بعد

نہ خدا پر بھروسہ رہے گا نہ کوئی شخص برا کام کرنے سے باز رہے گا اور نہ کوئی اچھا کام کرے گا۔ اس طرح دنیا برائی سے بھر جائے گی۔ اس لئے خدا کو عادل ماننا ہم سب پر لازم ہے۔

چودھواں سبق

۱۴

واجباتِ نماز

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

نماز میں گیارہ چیزیں واجب ہیں اور انھیں کے مجموعہ کا نام نماز ہے۔

واجبات نماز

- نیت
- تکبیرۃ الاحرام
- قیام
- قرأت
- ذکر
- رکوع
- سجود
- تشہد
- سلام
- ترتیب
- موالات

* ان میں سے پانچ واجب رکن ہیں یعنی ان کی بھولے سے بھی کمی یا زیادتی نماز کو باطل کر دیتی ہے:

نیت	تکبیرۃ الاحرام	قیام	رکوع	سجود

* باقی چھ غیر رکن ہیں یعنی ان کو قصداً چھوڑ دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ لیکن بھولنے سے نہیں ہوتی۔

نیت

● نیت سے مراد ارادہ ہے یعنی انسان متوجہ ہو کہ وہ قربت خدا کے لئے نماز پڑھ رہا ہے۔ نیت رکن ہے اس کو ہمیشہ دل و دماغ میں ہونا چاہئے۔ الفاظ کا زبان سے ادا کرنا یا دل میں دہرانا ضروری نہیں ہے بلکہ نماز احتیاط میں تو زبان سے ادا کرنا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

تکبیرۃ الاحرام

● نیت کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا رکن نماز ہے اور پوری نماز میں یہی ایک تکبیر واجب ہے اس کے علاوہ تمام تکبیریں مستحب ہیں۔

قیام

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

● نماز کھڑے ہو کر پڑھنا واجب ہے اور اگر بیمار یا کمزور ہے تو جتنی دیر کھڑا رہ سکے کھڑا رہے پھر بیٹھ جائے پھر اگر طاقت آ جائے تو پھر کھڑا ہو جائے اور جو بیٹھ بھی نہ سکے وہ داہنی کروٹ لیٹ کر اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو بائیں کروٹ لیٹ کر اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس طرح چت لیٹ کر نماز پڑھے کہ تلوے قبلہ کی طرف رہیں۔

● سورۂ حمد اور دوسرا سورہ پڑھتے وقت قیام واجب غیر رکنی ہے لیکن تکبیرۃ الاحرام کے وقت رکن ہے۔ اسی طرح رکوع سے پہلے بھی رکن ہے یعنی رکوع میں قیام سے جانا چاہئے۔ یہی قیام متصل بر کوع ہے۔

قیام متصل برکوع کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسرا سورہ پڑھنے کے بعد کچھ دیر قیام کر کے رکوع میں جائے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ قیام سے رکوع میں جائے، اس قیام کے رکن ہونے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر انسان حمد و سورہ کے بعد بھولے سے سجدہ کیلئے جھک گیا اور سجدہ کرنے سے پہلے یاد آیا کہ رکوع نہیں کیا ہے تو اب وہیں سے اٹھتے ہوئے رکوع میں نہیں رُک سکتا ورنہ نماز باطل ہو جائے گی۔ بلکہ اسے چاہئے کہ سیدھے کھڑا ہو اور اس کے بعد رکوع میں جائے۔

قرأت

- تکبیر کے بعد پہلی دو رکعتوں میں سورۂ الحمد اور اس کے بعد کوئی ایک سورہ پڑھنا واجب ہے۔ لیکن واجب سجدوں والے سورے نہیں پڑھ سکتا۔ اسی طرح اتنے لمبے سورے نہ پڑھے کہ نماز کا وقت نکل جائے۔
- جماعت کی حالت میں یہی دو سورے ماموم نہیں پڑھے گا۔ ورنہ باقی نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے وہ سب ماموم بھی پڑھے گا۔
- آخری دو رکعتوں میں انسان کو اختیار ہے چاہے **سورۂ حمد** پڑھے یا ایک مرتبہ **تسبیحات اربعہ**

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھے۔

یعنی

"اللہ ہر نقص سے پاک ہے اور ساری حمد اسی کے لئے ہے اور اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے"

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- تسبیحات اربعہ کا تین مرتبہ پڑھنا بہتر ہے۔

رکوع

- رکوع نماز کا ایک رکن ہے اگر اتفاقاً کبھی رہ جائے یا ایک سے دو ہو جائیں تو نماز باطل ہے۔
- رکوع میں اتنا جھکنا چاہئے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں تک پہنچ سکیں۔ گھٹنوں پر ہتھیلیوں کا رکھنا واجب نہیں ہے، لیکن بہتر ہے۔ رکوع میں ایک مرتبہ

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ

یعنی

"میرا بلند و برتر پروردگار ہر عیب سے پاک ہے اور میں اسکی حمد کرتا ہوں"

یا تین مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا ضروری ہے۔

- ان کلمات کو زیادہ سے زیادہ دہرانا افضل و مستحب ہے۔

● رکوع ختم کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہوکر سجدہ میں جائے اس لئے کہ یہ قیام بھی واجب ہے۔

کھڑے ہونے کے بعد

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا۔

یعنی

"اللہ نے اس شخص کو سنا جس نے اس کی حمد کی"

اوراس کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا مستحب ہے۔

● یہ بھی نماز کا ایک رکن ہے لیکن دو سجدے ملا کر جس کا مطلب یہ ہے کہ اتفاق سے کسی رکعت میں دو کے چار ہو جائیں یا ایک بھی نہ ہو سکے تو نماز باطل ہو جائے گی۔ سجدہ میں سات اعضاء کا زمین پر ٹکنا ضروری ہے:

پیشانی	دونوں ہاتھوں کے پنجے	دونوں گھٹنے	دونوں پیروں کے انگوٹھے

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

سجدہ میں کم سے کم ایک بار

"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ"

یعنی

میرا بلند و برتر پروردگار ہر عیب سے پاک ہے

یا تین مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا ضروری ہے۔

● ان کلمات کو زیادہ سے زیادہ دہرانا مستحب ہے۔

● سجدہ زمین یا جو چیزیں زمین سے اُگتی ہیں ان پر ہی کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ کھانے اور پہننے میں کام نہ آتی ہوں۔

● خاک شفا پر سجدہ کرنے کا زیادہ ثواب ہے۔ اس لئے کہ یہ خاک اسلامی قربانیوں کو یاد دلانے والی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ اسی خاک پر سجدہ کرنا لازمی ہو بلکہ ہر پاک مٹی، پتھر، لکڑی، پتے اور گھاس وغیرہ پر سجدہ کیا جا سکتا ہے۔

تشہد

● دوسری رکعت اور آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد تشہد واجب ہے جس کی صورت یہ ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

یعنی

''میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اور اکیلے اور لاشریک خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً حضرت محمدؐ اسکے بندے اور رسولؐ ہیں۔ پروردگارا! محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما''

اگر کوئی شخص تشہد بھول جائے اور بھول کر کھڑا ہو جائے اور رکوع سے پہلے یاد آ جائے تو فوراً بیٹھ کر تشہد پڑھے پھر باقی نماز مکمل کرے اور نماز کے بعد دو سجدۂ سہو کرے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

سلام

● نماز کے خاتمہ پر ایک سلام واجب ہے چاہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ پڑھے

یعنی

''سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر''

یا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

یعنی

''سلام ہو آپ سب پر اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں''

اس کے علاوہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

یعنی

''سلام ہو آپ پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں'' بہر حال مستحب ہے۔

ترتیب

● نماز کو اس کی صحیح ترتیب کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ یعنی نیت کر کے تکبیر کہے پھر سورۂ حمد پڑھے پھر دوسرا سورہ پڑھے پھر رکوع میں جائے۔ رکوع سے اُٹھ کر سجدہ میں جائے۔ ایک سجدہ سے اُٹھ کر پھر دوسرا سجدہ کرے پھر اسی طرح دوسری رکعت پڑھے۔ اگر دو ہی رکعت پڑھنا ہے تو سجدہ کے بعد تشہد و سلام پڑھ کر ختم کردے ورنہ باقی نماز اسی ترتیب سے ادا کرے۔

مُوالات

● نماز کے تمام افعال کو پے در پے ہونا چاہئے۔ درمیان میں اتنا فاصلہ یا ایسی خاموشی نہ ہو جائے کہ صورت نماز ہی ختم ہو جائے۔

مذکورہ واجبات کے علاوہ نماز کا ایک اہم جز قنوت ہے

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

قُنوت

دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے مستحب ہے اس میں ایک صلوات کا پڑھنا بھی کافی ہے۔

پندرہواں سبق

۱۵

مُبطِلاتِ نماز

نو چیزیں ایسی ہیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اس کا دوبارہ ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

مبطلات نماز

۱ حدث اور خبث

۲ قبلہ سے رخ مڑنا

۳ زیادہ کاموں کا انجام دینا

۴ کلام

۵ ہنسنا

۶ رونا

۷ کھانا پینا

۸ تکفیر

۹ آمین کہنا

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

۱ حدث اور خبث:

■ کسی ایسے حدث کا صادر ہو جانا جس سے وضو باطل ہو جاتا ہے یا غسل واجب ہو جاتا ہے اسلئے کہ ان چیزوں سے طہارت ختم ہو جاتی ہے اور طہارت کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی۔

• یا درمیانِ نماز بدن یا لباس کا نجس ہو جانا کہ اس صورت میں بھی اگر نماز توڑے بغیر نجاست دور کرنا ممکن نہ ہو تو نماز توڑ کر طہارت کر کے نماز پڑھنا ہوگی۔

۲ قبلہ سے رخ مڑنا:

■ پورے بدن کا قبلہ سے منحرف ہو جانا یا تنہا چہرہ کا اس قدر مڑ جانا جس سے پس پشت تک کی چیزیں دیکھ سکے، نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ رہ گیا داہنے بائیں تھوڑا سا مڑنا یا چہرہ کو موڑنا تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۳ زیادہ کاموں کا انجام دینا:

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

■ حالت نماز میں ایسے کام انجام دینا جن سے نماز کی صورت باقی نہیں رہتی جیسے اچھل پڑنا یا موبائل پر اتنی دیر تک مسیج وغیرہ پڑھنا کہ دیکھنے والا کہے کہ اب نماز نہیں پڑھ رہے۔

• اسکے علاوہ ہاتھوں کو تھوڑا سا ہلانا، کسی ضرورت سے جھکنا، دو ایک قدم آگے پیچھے، داہنے بائیں ہٹ جانا، خطرہ میں سانپ بچھو کو مار دینا، بچہ کو گود میں اٹھا لینا، ٹیلی فون بند کر دینا یا اس قسم کے دوسرے معمولی افعال سے نماز باطل نہیں ہوتی بشرطیکہ حرکت کی حالت میں خاموش رہے کوئی ذکر وغیرہ نہ کرے اور قبلہ سے رخ مڑنے نہ پائے۔

بلا ضرورت یہ باتیں کسی طرح مناسب نہیں ہیں۔

٤ کلام:

- نماز کی حالت میں ذکر ودعا کے علاوہ کسی بھی لفظ کا زبان سے نکالنا نماز کو باطل کردیتا ہے۔ دعا وغیرہ میں بھی خطاب پروردگار عالم سے ہونا چاہئے کسی آدمی سے خطاب کر کے اسے دعا دینا ناجائز ہے۔

- نماز پڑھنے والے کو سلام کرنے کی ابتدا نہیں کرنی چاہئے لیکن اگر نماز پڑھنے والے کو کوئی سلام کرے تو فوراً انھیں لفظوں میں جواب سلام دینا چاہئے جن لفظوں میں سلام کیا گیا ہے۔ کسی لفظ کا اضافہ نہیں کرنا چاہئے۔ مثلاً اگر سلام کرنے والے نے **سلام علیکم** کہا ہے تو جواب بھی **سلام علیکم** ہی ہوگا۔ نہ **علیکم السلام** کہا جائے گا اور نہ **رحمۃ اللہ**۔ اور اگر کوئی **السلام علیکم** کہتا ہے تو جواب میں بھی **السلام علیکم** ہی کہا جائے گا۔

- اگر چند لوگوں کو سلام کیا جائے جن میں سے کوئی ایک یا چند لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو سب پر جواب واجب ہوگا اور کسی ایک شخص کا جواب کافی ہوگا لیکن اگر سب جواب کو ٹال جائیں تو گناہ میں بھی سب شریک رہیں گے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

٥ ہنسنا:

- نماز میں آواز کے ساتھ یا آواز کے بغیر اتنی شدت سے ہنسنا کہ سارا چہرہ سرخ ہوجائے۔ نماز کو باطل کردیتا ہے۔ البتہ مسکرانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

> ہنسی سے جب چہرہ سرخ ہوجائے تو بہتر یہ ہے کہ نماز کو تمام کرے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

۶ رونا:

▪ خوف خدا، یا اس کی محبت میں یا آخرت کے لئے گریہ کرنا بہترین عبادت ہے۔ بلکہ دنیاوی امور کے لئے اللہ کی بارگاہ میں رونے اور گڑگڑانے میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ البتہ حالت نماز میں جان بوجھ کر دنیاوی امور پر رونا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

• اگر بے اختیار رونا آ گیا اور انسان اس پر قابو پا سکا تو نماز باطل نہیں ہوگی۔ اگر بے اختیار معصومینؑ کی یاد اور غم میں آنسو آ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۷ کھانا پینا:

▪ نماز کی حالت میں کسی مقدار میں بھی کھانا پینا ناجائز ہے اور اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر منھ میں شکر وغیرہ کے کچھ ریزے رہ گئے ہیں اور وہ بغیر ارادہ کے اندر چلے جائیں تو اس سے کوئی اثر نماز پر نہیں پڑتا۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

• اس حکم سے صرف وہ شخص آزاد ہے جو نماز **وتر** پڑھ رہا ہو اور صبح کو اسے روزہ رکھنا ہو۔ ایسے آدمی کو یہ اختیار ہے کہ نماز کی حالت میں پانی پی لے، کھانا وہ بھی نہیں کھا سکتا۔

پانی پینے میں بھی قبلہ کا لحاظ انتہائی ضروری ہے۔

۸ تکفیر:

▪ یعنی نماز میں ہاتھ باندھنا شریعت اسلام کی رو سے ناجائز ہے۔ اور **ہاتھ باندھ کر** نماز پڑھنے سے نماز باطل ہو جائے گی۔

۹ آمین کہنا:

■ سورۂ حمد کے خاتمہ پر عام مسلمانوں کی طرح **آمین** کہنا **فقہ آل محمدؑ** کی رو سے ناجائز ہے۔ بلکہ اس سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ بے اختیار زبان سے نکل جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ وہ مقامات ہیں جہاں نماز خود بخود باطل ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کسی موقع پر بھی نماز کا توڑنا جائز نہیں ہے۔ البتہ ضرورت کے وقت ایسا ہوسکتا ہے چاہے وہ ضرورت دنیوی ہو یا دینی بلکہ بعض حالات میں اگر جان، مال یا آبرو کا خطرہ ہے تو نماز کا توڑ دینا واجب ہوجاتا ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ نماز توڑتے وقت ایک سلام پڑھے۔

دھیان رکھو!

■ مردوں کو نماز یومیہ میں صبح، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتیں **آواز سے** پڑھنا چاہئیں۔ ان کے لئے آہستہ پڑھنا درست نہیں۔ عورتوں کو اختیار ہے کہ آواز سے پڑھیں یا بغیر آواز کے۔ بشرطیکہ کوئی نامحرم سننے والا نہ۔ لیکن اگر کوئی نامحرم سننے والا ہو تو آہستہ سے پڑھیں۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

■ ظہر و عصر مکمل اور مغربین کی آخری رکعتیں آہستہ پڑھی جائیں گی۔

• لیکن یہ خیال رہے کہ یہ بات صرف حمد و سورہ کے بارے میں ہے اس کے علاوہ پوری نماز کے بارے میں انسان کو اختیار ہے چاہے آہستہ پڑھے یا آواز سے۔

■ حمد و سورہ اور دیگر ذکر و دعا کے پڑھنے میں عربی قواعد کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

■ حمد و سورہ بآواز پڑھتے وقت ہر ہر حرف کا آواز سے پڑھنا واجب ہے۔ مثلاً ضَآلِّیۡنَ کا نون بھی آواز سے ادا کرنا ضروری ہے۔

نُبُوَّت

- اس دنیا میں آدمی بھی پیدا ہوتے ہیں اور جانور بھی۔ زندگی بھر دونوں کھاتے پیتے ہیں اور رہتے ہیں۔ پھر ایک دن دونوں ہی کو موت آجاتی ہے۔ ان باتوں میں آدمی اور جانور ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔

لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ جانوروں سے ان کے کاموں کا حساب نہ لیا جائے گا اور وہ اپنے کاموں کی وجہ سے جنت یا دوزخ میں نہ بھیجا جائے گا۔ لیکن انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوکر اپنے خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ جس سے خدا خوش ہوگا اس کو جنت کی اچھی نعمتیں ملیں گی اور جس سے خدا ناراض ہوگا اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- جانور کی زندگی میں یہ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ خدا کن باتوں سے خوش ہوتا ہے اور کن باتوں سے ناراض ہوتا ہے۔ مگر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اُن باتوں کو بھی معلوم کرے جن سے خدا خوش ہوتا ہے اور اُن باتوں کو بھی معلوم کرے جن سے خدا ناخوش ہوتا ہے۔

• خدا بندوں پر مہربان ہے اس لئے اچھی اور بُری باتیں بتانے کے لئے اُس نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھیجے۔

جن میں:

- تین سو تیرہ رسول تھے۔
- تین سو تیرہ رسولوں میں پانچ بڑے رسول تھے جن کو اولوالعزم کہتے ہیں۔
- ان پانچ رسولوں میں سب سے بڑے ہمارے رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

جو خدا کے آخری نبی ہیں۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- آپ کے بعد کوئی نبی نہ آیا ہے نہ آئے گا۔ جتنے لوگوں نے آپ کے بعد نبی ہونے کا دعوٰی کیا ہے وہ سب جھوٹے ہیں۔ جیسے: مُسَیلَمہ کذّاب، سُجاح اور غلام احمد قادیانی۔

◆ جن نبیوں کے نام قرآن مجید اور دیگر کتابوں میں ملتے ہیں ان میں مشہور یہ ہیں:

۱ حضرت آدمؑ	۲ حضرت شیثؑ	۳ حضرت نوحؑ	۴ حضرت ادریسؑ
۵ حضرت ابراہیمؑ	۶ حضرت لوطؑ	۷ حضرت اسمٰعیلؑ	۸ حضرت اسحاقؑ

۹	حضرت یعقوبؑ	۱۰	حضرت یوسفؑ	۱۱	حضرت یونسؑ	۱۲	حضرت صالحؑ
۱۳	حضرت ہودؑ	۱۴	حضرت شعیبؑ	۱۵	حضرت موسیٰؑ	۱۶	حضرت ہارونؑ
۱۷	حضرت داؤدؑ	۱۸	حضرت سلیمانؑ	۱۹	حضرت ذوالکفلؑ	۲۰	حضرت الیسعؑ
۲۱	حضرت الیاسؑ	۲۲	حضرت زکریاؑ	۲۳	حضرت یحییٰؑ	۲۴	حضرت یوشعؑ
۲۵	حضرت عیسیٰؑ						

اور

۲۶ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

■ پانچ اولوالعزم رسول جن کو خدا نے صاحب شریعت بنایا تھا وہ یہ ہیں:

جناب نوحؑ	جناب ابراہیمؑ	جناب موسیٰؑ
جناب عیسےٰؑ	حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔	

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

■ ہمارے رسولؐ کے آنے کے بعد پچھلی تمام شریعتیں خدا نے ختم کر دیں۔

■ اب قیامت تک صرف آپ کی شریعت باقی رہے گی اور صرف اُس شخص کو نجات ملے گی جو آپ کی شریعت کا ماننے والا ہوگا۔

سترہواں سبق

۱۷

نبی کے اوصاف

نبی کو پہچاننے کے لئے ان چند باتوں کا جاننا ضروری ہے :

- نبی پیدائشی طور پر نبی ہوتا ہے۔
- نبی لوگوں کا بنایا ہوا نہیں ہوتا۔ اس کی نبوت وہبی ہوتی ہے اس کی نبوت کا منصب اللہ سے ملتا ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- نبی عالم پیدا ہوتا ہے اس لئے ہر گناہ سے نفرت کرتا ہے اور ہر برائی سے بیزار رہتا ہے۔ اسی نفرت اور بیزاری کی وجہ سے وہ کبھی گناہ نہیں کرتا۔ یہ سمجھنا غلط ہے کہ معصوم برائی نہ کرنے اور نیک کام کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

- نبی معصوم ہوتا ہے اس سے نہ کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے نہ کوئی برائی، نہ بھول چوک ہوتی ہے اور نہ خطا و غلطی۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ اپنے علم اور نفس کی پاکیزگی کے باعث اپنے ارادہ اور اختیار سے گناہوں سے بچتا ہے اور نیکیاں بجالاتا ہے۔

- نبی ہمیشہ شریف اور باعزت گھرانے میں پیدا ہوتا ہے۔ اسکے ماں باپ، دادا، دادی اور تمام آباء واجداد مسلمان ہوتے ہیں۔ نبی کسی کافر کی نسل میں نہیں پیدا ہوتا بلکہ ہمیشہ پاک و پاکیزہ اور طیب و طاہر نسل میں پیدا ہوتا ہے۔
- نبی کوئی ایسا کام یا پیشہ اختیار نہیں کرتا جو ذلت اور رسوائی کا سبب ہو۔
- نبی کو کوئی قابل نفرت بیماری نہیں ہوتی۔
- نبی جن لوگوں کی ہدایت کے لئے آتا ہے ان سب لوگوں سے ہر کمال اور خوبی میں بہتر ہوتا ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- نبی کے زمانہ کا کوئی انسان کسی خوبی میں نبی سے افضل نہیں ہوسکتا۔

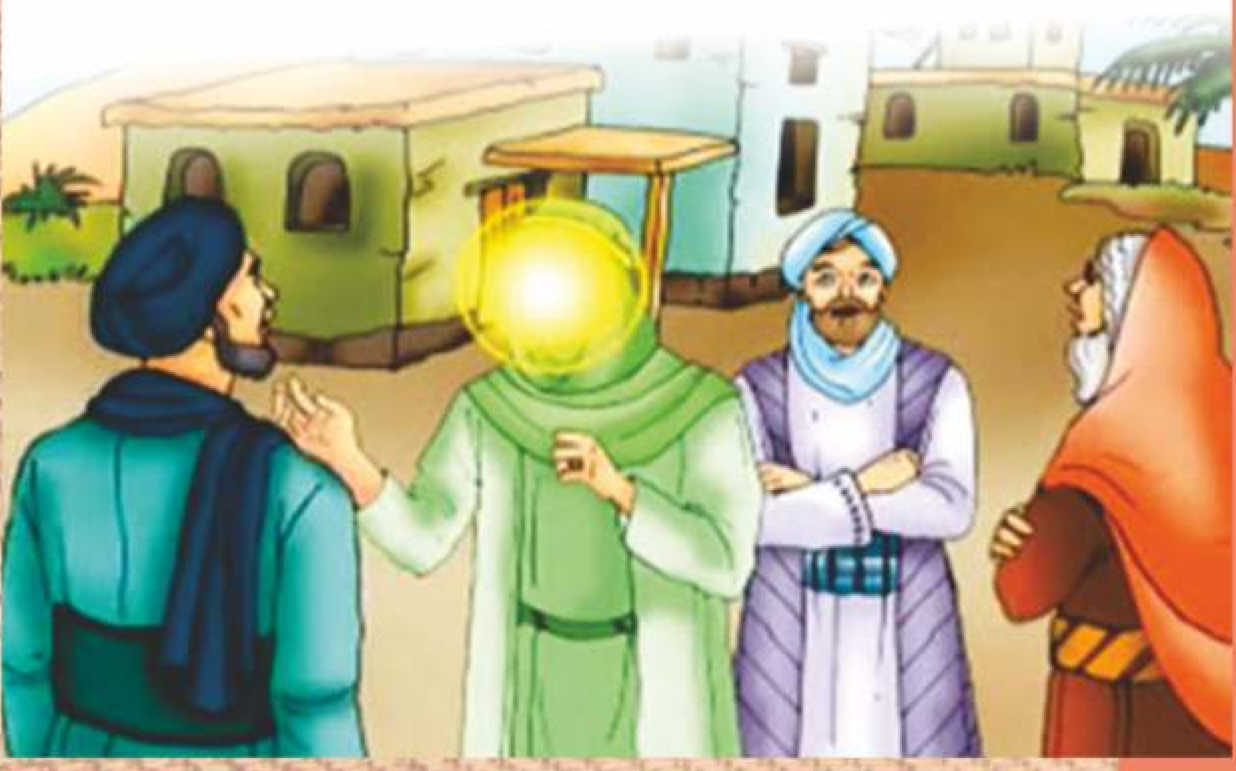

نبی کی پہچان

خدا نے کس کو نبی بنا کر بھیجا ہے یہ بات ہم کو دو طرح سے معلوم ہوتی ہے:

۱ جو نبی موجود ہے وہ بعد میں آنے والے نبی کا نام، پتہ، نشان اور پہچان بتا کر جائے جیسے جناب عیسیٰ علیہ السلام

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

ہمارے نبیؐ کے آنے کی خبر دے گئے تھے اور آپ نے پیشینگوئی فرمائی تھی کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا جو آخری نبی ہوگا اور اس کا نام احمدؐ ہوگا۔

ہمارے نبیؐ کے آنے کی خبر حضرت موسیٰؑ نے بھی دی تھی۔ آپ نے بتایا تھا کہ یثرب کے شہر میں آخری نبی آئے گا۔ چنانچہ یہودی ہمارے نبیؐ کے آنے سے پہلے ہی شہر یثرب میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ یثرب مدینۂ منورہ کا پرانا نام ہے۔ یہودی اور عیسائی جناب موسیٰؑ اور جناب عیسیٰؑ سے خبر سن کر آخری نبی کا انتظار کر رہے تھے مگر ان کی سب سے بڑی بدبختی یہ تھی کہ جب وہ نبی تشریف لائے جن کا انھیں انتظار تھا تو بجائے ایمان لانے اور مدد کرنے کے آپ کے سخت مخالف اور دشمن ہو گئے۔

۲ نبی کے پہچاننے کا دوسرا ذریعہ معجزہ ہے۔ خدا کی دی ہوئی طاقت سے نبی کا اپنی نبوت کے ثبوت میں ایسا حیرت انگیز کام کرنا جس کا جواب لانے سے اس کے زمانے والے عاجز ہوں معجزہ کہلاتا ہے۔

کیونکہ اس طرح

زمانہ کے لوگوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ معجزہ دکھانے والا خدا کا بھیجا ہوا نبی ہے۔ اسی لئے ہر نبی اپنی نبوت کے

دعوے کے ثبوت میں معجزہ پیش کرتا ہے جیسے:

- جناب **موسیٰ** علیہ السلام کا عصا جس نے اژدہا بن کر جادوگروں کی ان تمام رسّیوں کو نگل لیا تھا جو جادوگروں کے کرتب کی وجہ سے رینگتے ہوئے سانپ نظر آرہی تھیں۔
- جناب **عیسیٰ** علیہ السلام مُردوں کو زندہ اور بیماروں کو بغیر دوا کے اچھا کر دیتے تھے۔

ہمارے نبی حضرت **محمد مصطفٰے** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی بہت سے معجزے دکھائے ہیں:

- آپ نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے۔
- ایک بار آپ کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہوا تھا۔
- پتھر اور جانور آپ کے حکم پر انسانوں کی طرح آپ کی نبوت اور رسالت کی گواہی دیتے تھے۔
- درخت آپ کے حکم پر چل کر آپ کے پاس آجاتے تھے۔
- قرآن مجید ہمارے نبیؐ کا سب سے بڑا اور قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے۔ جس میں تمام انسانوں اور جنوں کو چیلنج کیا گیا ہے کہ اگر ممکن ہو تو تم سب مل کر اس کے ایک ہی سورہ کا جواب لے آؤ۔ مگر آج تک جواب نہیں آسکا جو قرآن مجید کے معجزہ ہونے اور آخری رسولؐ کی رسالت کی دلیل ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

بچو! ہوشیار رہو!

آج کل پرچھائیں دکھائی دینے اور خون بہنے جیسی چیزوں کو معجزہ کہا جانے لگا ہے جبکہ صاحبان ایمان کو کسی معجزہ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ معجزہ کی ضرورت نبوت یا امامت سے انکار کرنے والوں کے لئے ہوتی ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اہلبیتؑ طاہرین کی قبورِ مُطہّر، یا اُن سے وابستہ دیگر حقیقی ٹھکانوں پر، یا اُن سے توسل کے نتیجہ میں بیماریوں کی شفا جیسے کرامات کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ جو اُن کی ولایت کا ثبوت ہے۔

نماز قضا

■ اگر انسان سے اپنی واجب نماز چھوٹ گئی ہو یا بڑے بیٹے پر باپ کی قضا نماز واجب ہوگئی ہو تو اس کا فریضہ ہے کہ ان سب کی قضا کرے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

■ قضا نماز تمام احکام میں ادا ہی کی طرح ہے۔ اگر سفر کی قضا ہے تو گھر میں بھی سفر ہی کی طرح ادا کی جائے گی اور اگر گھر کی قضا ہے تو سفر میں بھی پوری ادا کی جائے گی۔

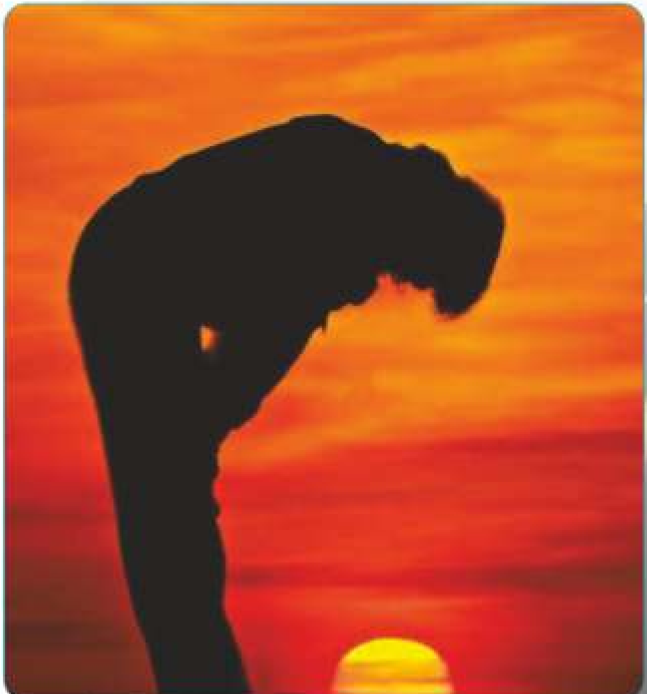

■ قضا نماز اگر جہری ہے تو جہری رہے گی اخفاتی ہے تو اخفاتی رہے گی۔ قضا نماز فرادیٰ بھی ہو سکتی ہے جماعت سے بھی ہو سکتی ہے۔ ترتیب کا لحاظ ضروری ہوگا۔ مثلاً پہلے ظہر کی پھر عصر کی پہلے مغرب کی پھر عشاء کی۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ صبح کی قضا نماز ظہرین کی ادا کے بعد پڑھے یا ظہرین کی قضا نماز مغربین کی ادا کے بعد پڑھے۔ قضا نماز کا کوئی وقت معین نہیں ہے ہر نماز کی قضا ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے۔

■ بڑا بیٹا والدین کی نماز اگر خود ادا کرنے پر قادر نہیں ہے تو اُجرت دے کر پڑھوائے۔ اجرت پر پڑھنے والا مرنے والے کی طرف سے نیت کرکے ویسی نماز پڑھے جیسی نماز مرنے والے کی قضا ہوئی ہے۔ لیکن جہر و اخفات میں اپنا لحاظ کرے گا یعنی اگر مرد عورت کی طرف سے پڑھ رہا ہے تب بھی جس نماز میں مرد سورے آواز سے پڑھتا ہے اس نماز میں آواز سے ہی پڑھے گا۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

بڑے بیٹے کے علاوہ قضائے والد کسی دوسرے پر واجب نہیں ہے یہ اور بات ہے کہ بڑے بیٹے کی نالائقی یا اس کے نہ ہونے کی صورت میں دیگر اولاد و اعزاء کو ازراہ ہمدردی اس فریضہ کو ادا کر دینا چاہئے۔ اسی طرح ماں کی قضا نمازیں بھی ادا کرنا چاہئے۔

● مُردے کی طرف سے اگر کوئی شخص از خود نماز ادا کر دے تو وارث کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

● عورت پر زمانہ حیض و نفاس میں چھوٹ جانے والی نمازوں کی قضا واجب نہیں ہے البتہ اس زمانہ کے روزے کی قضا ضروری ہے۔

- بیمار آدمی قضائے عمری کو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا بلکہ صحت کا انتظار کرے گا۔ ہاں اگر صحت سے مایوس ہو گیا ہے تو بیٹھ کر ہی ادا کرے گا۔
- عام طور سے جمعۃ الوداع کے دن چار رکعت نماز یا شب قدر کی بعض نمازوں کو زندگی بھر کا کفارہ مشہور کر دیا گیا ہے اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے بلکہ ہر قضا نماز کا ادا کرنا بہر حال ضروری ہے۔
- اسی طرح شب قدر میں قضائے عمری کے نام سے پڑھی جانے والی چھ دن کی قضا نمازیں بھی زندگی بھر کی قضا نمازوں کے برابر نہیں ہوتیں۔

بچو! یاد رکھو!

کوئی عمل کسی دوسرے عمل کی جگہ نہیں لے سکتا۔ نہ نقش دیکھنے سے زندگی بھر کی قضا نمازیں ادا ہو سکتی ہیں اور نہ ہی حج وعمرہ وزیارت کا ثواب مل سکتا ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

بیسواں سبق

۲۰

نماز کی غلطیاں

نماز میں غلطیوں کی دو صورتیں ہوتی ہیں: بھول اور شک۔

بھول

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

بھول جانے کی صورت یہ ہے کہ انسان حالت نماز میں کسی واجب کے ادا کرنے سے غافل ہو جائے۔

- ایسی صورت میں اگر بھولی بات اگلے رکن میں داخل ہونے سے پہلے یاد آجائے تو فوراً پلٹ کر اسے بجالائے۔ اور اگر رکن میں داخل ہونے کے بعد یاد آئے جیسے رکوع میں پہونچ کر سورۂ حمد یا دوسرے سورہ کا بھول جانا یاد آیا تو ایسی حالت میں جس چیز کو بھولا ہے اگر وہ خود رکن نہیں ہے تو نماز کو آگے بڑھادے اور بعد میں ہر بھولی ہوئی بات کے لئے دو سجدۂ سہو کرے اور اگر بھولی ہوئی بات خود رکن تھی تو نماز باطل ہوگئی پھر سے پڑھے۔

- اگر پلٹ کر واجب کو ادا کرنے میں کوئی زیادتی ہوگئی ہے تو اس زیادتی کے لئے بھی سجدۂ سہو کرے گا، مثلاً کھڑے ہو جانے کے بعد یاد آئے کہ تشہد نہیں پڑھا ہے تو فوراً بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اور نماز کے بعد دو سجدۂ سہو کرے اس لئے کہ کھڑے ہو کر پھر بیٹھنا پڑا اور تشہد کے بعد پھر کھڑا ہونا پڑا۔ قیام کی اس زیادتی کے لئے سجدۂ سہو کرنا ہونگے۔

شک

شک کا مطلب یہ ہے کہ انسان یہ طے نہ کر سکے کہ اسے کیا کرنا ہے۔

- نماز میں شک پیدا ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ کبھی شک کا تعلق نماز کے افعال سے ہوتا ہے اور کبھی نماز کی رکعتوں سے۔

- افعال میں شک کا مطلب یہ ہے کہ دوران نماز **تکبیرۃ الاحرام** کہنے، **حمد** یا **دوسرا سورہ** پڑھنے، **رکوع یا سجدہ** کرنے یا **کسی واجب** کے بارے میں شک ہوجائے کہ اسے انجام دیا ہے یا نہیں، ایسی صورت کا حکم یہ ہے کہ اگر بعد والے عمل میں داخل ہونے کے بعد کسی پہلے والے عمل میں شک ہوا ہے تو اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی جائے گی بلکہ نماز کو صحیح قرار دیا جائے گا۔ مثلاً کسی شخص کو **سورۂ قل ھو اللہ احد** پڑھتے وقت **سورۂ حمد** کے پڑھنے میں شک ہو گیا تو وہ پلٹ کر سورۂ حمد پڑھنے کے بجائے نماز آگے پڑھتا رہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- رکعتوں میں شک کا مطلب یہ ہے کہ ان کی صحیح تعداد یاد نہ رہے۔ اس شک کی بظاہر بہت سی صورتیں ہیں لیکن صرف ۹ صورتوں میں نماز صحیح ہوسکتی ہے۔ باقی تمام صورتوں میں باطل ہوگی۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ شک پیدا ہوتے ہی دماغ پر زور دے کر صحیح بات یاد کرنے کی کوشش کرے۔ اب اگر کوئی فیصلہ نہ کر سکے تو نماز توڑنے کے بجائے شریعت کے بنائے ہوئے قوانین کا سہارا لے۔ فیصلہ نہ کر سکنے کی صورت میں نماز توڑنا حرام ہے۔

ان ۹ صورتوں کی تفصیل یہ ہے:

۱

- دوسرے سجدہ میں پہنچنے کے بعد یہ شک ہو کہ یہ سجدہ دوسری رکعت کا تھا یا تیسری رکعت کا۔ ایسی صورت میں تیسری سمجھ کر اسی حساب سے نماز تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے۔ اس لئے کہ اگر واقعی دوسری رکعت تھی تو ایک ہی رکعت کی کمی ہوئی ہے۔

٢ دوسرے سجدہ میں یا اس کے بعد دو اور چار میں شک ہو۔ ایسے میں چوتھی رکعت قرار دے کر نماز تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے۔

٣ دوسرے سجدہ میں یا اس کے بعد شک کرے کہ یہ رکعت دوسری تھی یا تیسری یا چوتھی۔ ایسے میں چوتھی سمجھے اور پہلے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے اس کے بعد دو رکعت بیٹھ کر۔

٤ دوسرے سجدہ میں یا اس کے بعد شک ہو کہ یہ رکعت چوتھی تھی یا پانچویں۔ ایسے میں چوتھی رکعت قرار دے کر نماز تمام کرے اور دو سجدۂ سہو کرے۔

٥ تیسری اور چوتھی رکعت کے بارے میں کسی حالت میں شک ہو۔ ایسے میں چوتھی قرار دے کر نماز تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

٦ حالت قیام میں شک ہو کہ یہ چوتھی ہے یا پانچویں۔ ایسے میں فوراً بیٹھ کر نماز تمام کر دے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

٧ حالت قیام میں شک ہو کہ یہ تیسری ہے یا پانچویں۔ ایسے میں بیٹھ جائے اور نماز تمام کر دے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے۔

٨ حالت قیام میں شک ہو کہ یہ تیسری ہے یا چوتھی یا پانچویں۔ ایسے میں بیٹھ کر نماز تمام کر دے اور دو رکعت کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط پڑھے۔

٩ حالت قیام میں شک ہو کہ یہ پانچویں ہے یا چھٹی۔ ایسے میں بیٹھ کر نماز تمام کرے اور دو سجدۂ سہو کرے۔

حسب ذیل چارٹ ان مسائل کو سمجھنے میں مددگار رہوگا۔

چار رکعتی نمازوں میں شک کی مختلف صورتیں

شک کی رکعتیں	حالت قیام میں	رکوع میں	رکوع کے بعد	پہلے سجدہ میں	دوسرے سجدہ میں یا اس کے بعد
۲ - ۳	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
۲ - ۴	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
۲ - ۳ - ۴	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح
۳ - ۴	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح
۳ - ۴ - ۵	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل
۴ - ۵	صحیح	باطل	باطل	باطل	صحیح

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

نمازی کی ذمہ داری ان مقامات پر جہاں نماز صحیح ہے

- ۳ پر بنا رکھ کر ایک رکعت اور پڑھ کر نماز مکمل کرے
ا رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا ۲ رکعت بیٹھ کر پڑھے۔
- ۴ پر بنا رکھ کر نماز مکمل کرے
۲ رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے۔
- ۴ پر بنا رکھ کر نماز مکمل کرے
۲ رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور ۲ رکعت بیٹھ کر پڑھے۔
- فوراً بیٹھ جائے ۴ پر بنا رکھ کر نماز مکمل کرے
ا رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا ۲ رکعت بیٹھ کر پڑھے۔
- اگر حالت قیام میں ہو بغیر رکوع کئے بیٹھ جائے نماز مکمل کرے
پھر ۲ رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور ۲ رکعت بیٹھ کر پڑھے۔
- اگر حالت قیام میں ہو بغیر رکوع بیٹھ کر نماز مکمل کرے
پھر ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا ۲ رکعت بیٹھ کر پڑھے

■ شک کے بارے میں یہ بات ضرور پیش نظر رہنی چاہئے کہ یہ سارے احکام صرف اس نماز کے لئے ہیں جس میں چار رکعتیں ہوتی ہیں۔ سہ رکعتی نماز یعنی مغرب اور دو رکعتی نماز یعنی صبح اور حالت سفر کی ظہر و عصر و عشا کا حکم یہ ہے کہ شک پیدا ہوتے ہی کچھ دیر غور کرے اگر شک کی صورت میں اطمینان پیدا ہو جائے تو اس پر عمل کرے ورنہ نماز کو اسی جگہ سے توڑ دے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

■ سلام کے بعد اگر کسی طرح کا شک ہو تو اسکی طرف کوئی توجہ نہ کیجائے گی اور نماز کو صحیح سمجھا جائے گا۔ کثیر الشک یعنی جس شخص کو بہت زیادہ شک ہوتا ہو اسکے شک کو کوئی اعتبار نہیں۔

اگر بیٹھنے کی حالت میں ہو
۴ پر بنا رکھ کر نماز کے بعد ۲ سجدہ سہو انجام دے

اکیسواں سبق

۲۱

سجدۂ سہو اور نماز احتیاط

سجدۂ سہو

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

● سجدۂ سہو چھ اسباب سے واجب ہوتے ہیں۔

۱۔ بھولے سے درمیان نماز میں بول پڑنا ایسے میں نماز باطل نہ ہوگی بلکہ دو سجدۂ سہو کرے گا۔

۲۔ بے محل سلام پڑھ دینا۔ مثلاً تین رکعتی یا چار رکعتی نماز میں بھولے سے دوسری رکعت میں سلام پڑھ دینا۔

۳۔ دوسرے سجدہ میں یا اس کے بعد یہ شک کرے کہ یہ چوتھی ہے یا پانچویں۔

۴۔ ایک سجدہ کا بھول جانا، دونوں کے بھولنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے اس لئے کہ دونوں سجدے ملکر رکن ہیں۔

۵۔ بے محل کھڑے ہو جانا جیسے کہ دوسری رکعت میں تشہد پڑھے بغیر کھڑا ہو جائے۔ ایسے میں بیٹھ کر تشہد پڑھے گا اور نماز کے بعد دو سجدۂ سہو کرے گا۔

۶۔ خود تشہد کا فراموش کر دینا اور بعد والی رکعت کے رکوع میں جا کر یاد آنا۔

سجدۂ سہو کی ترکیب

- نماز کے ختم ہوتے ہی قبلہ سے منحرف ہوئے بغیر فوراً دل میں نیت کرے کہ دو سجدۂ سہو فلاں غلطی کی بنا پر کرتا ہوں واجب قُرْبَةً اِلَی اللّٰہِ اور یہ قصد کر کے فوراً سجدہ میں جائے اور یہ ذکر کرے :

"بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُهٗ"

- پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دوبارہ سجدہ میں جا کر یہی پڑھے پھر سر اٹھا کر تشہد اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُهٗ پڑھ کر تمام کرے۔
- اگر نماز میں ایک سجدہ یا تشہد بھول گیا تھا تو خاتمۂ نماز پر پہلے اس **سجدہ** یا **تشہد** کی قضا کرے، اس کے بعد سجدۂ سہو کرے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

نمازِ احتیاط

- اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ اصل نماز کے ختم کرنے کے بعد فوراً ہی بلا فاصلہ نیت کر کے تکبیر کہے کہ نماز احتیاط ایک رکعت یا دو رکعت پڑھتا ہوں واجب قُرْبَةً اِلَی اللّٰہِ۔ یاد رہے کہ اس نیت کا زبان سے ادا کرنا جائز نہیں ہے۔
- تکبیر کے بعد فقط **سورۂ حمد** اور وہ بھی آہستہ پڑھ کر رکوع اور سجدہ کرے۔ اگر نماز احتیاط **ایک رکعتی** ہے تو تشہد و سلام پڑھ کر نماز تمام کر دے ورنہ دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھے اور سجدوں کے بعد تشہد و سلام پڑھ کر نماز تمام کر دے۔
- نماز احتیاط میں الحمد کے علاوہ دوسرا سورہ یا قنوت نہیں پڑھا جاتا ہے۔

۲۲

بائیسواں سبق

آداب ذکر و قرأت کے متعلق کچھ باتیں

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

۱

• نیت کے موقع پر بعض حضرات قُرْبَةً اِلَّا اللہ کہہ دیتے ہیں حالانکہ یہ لفظ "اِلَی اللہِ" ہے۔

۲

• صلوات میں اَللّٰھُمَّ سَلِّ (سین) سے کہہ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ رسول اکرمؐ کے لئے بد دعا ہے۔ اصل لفظ صَلِّ (صاد) سے ادا ہوتا ہے۔

۳

• اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ میں اَنْ کا نون گرا کر اُسکے ہمزہ کو بعد کے لام سے ملا کر اَلَّا اِلٰہَ پڑھنا چاہئے۔

۴

• صلوات میں مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ میں واؤ پر تشدید دیکر ''دال'' کو واؤ سے ملا کر پڑھنا چاہئے۔ یعنی مُحَمَّدِنْ نہیں بلکہ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ پڑھنا چاہئے۔

٥

• حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃِ اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ میں ''ۃ'' کو ''ہ'' پڑھنا چاہئے اس لئے کہ وقف اور ٹھہراؤ میں گول ''ۃ'' ''ہ'' سے بدل جاتی ہے۔یعنی قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوہ پڑھنا چاہے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ نہیں جیسا کہ بعض لوگ پڑھ دیتے ہیں کیونکہ یہ غلط ہے۔

٦

• تشہد میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں عَبْدُهٗ کے دال پر اور رَسُوْلُهٗ کے لام پر پیش ہونا چاہئے۔زبر غلط ہے۔

٧

• سورۂ حمد میں اَلْمُسْتَقِیْمَ پر ٹھہر بھی سکتے ہیں اور اَلْمُسْتَقِیْمَ پڑھ کر بعد سے ملا بھی سکتے ہیں۔مگر نماز میں سورۂ حمد کی ہر آیت پر ٹھہرنا مستحب ہے۔

٨

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

• سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَا میں مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ پر ٹھہرنا بھی جائز ہے اور مِنْ كُلِّ اَمْر پر ٹھہر کر سَلَامٌ کو بعد سے ملانا بھی جائز ہے۔

٩

• نماز کی حالت میں جتنے بھی ذکر واجب اور مستحب ہیں سب کو سکون و اطمینان کی حالت میں ادا کرنا چاہئے۔ ہلتے جلتے سوائے بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کے کسی ذکر کا ادا کرنا مناسب نہیں ہے۔بلکہ واجب ذکر کو ہلتے جلتے ادا کرنے سے نماز میں اشکال پیدا ہو جاتا ہے۔

اسلئے

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد کہنا چاہئے۔

• بعض لوگ رکوع سے اٹھتے ہوئے ہلنے جلنے کی حالت میں کہتے ہیں جو غلط ہے۔

ہمارے آخری نبیؐ

- ہمارے نبیؐ ۱۷ ربیع الاول سنہ ۱ عام الفیل کو جمعہ کے دن صبح صادق کے قریب مکۂ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ نبی کریمؐ کی والدۂ ماجدہ جناب **آمنہؑ** بنت وہب ہیں۔آپ کے نانا جناب **وہب** مدینۂ منورہ کے بہت با عزت آدمی تھے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- آپ کے والدگرامی جناب **عبداللہؑ** بن عبدالمطلبؑ تھے۔آپ کے دادا جناب **عبدالمطلبؑ** مکۂ معظمہ کی سب سے محترم شخصیت تھے۔انھیں سید البطحاء یعنی مکہ کا سردار کہا جاتا تھا۔ وہ خانۂ کعبہ کے متولی تھے۔ وہ حج کے زمانے میں حاجیوں کے کھانے پینے کا انتظام کرتے تھے۔
- نبی کریمؐ کی ولادت سے قبل ہی آپ کے والد جناب عبداللہؑ کا انتقال ہو گیا تھا۔اس لئے آپ کو آپ کے دادا نے پالا۔
- آپ کی ولادت کے وقت زمین سے آسمان تک ایک نور پھیل گیا تھا۔ملائکہ آسمان سے بڑی تعداد میں زمین

پر اُتر رہے تھے۔ شیطان نے گھبرا کر پوچھا! کیا قیامت آ گئی؟

- ملائکہ نے بتایا کہ آخری نبی حضرت **محمد مصطفٰے** صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا ہوئے ہیں۔ ہم آسمانوں سے مبارکباد کے لئے آ رہے ہیں۔ شیطان یہ سنکر رونے لگا۔

- جب آپؐ چار برس کے تھے تو آپ کی والدۂ ماجدہ جناب آمنہؑ نے **مقام ابْوَاء** میں انتقال فرمایا۔

آپؐ آٹھ برس کے ہوئے تو آپ کے شفیق دادا جناب **عبدالمطلبؑ** کا انتقال ہو گیا۔ دادا کے انتقال کے بعد آپؐ کی پرورش آپ کے حقیقی اور مہربان چچا **جناب ابوطالبؑ** نے کی۔ جناب ابوطالبؑ مرتے دم تک آپؐ کے حامی و مددگار اور ناصر و محافظ رہے۔

- رسولؐ کی چچی جناب **فاطمہؑ** بنت اسد **حضرت علی** علیہ السلام کی والدۂ ماجدہ ہیں۔ انھوں نے ماں کی طرح آپؐ کو پالا۔ آپؐ بھی ان کو ماں ہی کہتے تھے۔

- جب آپؐ کا سِن مبارک پچیس سال کا تھا تو آپؐ کی شادی عرب کی مشہور خاتون **جناب خدیجہؑ** سے ہوئی۔ جو انتہائی باعظمت خاتون تھیں اور ملیکۃ العرب یعنی عرب کی ملکہ کہلاتی تھیں۔ جناب خدیجہؑ نے اپنی ساری دولت اسلام کی تبلیغ پر صرف کر دی۔ جناب خدیجہؑ کے انتقال کے بعد نبیؐ کریم نے کئی شادیاں کیں لیکن آپؐ اپنی وفات تک جناب خدیجہؑ کو یاد فرماتے رہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- جب آپؐ کا سِن مبارک چالیس برس کا ہوا تو ستائیس رجب کو خدا نے آپؐ کو اعلان نبوت کا حکم دیا۔ تین سال آپؐ نے پوشیدہ تبلیغ کی اس کے بعد کھل کر تبلیغ کرنے کا حکم آیا۔

- جب آپؐ کی عمر اکیاون سال تھی اور اسلام کے اعلان کو گیارہ برس ہو چکے تھے تو چند مہینوں کے فاصلے سے یکے بعد دیگرے جناب ابوطالبؑ اور جناب خدیجہؑ نے انتقال فرمایا۔ آپؐ ان دونوں کی موت پر بہت رنجیدہ ہوئے اور اس سال کا نام **عَامُ الْحُزْنِ** یعنی **"غم کا سال"** رکھ دیا۔

- جب آپؐ کی عمر ترپن برس تھی تو مکہ میں تیرہ سال دین کی تبلیغ کرکے اور سخت ترین مصائب جھیل کر آپؐ نے مدینہ کی طرف **ہجرت** کی۔ ہجرت کی رات دشمنوں نے آپ کا گھر گھیر لیا تھا۔ آپؐ اللہ کے حکم سے گھر کے باہر نکلے تو دشمن اندھے ہو گئے اور آپؐ کو جاتے ہوئے نہ دیکھ سکے۔

- آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے بستر پر سلا دیا۔ دشمن بستر پر حضرت علیؑ کو لیٹا دیکھ کر رات بھر یہی سمجھتے رہے کہ نبی کریمؐ آرام فرما رہے ہیں اور **حضرت علی علیہ السلام** دشمنوں کی کھنچی ہوئی تلواروں میں رات بھر بڑے اطمینان سے آرام فرماتے رہے۔

- آنحضرتؐ نے ہجرت [illegible] ٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY
- آپؐ نے جس سال مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی ہے اسی سال سے ہجری سال شروع ہوتا ہے۔
- ہجرت کے دوسرے سال آپؐ نے اپنی لخت جگر، اسلام کی شہزادی جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی شادی دین و دنیا کے مولا حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام سے کی۔
- **۱۰ھ** میں آنحضرتؐ نے آخری حج کیا اور حج کی واپسی پر ۱۸ ذی الحجہ کو غدیر خم کے مقام پر سوا لاکھ حاجیوں کے سامنے، دوپہر کی دھوپ میں اور کھلے میدان میں **حضرت علی علیہ السلام** کو اللہ کے حکم سے اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا اور تمام مسلمانوں کا حاکم قرار دیا۔
- مدینہ واپس آکر آپؐ دو مہینے دس دن زندہ رہے اور چند دن بیمار رہ کر ۲۸ صفر ۱۱ھ کو انتقال فرما گئے۔
- حضرت علی علیہ السلام نے اللہ کے آخری رسولؐ کو غسل و کفن دیا اور رسالت کے آفتاب کو قبر کے مغرب میں چھپا دیا۔

عصمت

- ہم جاہل پیدا ہوتے ہیں اور دنیا کی ہر چیز سے بے خبر ہوتے ہیں پھر دھیرے دھیرے علم حاصل کرتے ہیں۔ جتنا ہمارا علم بڑھتا ہے اسی قدر ہماری جہالت کم ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود ہماری جہالت کے مقابلہ میں ہمارا علم بہت کم ہوتا ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- ہم میں سے بڑے سے بڑا عالم بھی کم علم ہی ہوتا ہے۔
- ہم جاننے کے باوجود بھول جاتے ہیں اور بھولے سے غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم جان بوجھ کر بھی غلطیاں اور گناہ کرتے ہیں۔
- اللہ نے ہمیں ان غلطیوں اور گناہوں سے بچانے کے لئے اور ہماری ہدایت کے لئے نبی اور امام بھیجے۔
- نبی اور امام کا ان تمام کمیوں سے پاک ہونا ضروری ہے ورنہ وہ ہماری ہدایت نہ کر سکیں گے بلکہ ضرورت ہوگی کہ بھول، چوک اور غلطی کے موقع پر کوئی اُن کی بھی ہدایت کرے۔

- نبی اور امام کو معصوم بنانے کے لئے خدا اُن کو اپنی ایک مخصوص مہربانی کے ذریعہ ایسا عالم اور پاک نفس بنا دیتا ہے کہ اس کے بعد وہ نہ کبھی کسی غلطی کا ارادہ کرتے ہیں اور نہ ان سے کوئی گناہ ہو سکتا ہے۔

خدا کی اس مخصوص مہربانی کا نام عصمت ہے

اور خدا جس کو اپنی یہ مخصوص مہربانی عطا کرتا ہے وہ معصوم ہوتا ہے۔

- چونکہ عصمت ایک پوشیدہ مہربانی ہے جو خدا اپنے مخصوص بندوں پر فرماتا ہے لہٰذا خدا کے بتائے بغیر کسی کا معصوم ہونا معلوم نہیں ہو سکتا۔

- نبی کریمؐ، بارہ امامؑ اور جناب فاطمہؑ کے لئے اللہ نے بتایا ہے کہ یہ معصوم ہیں۔
- نبی یا امام کو صرف خدا ہی مقرر کر سکتا ہے کیونکہ امام کا معصوم ہونا ضروری ہے اور اس کی خبر سوائے خدا کے کسی کو نہیں ہوتی لہٰذا نبی یا امام وہی ہوتا ہے جسے خدا نے مقرر کیا ہو اور جس کے معصوم ہونے کی اُسی نے خبر دی ہو۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

۲۵

پچیسواں سبق

جماعت اور امام جماعت کے شرائط

بچو! تم پڑھ چکے ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے کا بے حد ثواب ہے اور بے اعتنائی کی وجہ سے جماعت میں شرکت نہ کرنا جائز نہیں۔ جماعت سے نماز کا اتنا ثواب ہے کہ اگر جماعت میں دس نمازی ہوں تو ساری کائنات مل کر بھی اس کے ثواب کو نہیں لکھ سکتی۔ اب ہم تمھیں جماعت کے اور مسائل سے آگاہ کرتے ہیں جنکے جانے بغیر جماعت صحیح نہیں ہو سکتی۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

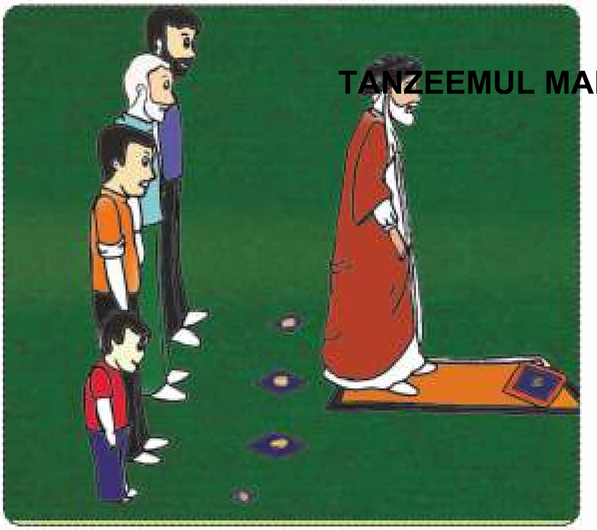

جماعت کے شرائط

۱

ماموم کو امام سے آگے نہ ہونا چاہئے۔ اگر ایک ہی ماموم ہو تو داہنی طرف ذرا سا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو۔ اگر کئی نمازی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں۔ اسی طرح اگر اکیلی عورت ہو تو وہ پیچھے ہی کھڑی ہو گی۔

۲

ماموم کی سجدہ گاہ اور امام کی جائے قیام میں ایک نمازی کے نماز پڑھنے بھر سے زیادہ کا فاصلہ نہ ہو بلکہ یہی حکم صفوں کے درمیان فاصلے کا بھی ہے۔

۳

امام اور ماموم کے درمیان کوئی ایسی چیز حائل نہ ہو جس سے اتصال ختم ہو جائے اس لئے کہ ماموم کا امام تک براہ راست یا دیگر مامومین کے ذریعہ اتصال انتہائی ضروری ہے۔ اتصال خواہ سامنے سے ہو یا دائیں بائیں سے۔ دیوار کے پیچھے کھڑے ہونے والے افراد کا سلسلہ اگر داہنے بائیں سے امام تک پہونچ جائے تو ان کی نماز صحیح ہے ورنہ بیکار۔

- اگر ماموم مرد کے علاوہ عورت بھی ہو تو مرد اور عورت کے درمیان پردہ ہو سکتا ہے اور اس سے نماز پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔
- اگر نماز کے دوران کوئی ایسا حائل پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے امام تک اتصال کا سلسلہ ٹوٹ جائے جیسے ایک سے زیادہ لوگ فرادیٰ کی نیت کر لیں یا اُنکی نماز قصر ہو اور جماعت کا سلسلہ کسی اور طرف سے قائم نہ ہو سکے جیسا کہ پہلی صف میں ہوتا ہے تو ایسی حالت میں فرادیٰ کی نیت کر کے باقی نماز مکمل کرنا چاہئے۔

۴

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

امام کی جگہ ماموم سے بلند نہ ہونی چاہئے ہاں تھوڑی سی بلندی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

- ماموم امام سے بلند ہو سکتا ہے خواہ کتنی ہی مقدار میں کیوں نہ ہو بشرطیکہ اجتماع کی شکل برقرار رہے اور دیکھنے والے کہیں کہ ایک ہی جگہ نماز ہو رہی ہے۔
- اگر امام معمولی سی اونچی جگہ کھڑا ہے یا جگہ ڈھالو قسم کی ہے تو امام کی جگہ تھوڑا سا بلند ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن یہ خیال رہے کہ ڈھال بھی زیادہ نہ ہو۔

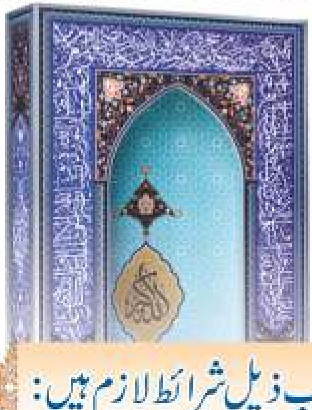

امام جماعت کے شرائط

امام جماعت میں ایمان، عقل اور حلال زادہ ہونے کے علاوہ حسب ذیل شرائط لازم ہیں:

۱

- مردوں کے لئے امام مرد ہو، عورت صرف عورتوں کو نماز جماعت پڑھا سکتی ہے۔

۲

■ امام عادل ہواور اس کی عدالت کسی نہ کسی طرح سے معلوم ہو۔

● نامعلوم شخص کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے۔البتہ اگر ماموین کے ذریعہ اطمینان پیدا ہو جائے تو نماز صحیح ہو جائے گی۔

۳

■ امام کی قرأت ٹھیک ہو یعنی زیر زبر میں غلطی نہ ہو حروف کی صحیح ادائیگی کرے۔ لازمی اصول تجوید کا خیال رکھے۔ توتلا اور ہکلا نہ ہو۔

● ہاں اگر ماموم بھی امام ہی کی طرح کسی لفظ میں اٹک جاتا ہو تو دونوں کی آپس میں جماعت ہو سکتی ہے۔

● جہاں سے امام ٹھیک سے قرأت اور اذکار کو ادا نہ کر سکے وہاں سے فرادیٰ ہو کر خود پڑھے۔

● پیش نماز کا علم میں ماموم سے بہتر ہونا یا اس کے برابر ہونا ضروری نہیں ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

● تیمم والا باوضو کو، جبیرہ والا صحیح و سالم کو، مجبوراً نجس لباس میں نماز پڑھنے والا پاک کپڑے والے کو نماز پڑھا سکتا ہے لیکن بیٹھ کر پڑھنے والا کھڑے ہو کر پڑھنے والے یا لیٹ کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو نہیں پڑھا سکتا۔

● اگر نماز کے بعد معلوم ہو کہ امام میں امامتِ نماز کے شرائط پورے نہیں تھے تو نماز پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔لیکن اگر جماعت کے بھروسے ایسی کمی ہو گئی ہے جو صرف جماعت میں روا ہے تو نماز کو پھر سے پڑھنا چاہئے۔

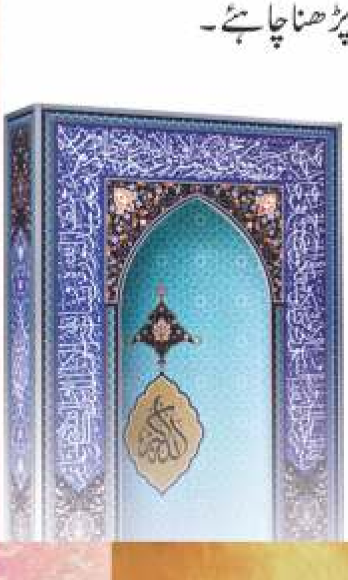

چھبیسواں سبق

۲۶

نماز جماعت کے احکام

۱

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- امام جماعت اپنے ماموم [illegible] وہ بھی اگر ماموم پہلی یا دوسری رکعت میں شریک ہو جائے۔ ورنہ ماموم کو خود ہی حمد و سورہ بھی پڑھنا ہوگا اور باقی اذکار بھی۔

۲

- اِخفاتی نماز یعنی ظہر و عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں ماموم کو قرأت نہیں کرنا چاہیے۔ یعنی حمد و سورہ نہیں پڑھنا چاہیے۔

- جہری نماز میں بھی اگر ماموم تک امام کی آواز پہنچتی ہے تو قرأت نہیں کی جائے گی۔ ہاں اگر آواز نہ پہنچ پائے تو ماموم کو حمد و سورہ پڑھنا چاہیے۔

۳

- جن جگہوں پر ماموم کو خود سوروں کی تلاوت کرنا ہے۔ مثلاً امام کی تیسری رکعت اور ماموم کی دوسری ہو تو چاہے نماز جہری یعنی مغرب و عشاء و صبح کی ہی کیوں نہ ہو قرأت آہستہ کرنی چاہیے۔ بلکہ اگر اُس تک امام کی آواز پہلی

دو رکعتوں میں نہیں پہنچ رہی ہے تو بھی قرأت آہستہ کرنا چاہئے۔

۴

▪ ماموم تکبیرۃ الاحرام امام سے پہلے نہ کہے۔ نماز کے تمام افعال مثلاً رکوع و سجدہ میں امام کی پیروی واجب ہے۔ یعنی افعال نماز امام کے ساتھ یا تھوڑا بعد انجام دے پہلے نہیں۔ اذکار جیسے ذکرِ رکوع اور ذکر سجدہ وغیرہ میں بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ امام سے پہلے نہ پڑھے۔

۵

▪ ایک نماز بلا وجہ دو مرتبہ نہیں پڑھی جاسکتی۔ ہاں اس میں ثواب ہے کہ جو نماز فرادیٰ پڑھ چکا ہے اسے موقع ملنے پر جماعت سے پڑھ لے۔ لیکن نماز دوبارہ پڑھنے کی صورت میں صرف قربت کی نیت کرنا چاہئے واجب کی نیت نہیں۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

ستائیسوں سبق

۲۷

نماز جماعت میں شرکت کے احکام

نماز جماعت میں شرکت کی مختلف صورتیں ہیں اور ہر ایک کے احکام الگ ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

پہلی رکعت

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

۱ **قرأت کے دوران:** ماموم حمد و سورہ نہیں پڑھے گا اور بقیہ اعمال کو امام جماعت کے ساتھ انجام دے گا۔

۲ **رکوع میں:** ماموم رکوع اور بقیہ افعال نماز کو امام جماعت کے ساتھ انجام دے گا۔

دوسری رکعت

۱ **قرأت کے دوران:** ماموم حمد و سورہ نہیں پڑھے گا لیکن امام جماعت کے ساتھ قنوت پڑھے گا اور اس کے ساتھ رکوع و سجدہ بجالائے گا اور امام کے تشہد پڑھتے وقت اس طرح بیٹھ کر تشہد پڑھے گا جیسے سجدہ سے قیام کرنے کی صورت ہوتی ہے یعنی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اور پیر کے پنجے زمین پر رہیں اور گھٹنے زمین سے تھوڑا اوپر۔

- اگر دو رکعتی نماز ہے، تو تشہد کے بعد سلام نہیں پڑھے گا بلکہ ایک رکعت نماز فرادیٰ پڑھ کر نماز تمام کردے گا۔

◆ اگر تین رکعتی یا چار رکعتی ہے، تو اپنی دوسری رکعت میں (جو کہ امام کی تیسری رکعت ہے) حمد و سورہ کو خود پڑھے اور جب امام تیسری رکعت مکمل کر کے چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو، تو ماموم تشہد پڑھے اور کھڑا ہو جائے۔ اور حمد یا تسبیحاتِ اربعہ پڑھے۔ اور آخری رکعت میں جب امام جماعت تشہد اور سلام پڑھ کر نماز کو تمام کر لے، تو وہ ایک رکعت اور بجالائے۔

۲ **رکوع میں:** رکوع کو امام جماعت کے ساتھ بجالائے اور بقیہ نماز کو اسی طرح پڑھے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

۳ **قنوت میں:** قنوت کو امام جماعت کے ساتھ پڑھے اور اسی طرح نماز پڑھے جس طرح قرأت کے دوران شرکت کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔

تیسری رکعت

۱ **سورۂ حمد یا تسبیحات اربعہ کے دوران:** اگر ماموم کو معلوم ہو کہ اگر وہ اقتدا کرے سورۂ حمد اور بعد والا سورہ یا صرف سورۂ حمد پڑھ لے گا، تو وہ اسی دوران اقتدا کر سکتا ہے اور حمد و سورہ یا صرف حمد پڑھے گا۔ اور اگر اسے معلوم ہو کہ حمد و سورہ یا صرف سورۂ حمد پڑھنے کا وقت نہیں ہے، تو بنا بر احتیاط واجب انتظار کرے کہ امام جماعت رکوع میں چلا جائے، اس کے بعد اقتدا کرے۔

۲ **رکوع میں:** اگر رکوع میں اقتدا کرے، تو امام کے ساتھ رکوع کرے۔ اس صورت میں حمد و سورہ اس سے ساقط ہو جائے گا۔ اور باقی نماز ویسے ہی پڑھی جائے گی، جیسا بیان کیا گیا۔

چوتھی رکعت

۱ حمد یا تسبیحات اربعہ کے دوران: اس کا حکم بھی وہی ہے جو تیسری رکعت میں اقتدا کا حکم ہے۔ اور جب امام جماعت آخری رکعت میں تشہد اور سلام کے لئے بیٹھے تو ماموم ان کے خاتمہ تک انتظار کرے، پھر کھڑا ہوجائے اور اپنی نماز کو فرادیٰ مکمل کرے۔

۲ رکوع میں: رکوع اور سجدوں کو امام کے ساتھ بجالائے اور بقیہ نماز کو اسی طرح بجالائے جیسا اوپر بیان کیا گیا ہے۔

آخری تشہد میں اقتدا

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

اگر کوئی شخص اس وقت پہنچے جب امام نماز کا آخری تشہد پڑھ رہا ہو، اس صورت میں اگر وہ جماعت کا ثواب حاصل کرنا چاہے تو نیت کے بعد تکبیرۃ الاحرام کہہ کر بیٹھ جائے اور امام کے ساتھ تشہد پڑھے، لیکن سلام نہ پڑھے اور انتظار کرے، یہاں تک کہ امام سلام پڑھ لے۔ اس کے بعد بِحَوْلِ اللہ پڑھے بغیر کھڑا ہوجائے اور نیت اور تکبیرۃ الاحرام کہے بغیر حمد و سورہ پڑھے اور اسے اپنی پہلی رکعت قرار دے۔

نمازِ قصر

■ سفر کی حالت میں چار رکعتی نماز قصر ہو جاتی ہے یعنی صرف دو رکعت رہ جاتی ہے۔ صبح اور مغرب کی نماز میں قصر نہیں ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

نماز کے قصر ہو جانے کی چند شرطیں یہ ہیں:

١
■ شروع سے چوبیس میل شرعی یعنی تقریباً چوالیس کلومیٹر تک جانے کا ارادہ ہو یا آمد و رفت ملا کر اتنی مسافت پوری ہو جاتی ہو۔

- مسافت کا حساب آبادی کے آخری حصہ سے ہوگا۔ لہٰذا اگر کسی آدمی کا ارادہ اس سے کم سفر کا ہو تو وہ قصر نہیں کر سکتا۔ چاہے تھوڑا تھوڑا کر کے اس سے زیادہ کیوں نہ چلا جائے۔

- قصر کے لئے اختیاری سفر کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اگر کسی مجبور یا قیدی کو بھی یہ معلوم ہو جائے کہ مجھے اتنی مسافت تک زبردستی لے جایا جائے گا تو اسے بھی قصر کرنا ہوگا۔

۲

- سفر کو جائز ہونا چاہئے۔ حرام سفر میں قصر نہیں ہے۔ خواہ سفر خود حرام ہو جیسے بیوی کا شوہر کی اجازت کے بغیر ایسے سفر پر جانا جو اس پر واجب نہ ہو۔ یا کسی کا ایسا سفر کرنا جسمیں اسکی جان کا خطرہ ہو۔ یا سفر خود تو حرام نہ ہو لیکن اُس کا مقصد حرام ہو جیسے:

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

قتل و غارت، چوری، بدکاری، شراب خوری، جھوٹی گواہی یا فتنہ و فساد پیدا کرنے کے لئے سفر کرنا۔

ان تمام صورتوں میں نماز روزہ کو قصر نہیں کیا جا سکتا۔

۳

- سفر انسان کا پیشہ نہ ہو۔ وہ لوگ جن کا کاروبار ہی سفر ہے جیسے ڈرائیور، ملاح، پائلٹ، ریل گارڈ وغیرہ ان کا فریضہ ہے کہ اپنے سفر میں قصر نہ کریں۔ بشرطیکہ اس سفر کا تعلق اُن کے پیشے سے ہو۔ لیکن اگر یہی لوگ اپنے کاروبار سے الگ کسی اور کام کے لئے سفر کریں گے تو یہ بھی قصر کریں گے، جیسے ان لوگوں کا زیارت کے لئے سفر کرنا۔

آیت اللہ سید علی سیستانی مدظلہ کے نزدیک ایسے لوگ جن کا پیشہ سفر ہو اور کثیر السفر ہوں وہ اپنے ذاتی سفر کے دوران بھی نماز پوری پڑھیں گے۔

۴

■ انسان خانہ بدوش نہ ہو۔

● خانہ بدوش آدمی جب تک اپنی **گذر بسر** کے لئے سفر کرتا رہے گا نماز پوری پڑھے گا۔ لیکن جب کسی اور کام کے لئے سفر کرے گا تو وہ بھی نماز قصر کرے گا۔

۵

■ مسافر اس جگہ سے آگے نکل جائے جہاں سے **آبادی** کے **آخری حصہ** کے لوگ اُسے نہ دیکھ سکیں اور وہ اُن لوگوں کو نہ دیکھ سکے۔ جس کی پہچان یہ ہے کہ آبادی کی آخری عمارتیں نہ دکھائی دیں۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

● وہ لوگ جو سفر کے لئے صبح ہی سے روزہ توڑ دیتے ہیں اور اس کے بعد گھر سے نکلتے ہیں وہ غلط کرتے ہیں انھیں اس روزہ کا کفارہ دینا پڑے گا۔ روزہ مذکورہ بالا حدود سے نکلنے کے بعد ہی قصر ہوگا۔

● اگر آبادی کافی بلندی پر ہے تب بھی اس فاصلہ کا حساب عام بستیوں کے اعتبار سے کیا جائے گا۔

۶

■ درمیان سفر میں ایسی جگہ نہ پہنچے جو اس کا وطن ہو یا جہاں دس دن قیام کا ارادہ ہے۔

وطن

■ وہ جگہ ہے کہ جہاں انسان پیدا ہوا ہو یا زندگی گذارنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ ایک آدمی کے دو یا اس سے زیادہ وطن بھی ہو سکتے ہیں۔

■ **آبائی وطن ترک** بھی ہو سکتا ہے اگر اس سے کنارہ کشی کر کے بے تعلقی پیدا کر لے۔ جیسا کہ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں۔

۲۹

انتیسواں سبق

قصر اور سفر کے احکام

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

۱ اگر کسی آدمی نے دس دن کے ارادہ سے ایک نماز پوری پڑھ لی اور بعد میں دس دن کے قیام کا ارادہ نہیں رہا تو بہر حال اُس کی نمازیں اس وقت تک پوری ہی رہیں گی جب تک کہ دوسرا سفر شروع نہ ہو جائے۔

۲ اگر کسی شخص نے قصر کی نیت سے نماز شروع کی اور درمیان میں دس دن کے قیام کا ارادہ ہو گیا تو وہ نماز قصر نہیں کر سکتا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔ اور اگر اِتمام کے ارادے سے شروع کی اور درمیان نماز دس دن کے قیام کا ارادہ نہ رہا تو اگر تیسری رکعت کے رکوع میں نہ پہنچا ہو تو قصر کر کے نماز کو ختم کر دے۔ لیکن تیسری رکعت کے رکوع میں پہنچنے کے بعد ارادہ بدلا تو اسے اختیار ہے کہ چاہے وہیں پر نماز توڑ دے یا مکمل کر کے دوبارہ قصر نماز پڑھے۔

۳ جو آدمی جانتا ہی نہیں ہے کہ نماز اور روزہ قصر بھی ہوتا ہے وہ اگر قصر کی جگہ پر پوری نماز پڑھ دے اور سفر میں روزہ رکھ لے تو اس کا یہ عمل صحیح ہوگا۔ لیکن جو شخص قصر و اتمام کو جانتا ہو مگر قصر و اتمام کے احکام سے ناواقف ہو تو اسکی غلطی معاف نہ ہوگی بلکہ اسے ان **نمازوں** اور **روزوں** کی قضا کرنا پڑے گی جنھیں غلط طریقہ سے بجالایا ہو۔

بھول کر قصر کی جگہ تمام اور تمام کی جگہ قصر پڑھنے والے کا فرض ہے کہ اگر وقت کے اندر یاد آ جائے تو دوبارہ پڑھے۔ وقت نکلنے کے بعد قضا کی ضرورت نہیں ہے۔

۴ قصر و اتمام کے لئے نماز ادا کرنے کا وقت دیکھا جائے گا۔ لہٰذا اگر نماز کا وقت آنے کے بعد سفر کیا ہے اور نماز نہیں پڑھی ہے تو قصر پڑھے گا اور اگر وقت باقی رہتے ہوئے سفر سے گھر آ گیا ہے تو پوری پڑھے گا۔

۵ **مسجد کوفہ** میں اور **روضۂ حضرت امام حسین علیہ السلام** میں ضریح کے نزدیک اور پورے **شہر مدینہ** اور **مکہ** میں مسافر کو اختیار ہے چاہے نماز پوری پڑھے یا قصر کرے۔ ان مقامات کے علاوہ کسی اور جگہ کے لئے یہ اختیار نہیں ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

تیسواں سبق

۳۰

امامت

■ تکمیل دین کے بعد نبوت و رسالت کی ضرورت پوری ہوگئی۔ مگر انسان کل کی طرح آج بھی ہدایت کا محتاج ہے بلکہ قیامت تک ہدایت کا محتاج رہے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ قیامت تک کے لئے خدا اپنے بندوں کی ہدایت کا انتظام کرے۔

نبوت کے بعد بندوں کی ہدایت کی ذمہ داری کا نام امامت ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

■ جس طرح خدا بندوں کی ہدایت کے لئے نبی کے بعد نبی بھیجتا رہا ہے اسی طرح ضروری تھا کہ نبوت ختم ہونے کے بعد قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں کی ہدایت کا انتظام کرے۔

چنانچہ اس نے خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بارہ اماموں کو انسانوں کا ہادی اور راہبر مقرر کیا ہے۔

ان بارہ اماموں کی امامت کے خاتمہ پر دنیا ختم ہوجائے گی اور قیامت آجائے گی۔

■ امامت اصول دین کا مسئلہ ہے اس کو مانے بغیر نہ کوئی شخص باایمان مرسکتا ہے اور نہ مرنے کے بعد جنت میں جگہ پاسکتا ہے۔

خداوند عالم فرماتا ہے:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ (اسراء ۷۱)

"قیامت کے دن ہم ہر انسان کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے"۔

● اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن انسانوں سے فقط یہ سوال نہیں ہوگا کہ تمہارا خدا کون ہے، تمہارا رسول کون ہے؟، تمہاری کتاب کیا ہے؟، تمہارا قبلہ کیا ہے؟، تمہارا دین کیا ہے؟، بلکہ سب سے بڑا سوال یہ بھی ہوگا کہ تمہارا امام کون ہے؟ لہٰذا امام کو جاننا اور ماننا ضروری ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

رسول کریمؐ نے فرمایا ہے:

مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهٖ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

"جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو پہچانے بغیر مر جائے اس کی موت گمراہی اور کفر کی موت ہوگی"

● اس سے معلوم ہوا کہ زمانے کے امام کو مانے بغیر کوئی شخص مسلمان کی موت نہیں مرسکتا۔

■ جب امام کو ماننا اس قدر ضروری ہے تو خدا کی ذمہ داری ہے کہ وہ اماموں کا انتخاب کرے اور نبیؐ کے ذریعہ ان اماموں کے ناموں کا اعلان کرے۔

■ جب قیامت تک دین خدا اور قرآن کا رہنا ضروری ہے تو یہ بھی ضروری ہے کہ شریعت و کتاب اور سنت کے کچھ محافظ بھی قیامت تک رہیں۔

بارہ امامؑ اسی لئے مقرر کئے گئے کہ وہ نبیؐ کے دین کو باقی رکھیں۔

امام نبی کی طرح معصوم ہوتا ہے۔ ہر خطا، غلطی، بھول چوک اور سہو ونسیان سے پاک ہوتا ہے۔

امام نبی کی طرح عالم پیدا ہوتا ہے اور اسے زندگی میں کسی چھوٹے سے چھوٹے یا بڑے سے بڑے مسئلہ کے بارے میں یہ نہیں کہنا پڑتا کہ مجھے معلوم نہیں۔

امام نبی کی طرح معجزہ کی طاقت کا مالک ہوتا ہے۔ نبی اور امام کے معجزہ کا جواب لانا ممکن نہیں ہوتا۔

امام نبی کی طرح اپنے زمانہ کے تمام انسانوں سے ہر فضل وکمال میں افضل ہوتا ہے۔

امام نبی کی طرح ہر ذاتی، خاندانی، جسمانی، روحانی، ظاہری اور باطنی عیب سے پاک ہوتا ہے۔

امام نبی کی طرح کمالات کا مجموعہ ہوتا ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

امام نبی کی طرح اپنے زمانہ کا سب سے بہادر انسان ہوتا ہے۔

امام نبی کی طرح دین اور دنیا کا مکمل حاکم ہوتا ہے۔

امام ہاشمی ہوتا ہے اور نبیؐ کے اہلبیتؑ میں سے ہوتا ہے۔

اکتیسواں سبق

۳۱

امام کا ہونا ضروری ہے

ایک دلچسپ مکالمہ

امام کے بغیر نہ دنیا باقی رہ سکتی ہے اور نہ انسانوں کو ہدایت مل سکتی ہے۔ اس مسئلہ میں ہم ایک دلچسپ گفتگو سناتے ہیں۔

ہِشَام ابنِ حَکَم جو جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے صحابی اور شاگرد تھے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

انھوں نے سنا کہ عَمرُو ابن ابی عبیدہ بصرہ کی جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے بڑے بڑے غلط اور جھوٹے دعوے کرتا ہے۔ تو ایک مرتبہ جمعہ کے دن اس مسجد میں جا پہنچے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ اسے گھیرے ہوئے ہیں اور اس سے طرح طرح کے سوالات پوچھ رہے ہیں۔ یہ بھی بھیڑ کو چیرتے ہوئے اس کے قریب جا پہنچے اور دونوں میں یوں باتیں ہونے لگیں۔

ہشام: میں ایک مسافر ہوں اگر اجازت ہو تو میں بھی کچھ پوچھوں۔

عمرو: (بیبا کی سے) جو پوچھنا ہو پوچھ۔

ہشام: کیا تمہاری آنکھیں ہیں؟۔

عمرو: یہ بھی کوئی سوال ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر بے وقوفی کا کوئی سوال ہو سکتا ہے؟۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

ہشام: مجھے تو یہی پوچھنا ہے اگر بتانے میں تمہارا کیا بگڑتا ہے۔

عمرو: اچھا خفا نہ ہو تمہیں اگر یہی پوچھنا ہے تو میں بھی جواب دیتا ہوں کہ آنکھیں ہیں۔

ہشام: بھلا تم ان سے کیا کام لیتے ہو؟۔

عمرو: ارے بھائی یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ ظاہر ہے میں اس سے چیزوں کو دیکھتا اور رنگوں کا فرق پہچانتا ہوں۔

ہشام: کیا تمہارے ناک بھی ہے؟۔

عمرو: ہے۔ پھر آپ کا مطلب؟۔

ہشام: مطلب کچھ نہیں صرف یہ بتا دیجئے کہ آپ اس سے کیا کام لیتے ہیں؟

عمرو: اس سے ہر طرح کی اچھی بری بو معلوم ہوتی ہے اُس سے سانس لیتے ہیں۔

ہشام: کیا زبان بھی ہے؟

عمرو: اچھا بھائی یہ سوال بھی سہی، ہاں زبان بھی ہے۔

ہشَام: کیا اس سے کچھ کام لیتے ہو؟

عَمرُو: اس سے باتیں کرتا ہوں۔ مختلف چیزوں کے مزے محسوس کرتا ہوں۔ میٹھا، کڑوا، نمکین، پھیکا اسی سے معلوم ہوتا ہے۔

ہشَام: کیا تمھارے کان بھی ہیں؟

عَمرُو: ہاں بھائی ہیں۔

ہشَام: کیا یہ بھی کچھ کام آتے ہیں یا یوں ہی ہیں؟

عَمرُو: کیا خوب، حضرت ان سے اچھی بری، قریب اور دور کی باتیں سنتا ہوں۔

ہشَام: خیر ہوگا، بھلا یہ فرمایئے ہاتھ بھی ہیں؟

عَمرُو: واہ واہ، ہاتھ نہیں ہیں تو کیا میں ٹنڈا ہوں۔ اپنا مطلب کہیے۔

ہشَام: ان سے کچھ کام بھی چلتا ہے یا صرف یونہی دیکھنے کے ہیں؟

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

عَمرُو: سبحان اللہ! ارے بھائی انہیں سے تو سردی اور گرمی، خشکی، تری، نرمی، سختی، کھردری اور چکنی چیزیں معلوم ہوتی ہیں۔

غرض کہ اسی طرح ایک ایک عضو کے بارے میں پوچھتے پوچھتے آخر میں ہشام نے دل کے بارے میں سوال کیا۔

ہشَام: کیا تمہارے پاس دل بھی ہے، یا بغیر دل کے پیدا ہوئے ہو؟۔

عَمرُو: ماشاءاللہ جب دل ہی نہ ہوتو پھر کیونکر کام ہو۔ دل ہی سارے کاموں کا ذمہ دار ہے۔

ہشَام: کیا اس سے بھی کچھ کام نکلتا ہے؟

عَمرُو: کیا کہنا، ارے بھائی یہ تو سارے بدن کا بادشاہ ہے اور یہی بدن کی ساری سلطنت کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

ہشَام: کیا اور اعضاء سب اس کے محتاج اور تابع فرمان ہیں؟۔

عَمرُو: ہاں بغیر اس کے تو کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا۔

ہِشَام: جب یہ اعضاء صحیح و سالم ہیں تو پھر دل کے محتاج کیوں ہیں؟

عَمرُو: ہاں بھئی جب یہ اعضاء کسی بات میں شک کرتے ہیں تو دل ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور دل جو حکم کرتا ہے اس پر عمل کرتے ہیں۔

ہِشَام: کیا انسان کے بدن میں دل کا ہونا ضروری ہے۔ اُسکے بغیر اس کے اعضاء کو کسی چیز کا یقین حاصل ہی نہیں ہو سکتا؟

عَمرُو: ہاں ہاں ضرور، بغیر اس کے کچھ نہیں ہو سکتا۔

ہِشَام: اے عَمرُو! جب خدا نے جسم کے چند اعضاء کو بغیر رہنما اور حاکم کے نہیں چھوڑا ہے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ ساری دنیا کے انسانوں کو بغیر امام کے چھوڑ دے اور ان کی ہدایت کا انتظام نہ کرے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

کیا تم ہشام ہو؟

ہِشَام: نام سے کیا مطلب؟

عَمرُو: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟

ہِشَام: کوفہ کا رہنے والا ہوں۔

عَمرُو: تب تو تم ضرور ہشام ہو۔

- یہ کہہ کر جلدی سے اٹھا اور ہشام کو گلے لگا لیا اور مسند پر جگہ دی اور اپنے پہلو میں بٹھایا اور جب تک ہشام وہاں بیٹھے رہے ڈر کے مارے دم نہ مارا اور کوئی بات نہ کی۔

اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ ہر زمانہ میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے۔

۳۲

بتیسواں سبق

ولایت فقیہ

* خدا ہمارا خالق ہے۔ وہی ہمارا مالک ہے۔ وہی ہمارا پالنے والا ہے۔ کائنات میں جو کچھ بھی ہے، اس سب کا خالق وہی ایک اللہ ہے۔ وہی سارے جہانوں کا چلانے والا ہے۔ ذرّہ ذرّہ اسکی گواہی دیتا ہے۔
* خالقِ کائنات نے انسان کو وہ سب کمال دے دیئے ہیں جن کے پانے کے وہ لائق تھا۔ تبھی تو اس نے فخریہ لہجے میں انسان کی خلقت کا ذکر کیا ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

* ارشادِ پروردگار ہے:

فَتَبَارَكَ اللهُ اَحسَنُ الخَالِقِينَ (سورۂ مومنون آیت نمبر ۱۴)

یعنی

کس قدر بابرکت ہے وہ خدا جو سب سے بہتر خلق کرنے والا ہے۔

* انسان کو اس نے صاحبِ اختیار بنایا ہے۔ وہ جو چاہے، کرسکتا ہے۔ جدھر چاہے، اُدھر جاسکتا ہے۔ وہ اچھے راستے پر بھی چل سکتا ہے اور برے راستے پر بھی چل سکتا ہے۔ اِسی کے ساتھ اُس نے انسان کو عقل بھی دی ہے۔ عقل کے سہارے وہ اچھے برے کو پہچان سکتا ہے۔ یہی نہیں، بلکہ اچھائی اور برائی کے فرق کو بھی محسوس کرسکتا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں کہ وہ جانتا ہے کہ کون اچھا ہے کون برا، بلکہ یہ بھی جانتا ہے کہ کیا اچھا ہے اور کیا برا۔
* عقل ہمیں بتاتی ہے کہ خدا ہے اور وہ کائنات کا مالک ہے اور ہم اس کے بندے ہیں۔ جب ہم خدا کی ذات کو مانتے ہیں تو ہمیں اس کی بات کو بھی ماننا چاہئے۔ یہی ہمارے بندے ہونے کا تقاضا ہے۔

■ پھر ہم تو مسلم ہیں، مسلم ہونے کے معنی ہیں کہ ہمارا سارا وجود اُس کے حوالے ہے۔ وہی ہمارا مالک ہے، مولا ہے، سرپرست ہے۔

● ارشادِ پروردگار ہے:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا (سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۵۷)

یعنی

خدا مومنوں کا ولی ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (سورۂ انفال آیت نمبر ۴۰)

یعنی

اچھی طرح سے جان لو کہ خدا یقیناً تمہارا مولا اور سرپرست ہے اور وہ بہترین مولا و مالک اور بہترین مددگار ہے۔

■ یہ ہمارے لئے فخر کی بات ہے کہ ہمارا مولا، ہمارا ولی اور سرپرست سب سے زیادہ مہربان ہے اور سب سے بڑا عالم ہے۔ وہ ہماری جسمانی و روحانی ضرورتوں کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ یہ بات بھی اپنی جگہ اٹل ہے کہ ہم مانیں، نہ مانیں۔ جانیں، نہ جانیں۔ سمجھیں نہ سمجھیں۔ وہی ہمارا حقیقی ولی ہے، اصلی حاکم ہے۔ اسے مانیں گے تو ہمارا ہی بھلا ہوگا۔

■ یہ اس کی شان ہے اور ہماری مجبوری ہے کہ اس کی بات سیدھے ہم تک نہیں پہنچ سکتی۔ اسی لئے اُس نے نبی اور رسول بھیجے۔ نبیوں کا سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہوا اور ہمارے رسول حضرت خاتم الانبیاءؐ تک پہنچا۔

■ یہ نبی اور رسول ہی تھے جنھوں نے خدا کی باتیں، اس کے پیغام اور اس کا دین ہم تک پہنچایا۔ یہ نبی اور رسول حقیقت میں خدا کے نمائندے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے کہے پر چلنا خدا کے کہے پر چلنا ہے۔

● کلامِ پاک میں بھی یہی آیا ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (سورۂ نساء آیت نمبر ۸۰)

یعنی

جس نے رسولؐ کی اطاعت کی، اس نے خدا کی اطاعت کی۔

■ مومنین اپنے نجی معاملات میں بھی پیغمبرؐ کی رائے کو اپنی رائے سے بالاتر سمجھتے اور آپؐ کے فیصلوں کو خوشی خوشی قبول کرتے تھے۔ اللہ نے قرآن مجید میں آپؐ کو مومنین کے نفسوں پر اولیٰ قرار دیا ہے۔

● ارشادِ پروردگار ہے:

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (سورۂ احزاب آیت نمبر ۶)

یعنی

نبی تمام مومنین سے اُن کے نفسوں کی بنسبت زیادہ اولیٰ ہیں۔

■ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ آپ مومنوں کے مولا، ولی اور سرپرست ہیں۔ آپ کی سرپرستی نے ہی دینی معاشرہ کی بنیاد رکھی، سماج کو منظم کیا اور سماجی ضرورتوں کا انتظام کیا۔ یہ سرپرستی یا ولایت مومنین میں آپسی میل محبت اور اتحاد و یکجہتی کا سبب ہوئی ہے۔

■ آپؐ کے رہتے اُمّت ان معنوں میں خوش نصیب تھی کہ اُسے آپؐ جیسا ولی نصیب تھا۔ آپؐ کے بعد ہمارے ذہنوں میں یہ سوال اُٹھ سکتا تھا کہ آپؐ کے بعد اُمّت کیا بے والی و وارث ہو جائے گی؟ اسلام تو رہتی دنیا تک کے لئے ہے۔ اسکا انتظام ادھورا نہیں رہ سکتا ہے۔ لیکن اس مسئلہ کو **پیغمبرؐ** حکم خدا سے حل کر کے گئے تھے۔ آپؐ نے اپنے بعد کے لئے اپنے **جانشین** کو پہچنوایا۔

■ وحی کے اشارے پر آپ نے بڑے اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کے بڑے مجمع میں اپنے جانشین کا اعلان فرمایا:

★ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ

یعنی

جس کا میں مولا ہوں، اُس کے یہ علیؑ مولا ہیں۔

■ یہی نہیں، اس سے پہلے بھی اور بعد میں بھی مختلف موقعوں پر آپؐ نے امیر المومنینؑ کو اپنے جانشین کے طور پر پہچنوایا، بلکہ اپنے بارہ جانشینوں کو نام بہ نام پہچنوایا۔ آپؐ کے یہی بارہ جانشین ہمارے امامؑ ہیں۔ امام رسولِ خداؐ کا نمائندہ، مومنین کا رہبر، مولا، ولی اور سرپرست ہوتا ہے۔ یہی خدائی نظام ہے جو رہتی دنیا تک باقی رہنے والا ہے۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

■ اس خدائی نظام کے خلاف شیطانی سازشوں، منافقانہ چالوں نے خدا کے بنائے ہوئے اماموں کو ظاہری حکومت سے دور کر دیا۔ یہی نہیں، ان پر ظلم وستم کی انتہا کر دی گئی۔ انھیں مسلسل مصائب کا سامنا رہا۔ ان میں سے گیارہ اماموںؑ کو شہید کیا گیا، تو خدا نے بارہویں امامؑ کو دنیا کی نظروں سے پوشیدہ کر دیا۔

■ گیارہ اماموںؑ کا زمانہ ڈھائی سو سال کے قریب رہا۔ اس دوران ولایت کام کرتی رہی۔ ولایت کے ذریعہ مومنین اپنے وقت کے امامؑ سے مستقل رابطے میں رہتے۔ وہ اپنے دینی، سماجی اور نجی مسائل میں امامؑ سے رجوع کرتے۔

امام زمانہؑ کے وقت یہ بات نہیں رہ گئی۔ غیبتِ صغریٰ تک تو امامؑ سے رابطہ پوری طرح ٹوٹا نہیں تھا، بلکہ امامؑ کے مقرر کئے ہوئے **نُوّابِ اَربعہ** مومنین اور امامؑ کے بیچ واسطہ کا کام کرتے تھے۔ غیبتِ کبریٰ، جو ۳۲۹ ہجری سے شروع ہوئی، اس میں امامؑ تو اپنی ولایت کا حق پورا کرتے رہتے ہیں، لیکن ہم امامؑ تک نہیں پہنچ سکتے، کسی واسطے سے بھی نہیں۔

■ اس زمانۂ غیبت میں اپنے امامؑ تک نہ پہنچ سکنا ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ کیا اب ہمیں کوئی دینی، سماجی مشکل درپیش نہ ہوگی؟ کیا اُمّت یونہی حیران و پریشان رہے؟ یا پھر دین کا لحاظ کئے بغیر خود ہی کوئی قدم اٹھالے؟ خدا اور اُس کے دین کے سلسلے میں ایسی کوئی بات سوچی بھی نہیں جاسکتی۔ دین میں اس کا انتظام کیا گیا ہے۔

■ غیبتِ کبریٰ کے آغاز پر ہی امام عصرؑ نے مومنین کو پیغام دیا کہ اب امامؑ کی طرف سے کسی خاص شخص کو نائب معین نہیں کیا جائے گا۔ مومنین اپنے مسائل میں ایسے فقیہ سے رجوع کریں جو پورے طور پر ''مطیعِ امرِ مولا'' اور ''مخالف ہویٰ'' ہو یعنی صرف حکم خدا کی اطاعت کرنے والا ہو خواہشات کے قابو میں نہ ہو۔ ہم خدا کی جانب سے حجت ہیں اور وہ فقہاء ہماری طرف سے مومنین پر حجت ہوں گے۔

■ صرف فقیہ کو ہی دین کی واقعی سمجھ ہوتی ہے۔ اِسی سمجھ سے وہ احکامِ خدا کا پتہ چلا سکتا ہے۔ غیبتِ امامؑ میں دین کے سلسلے میں فقیہ کے پاس نہ جائیں تو کس کے پاس جائیں؟ عقل کا بھی یہی فیصلہ ہے۔

■ دینی مسائل کے ساتھ ساتھ دنیوی مسائل میں بھی وہ ہماری بہترین رہنمائی اور سرپرستی کرسکتا ہے۔ اس
TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY
طرح امامؑ کی غیبت میں وہ ہمارا ولی یعنی سرپرست ہوتا ہے۔ اسکی ولایت کی وہی دلیل ہے جو رسولؐ اور امامؑ کی ولایت کے لئے ہے۔ ہمارے زمانے کے معروف دینی رہبر، بانیٔ انقلابِ اسلامی ایران حضرت آیۃ اللہ خمینیؒ ولایتِ فقیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

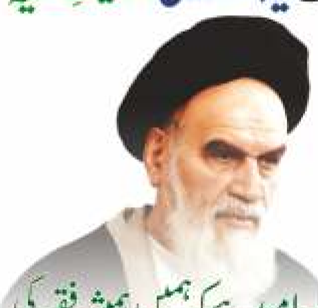

''ولایتِ فقیہ تاناشاہی کو روکتی ہے۔ اگر ولایتِ فقیہ نہ ہو، تو تاناشاہی ہوگی۔ امید ہے کہ ہمیں ہمیشہ فقیہ کی حمایت واطاعت کی توفیق حاصل رہے گی، تاکہ امام زمانہؑ ہم سے راضی وخوشنود رہیں''۔

امام خمینیؒ نے ولایتِ فقیہ والے آئین کو بہترین آئین کہا ہے۔ آج ایران دنیا کا واحد ملک ہے جس نے ولایتِ فقیہ کو قانونی حیثیت دی ہے اور اپنا آئین ولایتِ فقیہ کی بنیاد پر تیار کیا ہے۔ اور اسی لئے دشمنانِ دین انفرادی اور اجتماعی، سیاسی اور ثقافتی معاملات میں ایران سے آنکھ ملانے کی جرأت ختم کرچکے ہیں۔

دنیا کا آخری انجام

■ جس طرح پہلے یہ دنیا نہ تھی بعد میں پیدا ہوئی اسی طرح ایک دن ایسا بھی آئے گا جب یہ دنیا نہ رہے گی اور قیامت آجائے گی۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

• قیامت

■ قیامت اس طرح آئے گی کہ خدا کے حکم سے حضرت اسرافیل ایک صور لیکر زمین پر آئیں گے، صور کے اوپر کے سرے میں دو گوشے ہونگے۔ ایک گوشے کا رخ آسمان کی طرف ہوگا اور دوسرے کا زمین کی طرف ہوگا پہلے زمین کی طرف والے گوشے میں صور پھونکیں گے، اس وقت زمین والے سب مر جائیں گے۔ اسکے بعد دوسری طرف والے صور کو پھونکیں گے جس سے سب آسمان والے مر جائیں گے اور پھر حضرت اسرافیل بھی حکم خدا سے مر جائیں گے اور خدائے عزیز کے علاوہ اور کوئی باقی نہ رہ جائے گا۔

■ اس کے بعد جب خدا کی مرضی ہوگی تو پہلے آسمان والوں کو اور پھر زمین والوں کو زندہ کیا جائے گا اور سب کا حساب وکتاب ہوگا اور اپنے اپنے اعمال کے مطابق لوگ جنت یا جہنم میں جائیں گے۔

قیامت کی علامتیں

قیامت آنے سے پہلے کچھ باتیں ظاہر ہوں گی جن سے پتہ چل جائے گا کہ قیامت آنے والی ہے:

۱ یاجوج ماجوج: یہ بڑی تباہی مچاتے تھے اور خونریزی کیا کرتے تھے۔ سکندر ذوالقرنین نے ایک دیوار بنادی تھی۔ جس کی وجہ سے یاجوج ماجوج کی مصیبتوں سے دنیا نجات پاگئی تھی۔ جب قیامت قریب ہوگی تو یہ دیوار گر جائے گی اور یاجوج ماجوج نکل آئیں گے۔ اور بڑی تباہی پھیلائیں گے۔

۲ قیامت کے دن سورج پچھّم سے نکلے گا۔

۳ قیامت آنے سے پہلے ساری دنیا میں دھواں پھیل جائے گا۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

چونتیسواں سبق

۳۴

نمازِ ہدیۂ والدین

پروردگار عالم نے والدین کے ساتھ ان کی زندگی میں نیکی اور حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ دنیا میں بھی اس کا صلہ دیتا ہے اور آخرت میں بھی اجر وثواب سے نوازے گا اور ان کی نافرمانی اور ان سے بدسلوکی سے منع کیا ہے اور ایسا کرنے پر دنیا میں بھی طرح [illegible] سزا دے گا۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- خداوند عالم نے والدین کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کے سلسلہ کو صرف ان کی زندگی تک محدود نہیں رکھا ہے بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی اس سلسلہ کو جاری وساری رکھنے کا حکم دیا ہے اور **معصومین علیہم السلام** نے ان تک ثواب پہنچانے کے مختلف طریقے تعلیم فرمائے ہیں جن میں سے ایک **نماز ہدیۂ والدین** بھی ہے۔
- اس نماز کی بہت زیادہ فضیلت اور ثواب بیان کیا گیا ہے اور اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ شب جمعہ اس نماز کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔
- نماز ہدیۂ والدین دو رکعت ہے اور اس کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دس مرتبہ یہ آیت پڑھے:

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

یعنی

پروردگار! مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنین کو اس دن بخش دینا جس دن حساب قائم ہوگا

دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد اس آیت کی دس بار تلاوت کرے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

یعنی

پروردگار! مجھے اور میرے والدین کو اور جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں داخل ہو جائیں اور تمام مومنین و مومنات کو بخش دے۔

اور سلام پڑھنے کے بعد پہلو بدلے بغیر دس مرتبہ اس آیت کو پڑھے:

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا

یعنی

پروردگار اُن دونوں پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح انہوں نے بچپنے میں مجھے پالا ہے

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

٣٥

پینتیسواں سبق

تعقیباتِ نمازِ پنجگانہ

بچو! نماز کے بعد مصلّیٰ چھوڑ کر فوراً چل نہیں دینا چاہئے بلکہ کم از کم کچھ دیر وہ اذکار اور دعائیں پڑھنا چاہئیں جو معصومین علیہم السلام سے وارد ہوئی ہیں۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

تعقیبات نماز میں سب سے پہلے تسبیح حضرت زہرا ہے پھر دوسری دعائیں۔ جن میں سے بعض دعائیں لکھی جارہی ہیں۔ انھیں یاد کرلو اور ترجمہ کے ساتھ سمجھ کر پڑھو۔

تعقیب نماز صبح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ۝

بنام خدا، اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل کرے۔ میں اپنے معاملات کو خدا کے حوالے کررہا ہوں کہ وہ اپنے بندوں کے حالات کو بہتر جانتا ہے۔

فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ۝

اللہ بندوں کو لوگوں کے مکر و شر کی برائی سے بچانے والا ہے۔ اے خدا! تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں خود اپنے حق میں ظلم کرنے والا ہوں

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ہم ہی نے بندے کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دے دی۔ اور ہم اسی طرح مومنین کو نجات دیا کرتے ہیں

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۝

میرے لئے خدا کافی ہے اور وہی بہترین ذمہ دار، لوگ اس کے نعمت وفضل سے یوں منقلب ہوئے کہ ان تک کوئی برائی نہیں پہنچ سکی

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا مَا شَآءَ النَّاسُ ۝

جو اللہ نے چاہا، وہ ہو گیا کہ اس کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔ اسی کا چاہا ہوتا ہے، لوگوں کا چاہا نہیں ہوتا

مَا شَآءَ اللّٰهُ وَ إِنْ كَرِهَ النَّاسُ ۝

وہ جو چاہتا ہے، ہو جاتا ہے، چاہے لوگوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ ۝ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ ۝ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ ۝

میرے لئے پالنے والا تمام مخلوقات کے مقابلے میں کافی ہے۔ اور خالق تمام مخلوقات کے مقابلے میں اور رزق دینے والا رزق پانے والوں کے مقابلے میں کافی ہے

حَسْبِيَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ۝ حَسْبِيْ مَنْ هُوَ حَسْبِيْ ۝ حَسْبِيْ مَنْ لَّمْ يَزَلْ حَسْبِيْ ۝

اور خدائے رب العالمین بہر حال کافی ہے۔ میرے لئے وہی کافی ہے جو کافی ہے۔ وہ ہمیشہ سے کافی ہے

حَسْبِيْ مَنْ كَانَ مُذْ كُنْتُ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ ۝

جب سے میں وجود میں آیا، ہمیشہ میرے لئے کافی رہا۔ وہی خدا خدائے کافی ہے

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۝ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی صاحبِ عرشِ عظیم ہے۔

تعقیب نماز ظہر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ۝ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

عظمتوں والے اور بردبار خدا کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ اس صاحب عرش اور اس کریم کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے۔ ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ ۝

خدایا! میں تجھ سے رحمت کے اسباب اور مغفرت کے ذرائع کا سوال کر رہا ہوں۔

وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ ۝ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهٗ ۝

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

مجھے ہر نیکی وافر حصہ میں اور گناہ سے سلامتی عنایت فرما۔ خدایا! میرا کوئی گناہ ایسا نہ ہو جسے تو بخش نہ دے

وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا سُقْمًا إِلَّا شَفَيْتَهٗ ۝

اور کوئی رنج ایسا نہ ہو جسے تو دور نہ کردے۔ اور کوئی بیماری ایسی نہ ہو جس سے شفا نہ دے دے

وَلَا عَيْبًا إِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا رِزْقًا إِلَّا بَسَطْتَهٗ وَلَا خَوْفًا إِلَّا آمَنْتَهٗ ۝

اور کوئی عیب ایسا نہ ہو جسے چھپا نہ دے۔ اور کوئی رزق ایسا نہ ہو جس میں وسعت نہ دے دے۔ اور کوئی خوف ایسا نہ ہو جس سے امن نہ دے دے۔

وَلَا سُوْٓءًا إِلَّا صَرَفْتَهٗ ۝ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا وَّلِيْ فِيْهَا صَلَاحٌ إِلَّا قَضَيْتَهَا

اور کوئی برائی ایسی نہ ہو جس کا رخ میری طرف سے موڑ نہ دے اور کوئی حاجت ایسی نہ ہو جس میں تیری رضا اور میرا فائدہ ہو اور تو اسے پورا نہ کردے۔

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ آمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝

اے ارحم الراحمین! میری دعا کو قبول فرمالے کہ تو رب العالمین ہے۔

تعقیب نمازِ عصر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝

میں اس خدا سے استغفار کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور وہ حی وقیوم، رحمان ورحیم اور صاحب جلال واکرام ہے۔

وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ تَوْبَةَ عَبْدٍ ذَلِيلٍ خَاضِعٍ فَقِيرٍ بَائِسٍ مِسْكِينٍ مُسْتَكِينٍ مُسْتَجِيرٍ ۝

اور اس سے سوال کرتا ہوں کہ میری توبہ کو اس طرح قبول کرلے جس طرح ایک بندۂ ذلیل وحقیر وفقیر و پریشان حال ومسکین، بے چارہ وطالب پناہ کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهِ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا وَلَا مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا ۝

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

جس کے پاس نہ کسی فائدہ کا اختیار ہو اور نہ نقصان کا۔ نہ موت کا اختیار نہ زندگی کا اور نہ حشر ونشر کا

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ۝ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ۝ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ ۝

خدایا! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو، اس دل سے جس میں خضوع وخشوع نہ ہو، اس علم سے جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔

وَمِنْ صَلَاةٍ لَا تُرْفَعُ ۝ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ ۝ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْيُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ ۝ وَالْفَرَجَ

اور اس نماز سے جو تیری بارگاہ تک پہنچ نہ سکے اور اس دعا سے جو قابل قبول نہ ہو۔

بَعْدَ الْكَرْبِ ۝ وَالرَّخَاءَ بَعْدَ الشِّدَّةِ ۝ اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۝

خدایا! میں زحمت کے بعد آسانی کا، تنگی کے بعد وسعت کا اور شدت کے بعد سہولت کا طلب گار ہوں۔ خدایا! میرے پاس جو بھی نعمت ہے وہ تیری ہی دی ہوئی ہے، تیرے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

میں تجھ ہی سے توبہ واستغفار کررہا ہوں۔

تعقیب نماز مغرب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡاَلُکَ مُوۡجِبَاتِ رَحۡمَتِکَ ۝ وَعَزَآئِمَ مَغۡفِرَتِکَ ۝ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ وَمِنۡ کُلِّ بَلِیَّۃٍ ۝ وَّالۡفَوۡزَ بِالۡجَنَّۃِ وَالرِّضۡوَانَ فِیۡ دَارِ السَّلَامِ ۝

خدایا! میں تجھ سے سوال کر رہا ہوں رحمت کے اسباب کا اور یقینی مغفرت کا اور یہ چاہتا ہوں کہ مجھے جہنم سے اور ہر بلا سے نجات دے دے۔ جنت دے دے اور دار السلام میں اپنی رضا عطا فرما

وَجِوَارَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ عَلَیۡہِ وَآلِہِ السَّلَامُ ۝ اَللّٰھُمَّ مَا بِنَا مِنۡ نِّعۡمَۃٍ فَمِنۡکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُکَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡکَ ۝

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

اور اپنے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوار میں جگہ عنایت فرما دے۔ خدایا! میری ہر نعمت تیری ہی طرف سے ہے تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ میں تجھ ہی سے توبہ واستغفار کر رہا ہوں۔

تعقیب نماز عشاء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَیۡسَ لِیۡ عِلۡمٌ بِمَوۡضِعِ رِزۡقِیۡ ۝

خدایا! مجھے اپنے رزق کا ٹھکانہ نہیں معلوم ہے

وَاِنَّمَآ اَطۡلُبُہٗ بِخَطَرَاتٍ تَخۡطُرُ عَلٰی قَلۡبِیۡ ۝

میں تو صرف ان خیالات کے پیچھے دوڑتا رہتا ہوں جو میرے دل میں پیدا ہوتے ہیں

فَأَجُوْلُ فِيْ طَلَبِهِ الْبُلْدَانَ ۝ فَأَنَا فِيْمَآ أَنَا طَالِبٌ كَالْحَيْرَانِ ۝

چنانچہ اس راہ میں شہر شہر کے چکر لگاتا ہوں اور میں اپنے مقصود کی جستجو میں حیران و پریشان ہوں

لَآ أَدْرِيْ أَفِيْ سَهْلٍ هُوَ أَمْ فِيْ جَبَلٍ أَمْ فِيْ أَرْضٍ أَمْ فِيْ سَمَآءٍ أَمْ فِيْ بَرٍّ أَمْ فِيْ بَحْرٍ ۝

مجھے نہیں معلوم کہ میرا رزق صحرا میں ہے یا پہاڑ پر، زمین میں ہے یا آسمان پر، خشکی میں ہے یا دریا میں

وَعَلٰى يَدَيْ مَنْ وَمِنْ قِبَلِ مَنْ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ عِلْمَهٗ عِنْدَكَ ۝

کس کے ہاتھوں میں ہے، کس کی طرف سے آنے والا ہے، ہاں یہ جانتا ہوں کہ اُس کا علم تیرے پاس ہے

وَأَسْبَابَهٗ بِيَدِكَ ۝ وَأَنْتَ الَّذِيْ تَقْسِمُهٗ بِلُطْفِكَ وَتُسَبِّبُهٗ بِرَحْمَتِكَ ۝

اور اُس کے اسباب بھی تیرے ہی ہاتھوں میں ہیں۔ تو ہی اپنے لطف و کرم سے اسے تقسیم کرتا ہے

اور اپنی رحمت سے اس کے اسباب پیدا کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاجْعَلْ يَا رَبِّ رِزْقَكَ لِيْ وَاسِعاً ۝

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

خدایا! محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور اپنے رزق کو میرے لئے وسیع بنا دے۔

وَمَطْلَبَهٗ سَهْلاً وَّمَأْخَذَهٗ قَرِيْباً ۝ وَّلَا تُعَنِّنِيْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِيْ فِيْهِ رِزْقاً ۝

اس کی تلاش کو آسان کردے، میرے رزق کے ٹھکانے کو قریب تر بنا دے اور مجھے اس چیز کی جستجو

کی زحمت میں نہ ڈال دینا جس میں تو نے میرے لئے روزی نہیں رکھی ہے۔

فَإِنَّكَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَأَنَا فَقِيْرٌ إِلٰى رَحْمَتِكَ

اس لئے کہ تو میرے عذاب سے بے نیاز ہے اور میں تیری رحمت کا محتاج ہوں

فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَجُدْ عَلٰى عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ إِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ

خدایا! محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور اپنے فضل و کرم سے اپنے

بندے پر مہربانی فرما کہ تو صاحب فضل عظیم ہے۔

چھتیسواں سبق

۳۶

زیارتیں

- زندگی کے ہرلمحہ میں اللہ کو یادرکھنا کامیابی اور نجات کے لئے ضروری ہے۔
- اُس کو یادرکھنے کا ایک ذریعہ اُسکے محبوب بندوں کو یادرکھنا ہے۔اس لئے اہلبیت علیہم السلام کو یاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔اس کا ایک طریقہ اُن کی قبور کی **زیارت** ہے۔ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جب چاہیں اُنکی قبر کا رخ کر کے اُن کو سلام کر لیں۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

- ہمارے بزرگوں نے اس سعادت سے محروم نہ ہونے کے لئے یہ طریقہ نکالا کہ نماز کے بعد انکی زیارت کر لی جایا کرے۔
- ہمارے معاشرہ میں کچھ کلمات زیارت رائج ہیں جنکو یقیناً بزرگوں نے معصومینؑ کے کلمات سے اخذ کر کے معین کیا ہے۔
- بعض لوگ اظہار قابلیت میں اپنی طرف سے زیارتوں میں اضافہ کرتے ہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ جو اضافہ کر رہے ہیں وہ عربی میں ہے یا فارسی میں اور زیر وزبر بھی درست نہیں ہوتا۔

اس لئے

- بچو! تم ٹھیک ان کلمات کو یاد کروتا کہ غلطیوں سے محفوظ رہو۔

زیارت پنجتن پاک علیہم السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا مُحَمَّدِ
الْحَسَنِ الْمُجْتَبٰى ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا عَبْدِ اللهِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ
رَسُوْلِ اللهِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَى الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَ
بَنِيْكَ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَى الْمُسْتَشْهَدِيْنَ مَعَكَ جَمِيْعًا وَّ رَحْمَةُ
اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ۝

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا غَرِيْبَ الْغُرَبَآءِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُعِيْنَ
الضُّعَفَآءِ وَ الْفُقَرَآءِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَمْسَ الشُّمُوْسِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَآ اَنِيْسَ النُّفُوْسِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَدْفُوْنُ بِاَرْضِ طُوْسٍ ۝ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مُغِيْثَ الشِّيْعَةِ وَ الزُّوَّارِ فِيْ يَوْمِ الْجَزَآءِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
سُلْطَانَ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوْسَى
الرِّضَا وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ۝

زیارت حضرت امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَ الزَّمَانِ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ الرَّحْمٰنِ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اِمَامَ الْاِنْسِ وَ الْجَآنِّ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَظْهَرَ الْاِيْمَانِ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَرِيْكَ الْقُرْآنِ ○ عَجَّلَ اللهُ تَعَالٰى فَرَجَكَ وَ سَهَّلَ اللهُ تَعَالٰى مَخْرَجَكَ وَ ظُهُوْرَكَ ○ وَ جَعَلَنَا اللهُ تَعَالٰى مِنْ اَنْصَارِكَ وَ اَعْوَانِكَ وَمِنَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ مَعَكَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ○

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

زیارت وارثہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَّبِيِّ اللهِ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللهِ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللهِ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللهِ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيِّ اللهِ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰى ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ ○

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَ ابْنَ

ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ ۝ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ ۝ وَ آتَيْتَ الزَّكَاةَ ۝

وَ أَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ ۝ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۝ وَ أَطَعْتَ اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ حَتّٰى

أَتَاكَ الْيَقِيْنُ ۝ فَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ ۝ وَ لَعَنَ اللهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ ۝ وَ لَعَنَ

اللهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ ۝ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ۝ أَشْهَدُ أَنَّكَ

كُنْتَ نُوْرًا فِي الْأَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَ الْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ ۝ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ

بِأَنْجَاسِهَا ۝ وَ لَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُّدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا ۝ وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

دَعَآئِمِ الدِّيْنِ وَ أَرْكَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ

الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ ۝ وَ أَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُّلْدِكَ كَلِمَةُ

التَّقْوٰى وَ أَعْلَامُ الْهُدٰى وَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَ الْحُجَّةُ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيَا ۝ وَ أُشْهِدُ

اللهَ وَ مَلَآئِكَتَهٗ وَ أَنْبِيَآءَهٗ وَ رُسُلَهٗ أَنِّيْ بِكُمْ مُّؤْمِنٌ وَّ بِإِيَابِكُمْ مُّوْقِنٌ

بِشَرَآئِعِ دِيْنِيْ وَ خَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ ۝ وَ قَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَّ أَمْرِيْ لِأَمْرِكُمْ مُّتَّبِعٌ ۝

صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَ عَلٰى أَرْوَاحِكُمْ وَ عَلٰى أَجْسَادِكُمْ وَ عَلٰى أَجْسَامِكُمْ

وَ عَلٰى شَاهِدِكُمْ وَ عَلٰى غَآئِبِكُمْ وَ عَلٰى ظَاهِرِكُمْ وَ عَلٰى بَاطِنِكُمْ ۝

زیارت حضرت علی اکبر علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ نَبِيِّ اللهِ ۞

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْحُسَيْنِ

الشَّهِيْدِ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيْدُ وَ ابْنُ الشَّهِيْدِ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

أَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَ ابْنُ الْمَظْلُوْمِ ۞ لَعَنَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ ۞ وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً

ظَلَمَتْكَ ۞ وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ ۞

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

زیارت سائر شہداء علیہم السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَآءَ اللهِ وَ أَحِبَّآءَهٗ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْفِيَآءَ

اللهِ وَ أَوِدَّآءَهٗ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ دِيْنِ اللهِ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

يَا أَنْصَارَ رَسُوْلِ اللهِ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ ۞ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِيْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْوَلِيِّ الزَّكِيِّ النَّاصِحِ ۞ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِيْ عَبْدِ اللهِ ۞ بِأَبِيْ أَنْتُمْ وَ أُمِّيْ ۞ طِبْتُمْ وَ طَابَتِ الْأَرْضُ

الَّتِيْ فِيْهَا دُفِنْتُمْ ۝ وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ فَيَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكُمْ

فَأَفُوْزَ مَعَكُمْ ۝

زیارت حضرت عباس علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ

الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ۝ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ وَنَصَحْتَ وَصَبَرْتَ

حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ ۝ لَعَنَ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ لَكُمْ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۝

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

وَاَلْحَقَهُمْ بِدَرْكِ الْجَحِيْمِ ۝

سوال نامہ

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

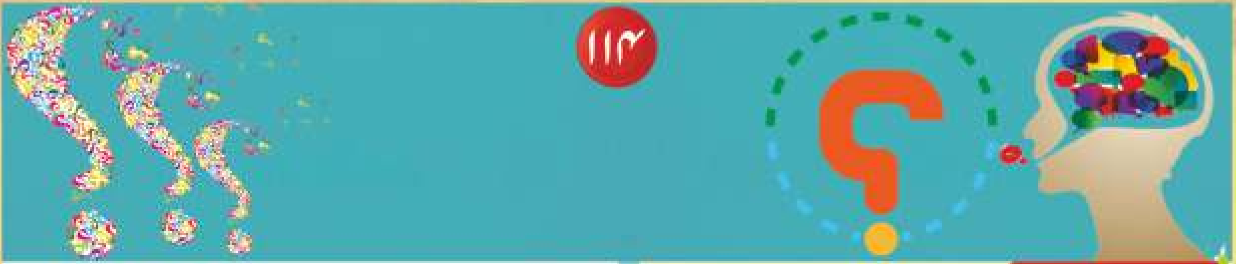

سبق نمبر ۱

۱ انسانوں کے لئے قانون کا پابند ہو کر رہنا کیوں ضروری ہے؟

۲ مذہب کسے کہتے ہیں اور اسکا کیا مقصد ہے؟

۳ نبی و امام کو ہماری ہدایت کیلئے کس نے بھیجا؟

سبق نمبر ۲

۱ کیا دہریوں کے سامنے کوئی ایسی چیز ہے جو خود بخود بن گئی ہو؟

۲ دہریہ بحث میں کیسے ہارا؟

۳ دہریہ کا کیا نام تھا؟

سبق نمبر ۳

۱ دو خدا ہوتے تو کیا ہوتا؟

۲ خدا کو ایک کیوں ماننا پڑتا ہے؟

۳ کیا خدا کسی کا محتاج اور پابند ہوتا ہے؟

سبق نمبر ۴

۱ تقلید کی تعریف کیجئے؟

۲ مرحوم مجتہد کی تقلید سے آغاز تقلید کرنا کیسا ہے؟

۳ فتویٰ معلوم کرنے کے طریقے کیا ہیں؟

۴ مقلّد کے کیا شرائط ہیں؟

۵ بغیر تقلید عمل انجام دینے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

سبق نمبر ۵

۱ جبیرہ کسے کہتے ہیں؟

۲ اعضائے وضو کی کسی رگ سے خون نکل آیا ہو اور اُسے دھونا ممکن نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

۳ چہرے، یا ہاتھوں کی ہڈی ٹوٹی ہونے کی صورت میں وضوئے جبیرہ کی تفصیل بتائیں؟

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

۴ پاؤں کے اوپر والے حصہ پر جبیرہ ہو اور آس پاس کھلا ہو تو کیا حکم ہے؟

سبق نمبر ۶

۱ عبادت کس چیز کا نام ہے اور سب سے بڑی عبادت کیا ہے؟

۲ نماز کو بیکار سمجھنے والے کو کیا کہیں گے؟

۳ نماز جماعت سے کیا فائدہ ہے؟

۴ نماز کے کوئی تین فائدے بیان کرو؟

سبق نمبر ۷

۱ ہمارے نبیؐ کی عبادت کیسی تھی؟

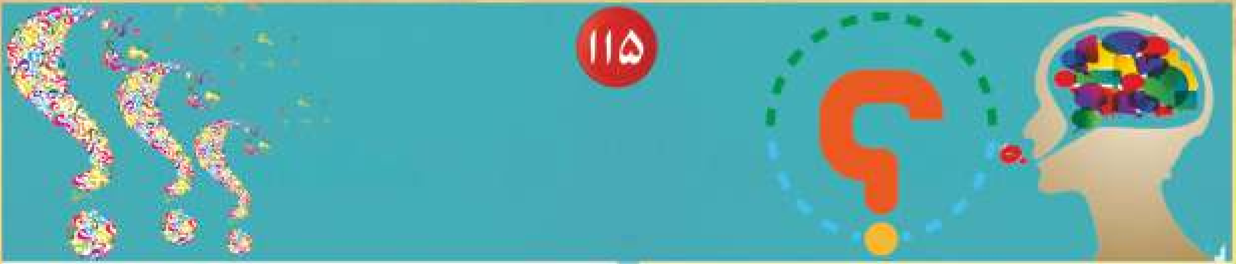

۲ نبی کی شان کیا ہونا چاہئے؟

۳ کسی امامؑ کی نماز کا کوئی واقعہ بیان کرو؟

سبق نمبر ۸

۱ پھول، آم، سیب، روح، عقل اور بجلی ان چیزوں میں کون کون آنکھ سے دیکھی جاتی ہیں؟ اور کون کون عقل سے؟

۲ قرآن اور برزخ میں سے آنکھ سے دیکھ کر کس پر ایمان ہوتا ہے اور عقل سے دیکھ کر کس پر؟

۳ جس کا ایمان غیب پر نہیں اُسے مسلمان کہیں گے یا نہیں؟

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

۴ وہ کون سی چیزیں ہیں جو آنکھ سے دیکھ کر مانی جاتی ہیں؟

۵ وہ کون سی چیزیں ہیں جو آنکھ سے دیکھے بغیر مانی جاتی ہیں؟

سبق نمبر ۹

۱ توکل کے کیا معنی ہیں؟

۲ اللہ نے جناب ابراہیمؑ کو آگ سے کیوں بچالیا؟

۳ اللہ سے کس طرح ڈرنا چاہئے اور کیوں؟

۴ جناب ابراہیمؑ کو آگ میں کس نے ڈالا؟

سبق نمبر ۱۰

۱ قبلہ کیا ہے؟

۲ کعبہ سے قریب والے کا کیا حکم ہے؟

۳ خانۂ کعبہ سے دور رہنے والے کا کیا حکم ہے؟

۴ جب قبلہ معلوم نہ ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

سبق نمبر ۱۱

۱ نماز میں مرد اور عورت کو کتنا جسم چھپانا واجب ہے؟

۲ نماز کے لباس کی تین شرطیں بیان کرو؟

۳ نائلون کے کپڑے میں نماز کب ناجائز ہے؟

سبق نمبر ۱۲

۱ کیا جس جگہ نماز پڑھ سکتے ہیں؟

۲ ریل پر نماز کیونکر پڑھی جائے گی؟

۳ معصوم کی قبر کے آگے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

۴ گھر کی نماز اور عام مسجد کی نماز میں کیا فرق ہے؟

۵ عام مسجد کی اور جامع مسجد کی نماز میں کیا فرق ہے؟

۶ جامع مسجد میں ایک نماز کا ثواب کتنا ہے؟

۷ چلتی ہوئی گاڑی میں نماز جائز ہے یا نہیں؟

سبق نمبر ۱۳

۱ خدا کے عادل ہونے کا کیا مطلب ہے؟

۲ خدا کے عادل ہونے کی کوئی ایک دلیل بیان کرو؟

۳ خدا عادل نہ رہے تو دنیا برائیوں سے کیوں بھر جائے گی؟

٤ ہمیں لوگوں کی غلطیوں کو کیوں معاف کر دینا چاہئے؟

سبق نمبر ١٤

١ ارکان نماز کتنے ہیں اور ان کا حکم کیا ہے؟

٢ واجبات نماز کتنے ہیں؟

٣ کون سا قیام رکن ہے اور قیام متصل بہ رکوع کیا ہے؟

٤ موالات کسے کہتے ہیں؟

٥ رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھا جاتا ہے؟

٦ سجدے کے بعد کھڑے ہوتے ہوئے کیا پڑھیں گے؟

٧ خاک کربلا کسے کہتے ہیں؟ اس پر ثواب کیوں زیادہ ہے؟

٨ تشہد سنائیے۔

٩ سلام کس طرح پڑھا جائے گا اور کون سا واجب ہے؟

١٠ نماز کی ترتیب کیا ہے؟

سبق نمبر ١٥

١ حالت نماز میں سانپ، بچھو کا مارنا کیسا ہے؟ نماز صحیح رہے گی یا باطل ہوجائے گی؟

٢ کیا مسکراہٹ سے نماز باطل ہوجائے گی؟

٣ نماز میں پانی پینا کیسا ہے؟

٤ تکفیر کے معنی کیا ہے؟

٥ جہری نمازیں کون سی ہیں اور اخفاتی کون سی؟

٦ مبطلات نماز بتائیں؟

٧ عورتوں کیلئے جہر و اخفات کے سلسلہ میں کیا حکم ہے؟

٨ کیا حالت نماز میں آداب عرض یا تسلیمات عرض کہا جائے تو نماز صحیح ہوگی؟

سبق نمبر ١٦

١ انسان اور جانور میں کیا فرق ہے؟

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

٢ انسان کو خدا کی خوشی اور ناخوشی کیسے معلوم ہوئی؟

٣ دو جھوٹے نبیوں کے نام بتاؤ؟

٤ دس سچے نبیوں کے نام بتاؤ؟

٥ اب کس کی شریعت باقی ہے اور قیامت تک کس کی شریعت چلے گی؟

٦ کن لوگوں کی نجات ہوگی؟

سبق نمبر ١٧

١ کیا نبیؑ کے آباو اجداد میں کوئی کافر ہوسکتا ہے؟

٢ کیا معصوم اچھے اور برے کام نہ کرنے پر مجبور ہوتا ہے؟

٣ نبی کن لوگوں سے افضل ہوتا ہے؟

٤ نبی کے کوئی پانچ اوصاف بیان کرو؟

سبق نمبر ۱۸

۱ نبی کی پہچان کے دو طریقے کیا ہیں؟

۲ نبی کو خدا معجزہ کیوں دیتا ہے؟

۳ پانچ معجزے بیان کرو؟

۴ ہمارے نبیؐ کے آنے کی خبر کس نے دی؟

سبق نمبر ۱۹

۱ اجرت پر نماز پڑھنے والے کا کیا حکم ہے؟

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

۲ کیا قضا نمازوں میں ترتیب کا لحاظ ضروری ہے؟

۳ قصر نماز کی قضا کا کیا حکم ہے؟

۴ باپ کی قضا نماز کس بیٹے پر واجب ہے؟

سبق نمبر ۲۰

۱ شک کا کیا مطلب ہے اور اسکا حکم کیا ہے؟

۲ شک کی کتنی صورتوں میں نماز صحیح رہے گی؟

۳ اگر حالت رکوع میں شک ہوجائے کہ چوتھی رکعت ہے یا پانچویں تو کیا حکم ہے؟

۴ اگر پلٹ کر واجب ادا کرنے کی صورت میں کسی قسم کی کوئی زیادتی ہوجائے تو کیا کریں گے؟

سبق نمبر ۲۱

۱ سجدۂ سہو کن اسباب کی بنا پر واجب ہوتا ہے؟

۲ سجدۂ سہو کی ترکیب کیا ہے؟

۳ کیا نماز احتیاط اور سجدۂ سہو چھوڑ کر دوبارہ نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

۴ صبح، مغرب اور حالت سفر میں دو رکعت پڑھی جانے والی نماز کا کیا حکم ہے؟

سبق نمبر ۲۲

۱ نیت میں اِلَّا اللہ درست ہے یا اِلَی اللہ صحیح ہے؟

۲ نماز میں وہ کون سی چیز ہے جس کو حرکت کی حالت میں پڑھ سکتے ہیں؟

۳ تشہد میں عَبۡدُہٗ پڑھنا چاہیئے یا عَبۡدَہٗ؟

۴ صلوات میں صلّ "سین" سے پڑھیں گے یا "ص" سے؟

سبق نمبر ۲۳

۱ رسولؐ اللہ کی ولادت اور وفات کی تاریخ اور آپؐ کی عمر مبارک بتاؤ؟

۲ بچپن میں آنحضرت کی پرورش کس کس نے کی؟

۳ رسولؐ اللہ کی ماں اور چچا کا نام کیا ہے؟

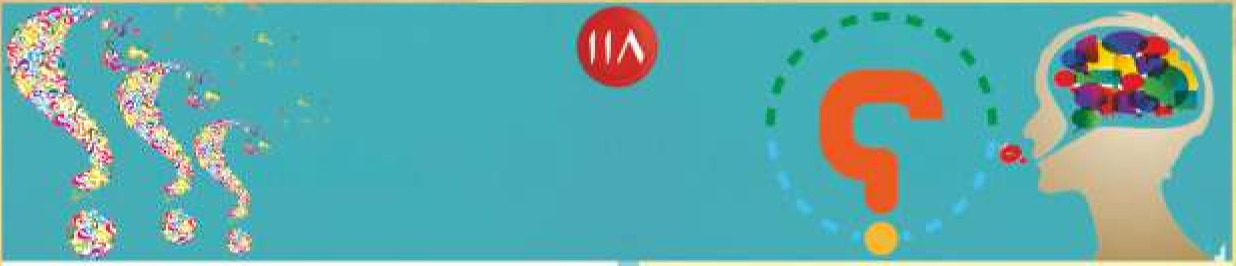

۴ بعثت اور ہجرت کے وقت رسولؐ اللہ کی عمر کیا تھی؟

۵ غم کا سال کون سا سال ہے؟ اور کیوں؟

۶ جناب فاطمہ زہراؑ کی شادی کب اور کس سے ہوئی؟

۷ حضرت علیؑ کو کب اور کہاں خلیفہ بنایا گیا؟

۸ رسولؐ اللہ نے ہجرت کس عمر میں کی؟

۹ اب کون ہجری سنہ ہے اور رسولؐ کی ہجرت کو کتنا زمانہ ہوا؟

۱۰ رسولؐ اللہ کو کس نے دفن کیا؟

سبق نمبر ۲۳

۱ رسولؐ اللہ کی ولادت اور وفات کی تاریخ اور آپؐ کی عمر مبارک بتاؤ؟

۲ بچپن میں آنحضرت کی پرورش کس کس نے کی؟

۳ رسولؐ اللہ کی ماں اور چچی کا نام کیا ہے؟

۴ بعثت اور ہجرت کے وقت رسولؐ اللہ کی عمر کیا تھی؟

۵ غم کا سال کون سا سال ہے؟ اور کیوں؟

۶ جناب فاطمہ زہراؑ کی شادی کب اور کس سے ہوئی؟

۷ حضرت علیؑ کو کب اور کہاں خلیفہ بنایا گیا؟

۸ رسولؐ اللہ نے ہجرت کس عمر میں کی؟

۹ اب کون ہجری سنہ ہے اور رسولؐ کی ہجرت کو کتنا زمانہ ہوا؟

۱۰ رسولؐ اللہ کو کس نے دفن کیا؟

سبق نمبر ۲۴

۱ امام کی عصمت کا مطلب بتاؤ؟

۲ عصمت کیسے معلوم ہوتی ہے؟

۳ کیا عصمت کے بعد آدمی مجبور ہوتا ہے کہ گناہ نہ کر سکے؟

سبق نمبر ۲۵

۱ جماعت میں اتصال سے کیا مراد ہے؟

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

۲ کیا ماموم کی جگہ امام سے بلند ہو سکتی ہے؟

۳ ماموم کی سجدہ گاہ اور امام کی جائے قیام میں زیادہ سے زیادہ کتنا فاصلہ ہو سکتا ہے؟

۴ پیش نماز کے شرائط کیا ہیں؟

سبق نمبر ۲۶

۱ اخفاتی نماز کا کیا مطلب ہے؟

۲ امام ماموم کی کن چیزوں کا ذمہ دار ہوتا ہے؟

۳ جہاں ماموم خود تلاوت کر رہا ہو اُس صورت میں تلاوت کا کیا حکم ہے؟

۴ ماموم کے تکبیرۃ الاحرام کہنے کا کیا حکم ہے؟

۵ ایک نماز دو مرتبہ کس صورت میں پڑھی جاسکتی ہے؟

سبق نمبر ۲۷

۱ نماز جماعت میں شرکت کی کتنی صورتیں ممکن ہیں؟
۲ کیا قنوت میں شریک ہو سکتے ہیں؟
۳ تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے شریک ہونے والے کیلئے کیا حکم ہے؟
۴ آخری تشہد میں شرکت کی کیا صورت ہوگی؟

سبق نمبر ۲۸

۱ نماز کے قصر ہونے کا کیا مطلب ہے؟
۲ نماز کتنی مسافرت پر قصر ہوگی؟
۳ قصر کے شرائط کیا ہے؟
۴ کن صورتوں میں نماز اور روزہ کو قصر نہیں کیا جا سکتا؟

سبق نمبر ۲۹

۱ بھول کر قصر کی جگہ تمام اور تمام کی جگہ قصر پڑھنے والے کا کیا حکم ہے؟
۲ کن مقامات پر نمازی کو اختیار ہے کہ نماز پوری پڑھے یا قصر؟
۳ جو شخص نماز و روزہ کے قصر ہونے کے بارے میں بے خبر ہو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

سبق نمبر ۳۰

۱ امام میں کون سی باتیں پائی جاتی ہیں؟
۲ امامت اصول دین میں ہے اسکی کیا دلیل ہے ایک آیت اور ایک حدیث بیان کرو؟
۳ امامت کی ضرورت کیوں ہے؟

سبق نمبر ۳۱

۱ ہشامؒ کون تھے؟ کس کے صحابی تھے؟
TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY
۲ انھوں نے عمر بن عبیدہ بصری کو کیوں کر لا جواب کیا؟
۳ ہشامؒ کو یہ علم کس سے ملا تھا؟
۴ ہشامؒ کو عمرو کیسے پہچان گیا؟
۵ ہشامؒ کہاں کے رہنے والے تھے؟

سبق نمبر ۳۲

۱ ولایت فقیہ کا مطلب کیا ہے؟
۲ ولایتِ فقیہ کے سلسلہ میں امام خمینیؒ کا فرمان کیا ہے؟
۳ غیبت کبریٰ کا آغاز کب سے ہوا؟
۴ غیبت کبریٰ کے آغاز پر امام عصرؑ نے مومنین کو کیا پیغام دیا ہے؟

سبق نمبر ۳۳

۱ قیامت کب آئیگی؟

۲ حضرت اسرافیل کون ہیں؟

۳ قیامت سے پہلے کون سے واقعات ہوں گے؟

۴ یاجوج ماجوج کون ہیں؟

سبق نمبر ۳۴

۱ زندگی میں والدین کے ساتھ کیسے سلوک کا حکم ہے؟

۲ نماز ہدیہ والدین کا حکم کس نے دیا اور اس کا فائدہ کیا ہے؟

۳ نماز ہدیہ والدین پڑھنے کا طریقہ بتائیں۔

۴ نماز کے بعد کون سا فقرہ پڑھیں اور کتنی بار؟

سبق نمبر ۳۵

۱ تعقیب نماز مغرب سناؤ اور اسکا ترجمہ بتاؤ؟

۲ تعقیب نماز صبح سے کوئی ایک فقرہ مع ترجمہ سناؤ؟

۳ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، کے معنٰی بتاؤ؟

سبق نمبر ۳۶

۱ کامیابی اور نجات کے لئے کیا ضروری ہے؟

۲ اللہ کے بہترین بندوں کو یاد رکھنے کا طریقہ کیا ہے؟

۳ پنجتن پاک، امام رضا اور امام زمانہ علیہم السلام کی زیارتیں سنائیں۔

۴ زیارت وارثہ مکمل سنائیں۔

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

دفتر تنظیم المکاتب لکھنؤ

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

جامعۂ امامیہ تنظیم المکاتب ، لکھنؤ

امامیہ دینیات

درجۂ چہارم

IMAMIA DEENYAT

Book Four

TANZEEMUL MAKATIB E_LIBRARY

TANZEEMUL MAKATIB

- 28 Jagat Narain Road, Golaganj Lucknow 226018, U.P. India
- Ph. 0522-4080918,08090065982,09044065985
- Email.tanzeem@tanzeemulmakatib.org,
  makatib.makatib@gmail.com
- website:tanzeemulmakatib.org